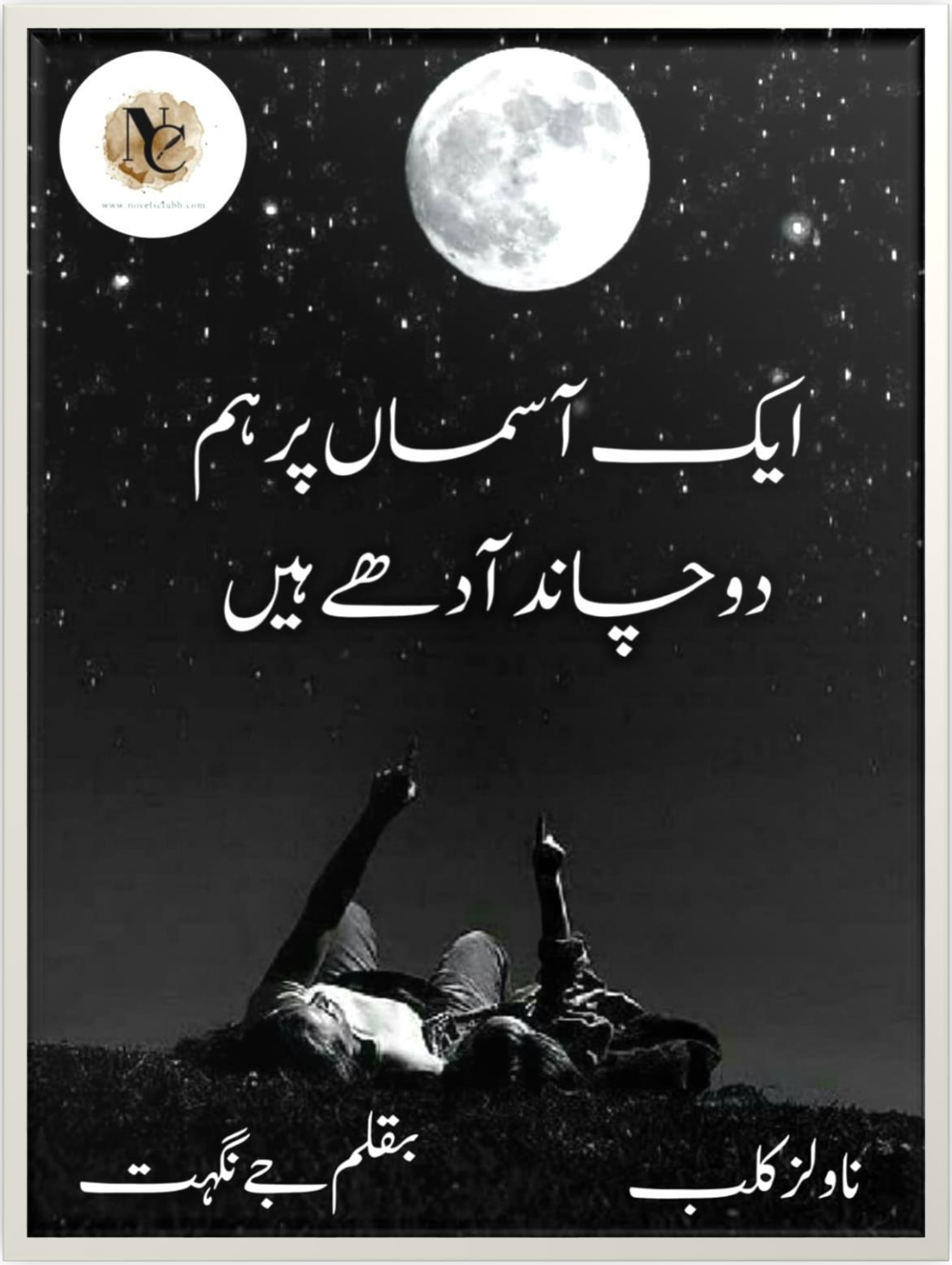
ایک آسماں پر ہم
دو چاند آدھے ہیں
بقلم جے نگہت
ناولز کلب

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

ایک آسماں پر ہم دو چاند آدھے

ہیں

از

جے نگہت

www.novelsclubb.com

بٹیاں سب کی مقدر میں کہاں ہوتی ہیں۔

گھر خدا کو جو پسند آئے وہاں ہوتی ہیں۔

لاڈو!

لاڈو گڑیا!

لاڈو! بیٹا کہاں ہو آپ جلدی آجاؤ۔ماپا آفس کے لیئے لیٹ ہو رہے ہیں۔ علی گھڑی پہنتا ہوا عجلت میں ڈائینگ حال میں داخل ہوا تھا۔ جہاں بی اماں ناشتہ لگوا رہیں تھیں۔ علی کو آتا دیکھ کر ایک شفقت بھری مسکراہٹ نے انکے چہرے کا آحاتہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسلام علیکم بی اماں لاڈو نہیں جاگی ابھی تک؟ علی نے انہیں سلام کرتے ساتھ ہی سوال بھی کیا تھا۔ جس پر بی اماں بس نفی میں سر ہلا کر رہ گئی۔

بیٹا! آج میں نے آپ کی لاڈو رانی سے صرف اتنا کہا ہے کی وہ اب بڑی ہو گئی ہے کم از کم اپنے بال خود بنالیا کرے لیکن نہیں ان کا بس ایک ہی کہنا ہے کی بال ماپا ہی بنائینگے۔ میں نے زور دیا تو اب منہ پھلائے بیٹھیں۔ بی اماں نے اپنی کارستانی سنائی۔

بی اماں آپ تو جانتی ہیں نالاڈو کے بال ہمیشہ میں ہی بناتا ہوں۔ پھر بے کار میں آپ نے اسے صبح صبح اپسیٹ کیوں کر دیا۔ علی نرمی سے انہیں سمجھا رہا تھا۔ کہنے کو تو بی اماں انکے گھر کی پرانی ملازمہ تھی لیکن انکی عزت گھر کے کسی فرد سے کم نہیں تھی۔

بیٹا! کب تک آپ انکے یہ سب کام کرتے رہیں گے کل کو اسے پرائے گھر جانا ہے۔ کیا وہاں بھی جا کر آپ انکے بال بنائینگے یا انکے سسرالی انکے سارے نخرے اٹھائیں گے آپ کی طرح۔ بیٹا ہر لڑکی اپنے باپ بھائی کے گھر میں شہزادی ہوتی ہے۔ لیکن شادی کے بعد وہ شہزادی ملکہ بنے ضروری

نہیں ہوتا اس لیۓ اتنے لاڈ پیار لڑکیوں کے لیۓ ٹھیک نہیں ہوتے۔بی اماں نے دنیاں کی ایک کڑوی حقیقت بیان کی۔ جس علی دہل اٹھا کیونکہ وہ اجالا کا صرف باپ بھائی نہیں ماں بھی تھا اور ایک ماں کا دل اپنے بچوں کی تکلیف پر ایسے ہی کانپ اٹھتا ہے۔

ایسے نا کہیں بی اماں اللہّ میری لاڈو کے نصیب اچھے کرے پھر اسکے ماپا ہیں نا اور ویسے بھی میں اپنی لاڈو کی زمداری ایسے کاندھوں پر ڈالونگا جو میری لاڈو کا مجھ سے بڑھ کر نا سہی کم از کم مجھ جتنا خیال تو رکھے گا ہی۔ علی پر یقین لہجے میں بولا۔اسکے آنکھوں میں کسی کا عکس بھی لہرایا تھا۔

امین ! لیکن بچے میں نے جو بات کی تھی آپ نے اسکے بارے میں کیا سوچا پھر۔ مطلب بات کی آپ نے۔ابھی بی اماں کچھ اور کہتیں کے الجھے بکھرے بالوں اور سوجے ہوئے منہ کے ساتھ کالج یونی فارم میں ایک ہاتھ میں ہیر برش دوسرے ہاتھ میں ربر بینڈ پکڑے لاڈو جی نے انٹری ماری۔

www.novelsclubb.com

ماپا! نہیں ہو رہا مجھ سے دیکھیں اب یہ کتنے زیادہ الجھ گئے ہیں۔اجالا منہ بسور کر بولی۔ساتھ اپنے بار بار پونی بنانے کی ناکام کوشش میں خراب ہوئے بالوں کی طرف اشارہ کیا۔

تو اس میں میرا بیٹا اتنا پریشان کیوں ہو رہا ہے۔ماپا کس مرض کی دوا ہیں۔علی اسکے ہاتھ سے برش لیتے ہوئے بولا ویسے بھی بارہ سال کا تجربہ تھا۔

میرے ماپا تو ہر مرض کی دوا ہیں۔اجالا فخر سے گردن اکڑا کر بولتی اسکے آگے بیٹھ گئی تھی۔

ویسے ماپا آپ میرے ان آفت کے پر کالہ بالوں کو کٹوا کیوں نہیں دیتے۔اجالا نے اپنی ہمیشہ کی کہی بات ایک بار پھر دہرائی اور بدلے میں رد عمل بھی وہی تھا علی کی ایک چھوٹی معمولی سی پیار بھری گھوری۔اسکے علاوہ وہ کرتا بھی کیا وہ تو اپنی لاڈو کو سخت نظر سے دیکھ بھی نہیں سکتا تھا۔

لاڈو! لڑکیوں کے بڑے بال اچھے لگتے ہیں۔دوسری لڑکیاں تو میرے لاڈو جیسے لمبے گھنے بالوں کے لیئے ہزاروں جتن کرتی ہے۔اور میرے بیٹے کو تو اللہّ نے ایسے ہی اتنے خوبصورت بال دے دیئے۔ علی آہستہ سے اسکے بال سلجھاتے ہوئے بولا۔

ماپا! جلدی کریں ناورنہ ہم دونوں لیٹ ہو جائنگے۔وہ علی کو آرام سے ایک ایک بال الگ کرتا دیکھ کر بولی۔

لاڈو جلدی کرونگا تو آپ کے بال کھینچے جائنگے پھر سر درد ہو گا۔اس لیئے کوئی دیر نہیں ہو رہی بس تم سر زیادہ نا ہلاو۔ علی اپنی انگلیوں کی مدد سے اسکے بالوں کو الگ کرتا ہوا بولا۔لمبے گھنے بال کافی الجھ گئے تھے۔اس لیئے بالوں کا دو حصہ بنا دیا تھا۔

پہلے ایک سائیڈ کے بال سلجھا کر ایک کاندھے پر ڈالا پھر دوسرے حصہ کو بھی اسی طرح احتیاط سے سلجھائے۔پھر پورے بال ساتھ کر کے نرمی سے ہیر برش

www.novelsclubb.com

چلانے لگا۔ابھی اس نے پونی ٹیل بنانے کے لیئے بال اپر اٹھائے تھے کی اسکا فون بج اٹھا۔اسکرین پر راحی کالینگ دیکھ کر علی کی نظر اجالا پر گئی تھی جو ایک ہاتھ میں ربر بینڈ اٹھائے اسے دے رہی تھی۔جبکہ دوسرے ہاتھ میں ریموٹ تھا۔اور نظریں ٹی وی پر چل رہے باربی مووی پر تھی۔

لاڈو!

لاڈو بیٹا! علی نے دوبارہ آواز دیا۔

ہمم!

بیٹا کال اٹینڈ کر کے سپیکر پر ڈالیں مجھے بات کرنی ہے۔اور میرے ہاتھ میں آپ کے بال ہیں۔علی اسکے بالوں کو کچھ اور اپر اٹھاتے ہوئے بولا۔اجالا کے بال کافی لمبے تھے اس لیئے وہ ہمیشہ اسکی اونچی پونی بنایا کرتا تھا۔اجالا نے سائیڈ سے فون اٹھا کر سپیکر پر ڈالا۔

اسلام علیکم۔فون سے ایک دلکش مردانہ آواز ابھری۔لیکن اجالا نے کوئی دھیان نہیں دیا کیونکہ اسکا سارا دھیان تو ٹی وی پر تھا۔

وعلیکم سلام۔کیسے ہو راحی؟ علی اجالا کے ہاتھ سے پونی لیتے ہوئے بولا۔

میں ٹھیک۔تم کیسے ہو۔ناشتہ ہو گیا؟

لاڈو بیٹا سر ناہلاؤ پونی سائیڈ پر ہو جائے گی۔علی جواب دینے کے بجائے اجالا کو ہلتا دیکھ کر اسے ٹوکا۔

کیا کر رہا ہے تو؟ راحیل نے اچمبھے سے فون کان سے ہٹا کر دوبارہ کان کو لگاتے ہوئے بولا۔

میں لاڈو کی پونی بنا رہا ہوں تم نے کیسے کال کیا؟ علی پونی بنا کر اب نیچے سے بالوں میں برش پھیرتا ہوا مصروف انداز میں بولا۔اسکی بات پر راحیل نے لب بھینچے تھے۔

جس بچی کو اپنے بال تک بنانے نہیں اتے اسکی تو شادی کرنا چاہتا ہے۔راحیل سپیکر پر ہاتھ رکھ کر دانت پیستے ہوئے بولا۔

کیا ہوا کہاں کھو گئے ؟دوسری طرف خاموشی محسوس کرتے ہوئے علی نے پوچھا۔جس پر راحیل سر جھٹکتا ہوا گویا ہوا۔

نہیں !تو نے کل میسیج چھوڑا تھا نا کی تجھے مجھ سے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔ایکچولی کل آفس سے بہت تھک کے آیا تھا سو دیکھا نہیں اب دیکھا ہے تو سوچا تجھ سے پوچھ لوں۔راحیل جان کر انجان بنتے ہوئے بولا۔راحیل کی پوری بات کے درمیان علی کی نگاہ کا مرکز اجالا ہی تھی۔

ہمم ! بات تو کرنی ہے ایسا کرو آج شام کیفے میں مل کر بات کرتے ہیں۔ابھی میں آفس اور لاڈو کے کالج کے لی ئے لیٹ ہو رہے ہیں۔علی نے اجالا کو ناشتہ کے لی ئے اپنا انتظار کرتا دیکھ کر بات سمیٹی۔

اوکے ! پھر ملتے ہیں۔خدا حافظ۔

خدا حافظ ! علی فون جیب میں ڈالتا اجالا کی طرف آیا پھر اسے لیکر ٹیبل کی طرف بڑھ گیا۔

ماپا میں نے یہ دودھ نہیں پینا میں کول ڈرنک پی لیتی ہوں نا ایک ہی بات ہے کچھ بھی ڈرنک ہی تو کرنا ہے۔ناشتہ کے بعد علی کے دودھ کا گلاس آگے کرتے ہے اجالا کے روز کا احتجاج سامنے آیا۔

لاڈو ! آپ جانتی ہیں نا ماپا اس معملے میں اپنی لاڈو کی بھی نہیں سنتے۔ علی دودھ کا گلاس اسکے منہ کے پاس لیجاتے ہوئے بولا۔ جس پر اجالا نے منہ بسورتے ہوئے رخ دوسری طرف کیا۔

لاڈو ! آپ کو ڈاکٹر بننا ہے کی نہیں؟ علی نے اپنی روزانہ کا سوال دہرایا۔

بننا ہے لیکن اسکے لی ئے پڑھنا ہوتا ہے یہ دودھ پینا نہیں ہوتا۔اجالا کا کلمہ بھی وہی تھا۔

ہوتا ہے۔ ورنہ آپ دن میں چار چار اوپریشن کرتے ہوئے اتنے سارے مریضوں کو کیسے بچاینگی۔ علی اسکے لبوں سے گلاس لگاتا ہوا بولا۔

لیکن ماپا مجھے ابھی تھوڑی نا ہو سپٹل جانا ہے ابھی تو میں صرف انٹر سیکنڈ ائیر کی سٹوڈنٹ ہوں۔ اجالا آدھا گلاس ختم کرنے کے بعد بولی۔ اسکی ایک عادت تھی اسے باتوں میں لگا کر اس کوئی بھی کام آسانی سے کروایا جا سکتا تھا۔ لیکن اسے بہلا صرف علی سکتا تھا۔ اسکے علاوہ اسنے دیکھا ہی کسے تھا۔

پتا ہے بیٹا۔ لیکن انسان کو پہلے سے فٹ ہونا چاہئے جیسے فوج میں بھرتی ہونے کے لی ئے نوجوان پہلے سے فٹ ہوتا ہے۔ علی نے اپنی باتوں کے درمیان روز کی طرح اس سے دودھ ختم کرواہی لیا تھا۔ پھر ٹیشو سے اسکا منہ صاف کرتا اپنا اور اجالا کے بیاگ لینے اندر چلا گیا۔

وہ اجالا کے ضرورت کے مطابق اپنا کردار بدلتا تھا۔ کبھی ماں کی طرح اسے تیار کرتا کھلاتا پلاتا تو کبھی باپ کی طرح اسے کالج لاتا لیجاتا۔ اسی طرح کبھی بہن

www.novelsclubb.com

کبھی بھائی کبھی دوست ہر کردار میں پورا اترتا تھا۔اس لیئے کبھی اجالا کو کسی رشتہ کی کمی محسوس نہیں ہوئی شائد یہی وجہ تھی کے اجالا کی کوئی سہیلی بھی نہیں تھی۔

ناشتہ کے بعد وہ اجالا کو کالج ڈراپ کر کے خود آفس کے لیئے نکل گیا آج کچھ بھی ہو اسے راحیل سے دوٹوک بات کرنی ہی تھی۔

چار بج چکے تھے۔ علی نے اسے کیفے کا اڈریس بھیج دیا تھا۔اس لیئے وہ جلدی جلدی کام سمیٹ رہا تھا۔اس نے اپنا جواب سوچ لیا تھا وہ جانتا تھا کی علی کو اسکے جواب سے بہت دکھ ہو گا لیکن وہ علی کے دکھ کو وجہ بنا کر اجالا کے ساتھ غلط نہیں کر سکتا تھا۔

جواب تو اس نے علی کو اسی دن دے دیا تھا۔لیکن علی کے ضد پر پندرہ دن سوچنے کے لیئے لے لیا تھا۔اتنے دن اسے سوچنے کی ضرورت کہاں تھی اسکا فیصلہ اٹل تھا۔

ایم سوری! لیکن میں ایک بچی کے ساتھ غلط نہیں کر سکتا یہ اسکے لائف کو انجوئے کرنے کے دن ہے۔ ابھی تو وہ سہی سے ذہنی طور پر بڑی بھی نہیں ہوئی ہے۔اور تم۔۔۔۔۔ نہیں میں تمہیں یہ کرنے نہیں دو نگی۔ راحیل ٹیبل سے کار کی چابی اٹھاتا ہوا دوبارہ فون میں اڈریس دیکھتے ہوئے بولا۔

اللہ تو تو میری پریشانی جانتا ہے نا۔ اللہ پلزززراحی کا جواب ہاں ہو۔ کیونکہ اسکے علاوہ کوئی میری بیٹی کو مجھ جیسا نہیں رکھ سکتا۔ اللہ وہ بہت معصوم اور نا سمجھ ہے میں نے بارہ سال سے اسکے معصوم دل کی ماں باپ بھائی ہر رشتہ بن کر حفاظت کی ہے اب یہ بھار مجھے کسی اور کے کاندھے پر ڈالنا ہے بس وہ کاندھا میری لاڈو کے لیئے سہی ہو۔ میں اپنی مجبوری میں اپنی لاڈو کی معصومیت کسی کو چھیننے نہیں دے سکتا اور مجھے پتا ہے میری لاڈو کی معصومیت کی وہی صرف حفاظت کر سکتا ہے۔ اللہ پلززاسکا جواب مثبت ہو پلزززاللہ پلززز۔ علی نے عصر کی

www.novelsclubb.com

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

نماز پڑھ کر جب دعا کے لیئے ہاتھ اٹھائے تو اسکے پاس مانگنے کو اپنی لاڈو کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔بس وہی دعا مانگ کر جائے نماز اٹھاتا کار کی چابی لے کر نکل گیا۔

پورا راستہ اسکے دل سے یہی دعا نکل رہی تھی کے راحیل کا جواب ہاں ہو۔اور اسی سوچ میں گھرا وہ کیفے پہونچ گیا۔تھا۔گاڑی پارک کر کے گاڑی سے اترتے ہوئے بھی اسکے دل سے وہی دعا نکل رہی تھی کے راحیل کا جواب ہاں ہو۔

اللہ پلززز مجھے ناامید مت کرنا راحیل ہی میرا پہلا اور آخری راستہ ہے اپنی لاڈو کو بچانے کا اللہ آج ایک ماں ایک باپ ایک بھائی ایک بہن ایک دوست کو ناامید مت کرنا پلززز انہیں خالی ہاتھ نا لوٹانا پلززز۔کیفے میں داخل ہونے سے پہلے اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے دل سے دعا کی پھر اللہ کا نام لیتا اندر داخل ہو گیا۔جہاں سامنے ہی راحیل اپنے فون میں مگن بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

علی ایک لمبی سانس فضاء میں خارج کرتا اس ٹیبل کی طرف بڑھا اسکے ایک ایک قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔اسکا روم روم دعا گو تھا۔دل بس ایک ہی دعا نکل رہی تھی۔

اسلام علیکم ! علی ٹیبل کے پاس پہونچتے ہی ہشاش بشاش سا بولا۔اسے اپنے آپ پر قابو کرنے کا ہنر بہت اچھے سے آتا تھا۔ علی کی آواز پر راحیل نے فون ٹیبل پر رکھتے ہوئے اٹھ کر اس سے بغلگیر ہوا۔

وعلیکم السلام ! کیسے ہو جگر؟ راحیل اسکے لی ئے کرسی کھینچتے ہوئے بولا۔

میں بلکل ٹھیک اللہ کا کرم ہے۔ علی کے بیٹھتے ہی راحیل نے ہاتھ کر اشارے سے ویٹر کو بلا کر دو کافی کا اڈر دیا تھا جو ان دونوں جگری یاروں کا پسندیدہ تھا۔

گھر میں سب کیسے ہیں مطلب آنٹی انکل ماہیر مہر سب۔کچھ دیر کی خاموشی کی بعد علی نے پوچھا تھا۔ایسا پہلی بار ہوا تھا کی وہ دونوں دوست ساتھ بیٹھے تھے اور انکے بیچ خاموشی حائل تھی۔ورنہ ملنے کی دیر ہوتی تھی لڑکیوں کی طرح بس شروع ہو جاتے علی کے پاس تو اپنی لاڈو کی باتیں ہوتی تھی جبکہ راحیل کے پاس زیادہ اپنی اور ماہیر مہر کی باتیں ہوتی تھی۔

سب ٹھیک ہے۔تمہارے گھر میں سب کیسے ہیں مطلب بی اماں اینڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔راحیل اجالا کا نام لیتے لیتے روک گیا۔علی نے ایک بے چین نظر اس پر ڈالی تھی۔راحیل نے فوراً نظریں چرائی۔جو علی کو اور مضطرب کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ٹھیک ہے۔ڈھائی مہینے بعد لاڈو کے فائنل امتحان ہیں وہ اسی کی تیاری کر رہی ہے اینڈ بی اماں اسکی پہریداری۔علی زبردستی کی مسکراہٹ ہونٹوں پر سجاتے ہوئے بولا۔

پھر کافی آنے سے آدھی ختم ہونے تک ان دونوں کے بیچ خاموشی کا راج رہا۔ جسے آخری کار علی نے ہی توڑنے کا عہد کیا۔

تو پھر تم نے کیا سوچا؟ کیا جواب ہے تمہارا؟ علی نے ٹیبل پر کافی کا کپ رکھتے ہوئے پوچھا۔ دل نے شدت سے دعا کی تھی کے جواب مثبت ہو۔

میرا جواب کل بھی وہی تھا اور کل بھی وہی رہے گا۔ راحیل کافی کے کپ پر شہادت کی انگلی پھیرتے ہوئے اس سے نظریں ملائے بغیر سنجیدگی سے بولا۔

میں کل کی نہیں آج اور ابھی کی بات کر رہا ہوں؟ علی آج پر زور دیتے ہوئے بولا۔

میرا جواب آج بھی وہی ہے میں اپنی بات قائم ہوں۔ راحیل مضبوطی سے بولا۔

کیوں کیا کمی ہے میری اجالا میں؟ علی نے اس کا کپ سائیڈ پر کیا تاکہ اسکا سارا دھیان اسکی بات پر ہو۔

اس کا جواب تو بہتر جانتا ہے۔ راحیل جتاتے لہجے میں بولا۔

کیا میری بہن حسین نہیں ہے یا تو کسی حسینہ کے عشق میں گرفتار اسے جینے مرنے کے وادعے کئے ہوئے ہیں آخر مسئلہ کیا ہے تیرے ساتھ۔ علی جھلا گیا تھا۔

کاش! کاش میں کمٹیڈ ہوتا کم سے کم تو مجھ سے اتنی فضول بات تو نا کرتا۔ راحیل دانت پیستے ہوئے بولا۔

اس میں فضول کیا ہے میں نکاح کرنے کا کہہ رہا ہوں فلرٹ کرنے کو نہیں جو تو ایسے ریکٹ کر رہا ہے۔ علی کی بات پر راحیل نے غصہ سے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔

فضول نکاح کرنا نہیں بلکہ ایک چھوٹی بچی سے نکاح کرنا ہے۔ راحیل بچی پر زور دیتا ہوا بولا۔

اب تو تم نے حد ہی کر دی انٹر فائنل ئیر کی سترہ سالہ لڑکی تمہیں بچی لگ رہی ہے آفرین ہے تم پر۔ علی نے باضابطہ دونوں ہاتھوں سے کلیپ کیا تھا۔

تھورا تصحیح کرلے سترہ کی نہیں سولہ کی ہے وہ۔ یا اسکی شادی کی اتنی جلدی ہے کی تو اسکی ایکزیکٹ ایج بھی بھول گیا۔ راحیل اسے تیکھی نظروں سے دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

چند مہینے بعد وہ سترہ کی ہونے ہی والی ہے۔ علی اسکے طنز کو اگنور کرتے ہوئے بولا۔

ماشاءاللہ! یاد ہے جناب کو پھر یہ بھی یاد ہو گا کی چند مہینے بعد بلکہ اسکے برتھ ڈے سے پہلے میں تیس کا ہونے والا ہوں۔ راحیل بھی آج اسے بھیگو بھیگو کر مار رہا تھا۔ یہ جانے بغیر کی اسکے جگر کا دل پہلے سے کتنا زخمی ہے لوگوں کی زہریلے لفظوں کے تیر سے۔

Whatever

www.novelsclubb.com

میں بس اتنا جانتا ہوں کی یہ انکار کا کوئی ٹھوس جواز نہیں ہے۔ اور نا ہی اجالا کوئی بچی ہے۔ اس سے چھوٹی چھوٹی لڑکیوں کی شادی ہوتی ہے ہمارے معاشرے میں۔ اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتا وہ تجھے بچی کہاں سے لگ رہی ہے؟۔ علی اپنی موقف پر ڈٹا رہا۔

مجھ سے پورے تیرہ سال چھوٹی لڑکی مجھے بچی صرف لگ نہیں رہی بلکہ ہے بھی۔اور اگر وہ بچی نہیں ہے تو تو اسکے چھوٹے چھوٹے کام اپنے ہاتھ سے کیوں کرتا ہے اسکے بال بنانے سے لیکر اسے سلانے تک کا کام تو اپنے ہاتھوں سے کرتا ہے۔راحیل بھی کہاں اپنی بات نیچے آنے دینے والا تھا یہ پندرہ دن تو اسنے سوچا ہی یہی تھا۔

مطلب تو اپنی بات پر قائم ہے؟علی نے تصدق چاہی۔

ہمم!راحیل نے اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھ کر صرف ہمم میں جواب دیا۔اسے اپنے عزیز دوست کو ناکرتے ہوئے بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔لیکن وہ ہاں بھی نہیں کر سکتا تھا۔اسنے اجالا کو کئی بار دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

بڑی بڑی سرمئی آنکھوں والی گلابی گلابی سی لڑکی اسے دیکھ کر گڑیا جیسا گمان ہوتا۔ایسا لگتا تھا کی خدا نے فرست کے اوقات میں اسے بنانے کا کام سرانجام دیا تھا۔بے شک وہ بہت خوبصورت تھی اور اسکے چہرے کی معصومیت اسکی

خوبصورتی میں اور چار چاند لگا دیتا تھا۔اسنے براہے راست اسے بہت کم دیکھا تھا لیکن اکثر علی سے اسکے شرارتوں کے قصہ سنتا رہتا تھا۔جسے وہ بہت انجوے کرتا تھا۔ایک دم معصوم بچوں جیسی شرارت ہوا کرتی تھی اسکی۔سننے والا ہنسے بغیر نہیں رہ سکتا۔

اچھا میں چلتا ہوں لاڈو میرا انتظار کر رہی ہو گی۔علی ٹیبل سے چابی اور والیٹ اٹھاتے ہوئے بجھے دل کے ساتھ بولا۔ایک عجیب سی اداسی

نے اسے پھر سے اپنے حصار میں لے لیا تھا۔اسکی آخری امید آخری بھروسہ بھی ٹوٹ گیا تھا۔اسکے دل کے حالت کا اندازہ اسکے چہرہ آنکھ اور اسکی آواز سے صاف ظاہر تھا۔

www.novelsclubb.com

ناراض ہو کے جا رہا ہے؟راحیل نے اسکی سنجیدگی دیکھتے ہوئے پوچھا جو اسکے چہرے پر بہت کم دیکھنے کو ملتی تھی۔

نہیں یار تجھ سے کیسی ناراض گی ہر کسی کو اپنی زندگی پر اختیار ہے۔اور ویسے بھی میں نہیں چاہتا کی کوئی میری لاڈو کو مجبوری میں قبول کرے یا کسی اور وجہ سے بلکہ جو اسے اپنی زندگی میں شامل کرے اپنی دلی رضامندی کے ساتھ شامل کرے نا کے اسکی دولت معصومیت یا کم عمری کی وجہ سے۔راحیل بس اسکے سنجیدہ چہرے کو دیکھ رہا تھا۔اور علی گاڑی کی چابی اٹھا کر نکلتا چلا گیا۔

ماپا آپ آ گئے؟

اتنی دیر کیوں ہو گئی؟

آفس میں بہت کام تھا؟

تھک گئے ہیں؟

رضیہ سے کہکر کافی بنوادوں؟

www.novelsclubb.com

علی کے گھر میں قدم رکھنے کی دیر تھی اجالا کا سوالوں کا پٹارہ کھل گیا۔ علی مسکرا کر اسے اپنی بازوں کے حصار میں لیتا ٹی وی لاؤج میں رکھے صوفے پر بیٹھ گیا۔

لڑکی مجال ہے جو بچہ آئے اور تم سوال نا کرو جلدی آئے تو سوال دیر سے آئے تو سوال۔ارے اپنا کاروبار ہے دیر سویر ہو جاتی ہے۔بی امّاں کچن سے پانی لیکر آتی ہوئی اجالا کو جھڑکا۔۔جس پر اجالا نے منہ بسورتے ہوئے علی کو دیکھا۔علی نے اسکے گال کھینچے۔

جانے دیں نا بی اماں اسی کی وجہ سے تو اس گھر میں زندگی کی رمق ہے۔علی اسکو ساتھ لگائے محبت سے بولا۔

ہاں بیٹا لیکن لڑکی ذات ہے کل کو پرائے گھر جانا ہے۔ایسے اچھا لگتا ہے بچوں کی طرح حرکتیں کرنا۔

بی اماں یہ میرا بچہ ہی تو ہے۔میرا لاڈو بیٹا۔علی پیار اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

یہ بات تم مانتے ہو اگلے گھر والے نہیں مانں گے۔بی اماں بھی کم نہیں تھیں۔

ماپا! میں چلی اسٹڈی کرنے آپ بی اماں کا پرایا گھر نامہ انجوے کریں۔اجالا ہاتھ ہلاتی ہوئی بولی۔ علی بھی ہاتھ ہلاتا مسکرایا۔اجالا اکثر اس ٹوپک کے شروع ہوتے ہی اس جگہ سے نودو گیارہ ہو جاتی تھی۔

اللہّ اسکے نصیب اچھے کرے۔امین۔اجالا کے جاتے ہی بی اماں محبت سے بولی۔ جس پر علی نے دل و جان سے امین کہا تھا۔

اچھا بچے تم بھی منہ ہاتھ دھو کر آجاؤ۔ تھک گئے لگتے ہو۔بی اماں نے اسکی نڈھال وجود اور اداس آنکھیں دیکھ کر یہی اندازہ لگایا کی وہ تھک گیا ہے۔

جی بی اماں میں ابھی آیا۔ علی بیاگ اٹھا کر کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

لیکن یہ وہی جانتا تھا کی یہ کام کی تھکن نہیں تھی یہ تھکن تو راحیل کے جواب کی تھی کتنی امید سے اسنے اپنی لاڈو کے لئے اپنا سب سے بہترین دوست کا انتخاب کیا

تھا۔ جس پر اسکا تقین تھا کی وہ اسکی چھوٹی سی گڑیا کا اس سے بھی زیادہ خیال رکھے گا۔ نجانے اجالا کی قسمت میں کیا لکھا تھا۔

کیا میں نے علی کو رشتہ کے لئے انکار کر کے اچھا نہیں کیا۔ کتنا ہرٹ ہوا ہے وہ میرے انکار کی وجہ سے۔ لیکن میں کر بھی کیا سکتا تھا اجالا مجھ سے پورے تیرہ سال چھوٹی ہے میں اسے شادی ہر گز نہیں کر سکتا۔ لیکن علی وہ آج کل بہت سنجیدہ اور پریشان دکھائی دے رہا ہے۔ مجھے اس سے بات کرنی چاہے۔ راحیل کتنی دیر سے اپنے آفس میں بیٹھا سوچوں میں غرق تھا۔ اسکے سوچوں کے تسلسل کو فون کی رنگ نے توڑا۔ وہ ایک لمبی سانس لیتا فون کو ٹیبل سے اٹھایا جس پر کوئی ان نوں نمبر بلنک کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ہیلو! وہ جانتا نہیں تھا کے آگے کون ہے اس لئے سلام نہیں کرنے کی زحمت نہیں کی۔ کیونکہ اسکے بہت سے کلائنٹ غیر مسلم بھی تھے۔

اسلام علیکم کیسے ہو راحی؟ دوسری جانب موجود شخص اس سے بخوبی واقف تھا۔اس لئے بے تکلفی سے مخاطب کیا گیا تھا۔

الحمدللہ میں بلکل ٹھیک۔ایم سوری میں نے آپ کو پہچانا نہیں۔ویسے تو آواز کچھ کچھ شناسی لگی لیکن اس نے تصدیق کرنی چاہی۔

اکرم! اکرم خان۔بھولنے لائق تو نہیں میں۔سامنے والے نے فخر سے اپنا تعرف کرایا۔

ہاں لیکن میں پھر بھی بھول گیا۔اکرم کا نام سن کر اسکا حلق تک کڑوا ہوا۔پھر مروت کے مارے صفائی پیش کی۔یونی کو اتنے سال ہو گئے اور تمہارا نمبر بھی نہیں تھا۔ویسے تمہیں میرا نمبر کہاں سے ملا؟ بندے کی تصدیق ہوتے ہی راحیل نے حیرت سے استفسار کیا۔

خیریت ہی پوچھ لو یار۔اکرم نے ناراضگی سے کہا۔خیر میں بلکل ٹھیک ہوں پہلے سے زیادہ ہنڈسم ہو گیا ہوں۔اینڈ مجھے تمہارا نمبر علی کے پاس سے ملا۔اکرم نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکے سوال کا جواب بھی دیا۔

علی کے پاس سے ! تم اور علی کونٹکٹ میں ہو؟ راحیل الرٹ ہوا۔

نہیں یار تمہاری طرح اس نے بھی یونی کے بعد کل پہلی بار کال کیا تھا۔راحیل کے شک نے یقین کا سفر طئے کرنے کے قریب تھا۔

کیوں؟ میرا مطلب ہے اسے تمہارا نمبر کہاں سے ملا۔اب کے راحیل نے تصدیق کرنی ضروری سمجھا۔

پتا نہیں بتا رہا تھا کی اسے مجھ سے کچھ امپورٹنٹ بات کرنی ہے۔اس لئے اسنے ایف بی سے میرا نمبر نکالا ہے۔اب راحیل کا شک یقین میں بدل گیا تھا۔اسے علی پر سخت تاؤ آیا۔پھر کچھ دیر بے دلی سے ادھر ادھر کی باتوں کے بعد راحیل نے خود فون رکھ دیا اب وہ علی کو ٹیکسٹ کر رہا تھا۔

اکرم ان دونوں کا یونی فیلو تھا امیر کبیر باپ کا ایک لوتا بیٹا بظاہر تو اس میں کوئی خامی نہیں تھی لیکن نیچر کے حساب سے وہ بہت بڑا فلرٹ تھا۔یونی میں نجانے کتنی لڑکیاں اسکی گرل فرینڈ تھی کچھ اسکی دولت کی وجہ سے تو کچھ اسکی وجاہت کی وجہ سے۔اور اسکی اسی نیچر کی وجہ سے وہ راحیل کو ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔کیونکہ وہ ایک بہن کا بھائی تھا عورت کی عزت کا مطلب اسے اسکے والدین نے بچپن سے سیکھایا تھا۔۔وہ تو علی کی وجہ سے یونی میں چلتے پھرتے سلام دعا ہو جایا کرتی تھی۔

اسنے علی کو ٹیکسٹ کیا کی وہ اسی کیفے پر آکر ملے اور پھر خود گاڑی چابی لیکر منیجر کو ھدایت دیتا باہر نکل گیا۔اور اب وہ دونو آمنے سامنے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

.....

آج اکرم کا فون آیا تھا مجھے۔راحیل نے بات کا آغاز کیا۔

اچھا آج بیچارے کو سیدھے منہ جواب دیا یا وہی لٹھ مار انداز تھا۔ علی ہنس کر بولا لیکن اسکی ہنسی صرف ہونٹوں پر تھی آنکھوں میں وہی سنجیدگی تھی جو پچھلے کچھ دنوں سے اسکی آنکھوں میں نظر آرہی تھی۔

میں نے اسے کیسے جواب دیا وہ اہمیت نہیں رکھتا۔ مجھے تم سے جواب چاہیئے۔ اچانک ایسی کیا محبت جاگ اٹھی تمہیں کے سات سال بعد ایف بی سے نمبر نکال کر اسے کال کی۔ راحیل نے اسکا چہرا دیکھتے ہوئے طنز کیا۔

کوئی ضروری کام ہے۔ ہو جائیگا تو بتا دونگا۔ علی ٹالنے کے انداز میں بولا لیکن ٹلنے والا تو راحیل تھا نہیں۔

اچھاا! راحیل نے اچھا کو کسی ربر کی طرح کھینچا۔ کام کی نویت تو جان ہی سکتا ہوں۔ راحیل ویٹر کو دو کافی کا اور ڈر دے کر بولا۔

نہیں! کہا نا جب ہو جائے گا تو سب سے پہلے تجھے ہی بتاؤنگا۔ علی اس نظریں ملائے بغیر بولا۔

یار آخر کیا جلدی ہے تجھے اجالا کی شادی کی وہ ایک زہین طالبہ ہے پچھلے سال سٹیٹ ٹاپ کیا ہے اسنے اسے پڑھنے دے۔کیوں بے فضول میں بچی کی زندگی خراب کرنا چاہ رہا ہے۔اسکے بات کو ٹالنے پر راحیل تحمل سے بولا۔

ہاں ! ہے مجھے اسکی شادی کی جلدی مجھے جلد از جلد اس کی شادی کرنی ہے۔اور کیا بچی بچی لگا رکھا ہے۔کوئی بچی نہیں ہے وہ۔علی اس غصہ سے ٹیبل پر ہاتھ مار کر بولا۔راحیل نے حیرت سے اسے دیکھا۔وہ جس کی ہر بات لاڈو سے شروع ہو کر لاڈو پر ختم ہوتی تھی۔جو اپنی لاڈو کو کمپنی دینے کے خاطر اکثر راحیل کے ساتھ کہیں نہیں جاتا تھا۔اور اگر چلا بھی جائے تو زیادہ دیر نہیں رکتا تھا۔وہ آج ایسا کہ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر اتنی ہی جلدی ہے تو خود کر لے اس سے شادی۔راحیل تپ کر بولا۔بس اس کے کہنے کی دیر تھی علی نے اٹھ کر اسکا گریبان پکڑا۔

ہمت کیسے ہوئی اتنی گھٹیاں بات کرنے کی۔ علی دہاڑا اسکے جس کی تقریباً سبھی نسیں ابھر کر اسکے غصہ کا پتا دے رہی تھی۔ آنکھوں میں اترنے والی لالی تو جیسے آگ اگل رہی تھی۔ لیکن راحیل کوئی حیرت نہیں ہوئی تھی اسکے رد عمل پر وہ یہی توقع رکھتا تھا۔

تیری جگہ یہ بات کسی اور نے کہی ہوتی نا تو یقین کر میں یہاں اسکی قبر کھود چکا ہوتا۔ علی غصہ سے تقریباً چلاکے بولا کے آس پاس کے لوگ متوجہ ہوئے لیکن اسے اسکی پروا نہیں تھی اسکا بس نہیں چل رہا تھا کی وہ راحیل کا خون کر دے۔

کیوں! کیوں اتنا برا لگ رہا ہے۔ کون سا تیری سگی بہن ہے کزن ہی تو ہے۔ راحیل اپنا گریبان چھڑانے کی کوشش کے بغیر بولا کیوں کہ وہ اس سب کے پیچھے کی وجہ جاننا چاہتا تھا۔ اسکی بات پر علی کا اسکی گریبان پر پکڑ اور مضبوط ہوئی۔

سگی بہن۔۔۔۔

سگی بہن کیا۔۔۔۔۔ تنگ آگیا ہوں اس جملے سے۔ علی حلق کے بل چلایا۔

www.novelsclubb.com

کیا صرف خون کا رشتہ ہی سگا ہوتا ہے۔ کیا عقیدت تقدس مان محبت کا رشتوں کا کوئی مول نہیں ہوتا؟۔ یہی جاہل سوچ ہے ہمارے سماج کی جسکی وجہ سے کئی لڑکیاں روزانہ حراس کی جاتی ہیں۔ کیونکہ ہر مرد کے لئے اپنے سگے رشتوں کی عورتیں ہی عزت کے لائق ہوتی ہے انکی غیرت ہوتی ہے۔ باہر وہ دوسروں کی گھروں کی عزت کے ساتھ کیسا بھی برتاؤ کرے کیا فرق پرتا ہے کونسا انکا سگا رشتہ ہے یا انکی بہن ہے۔ علی اسکا گریبان چھوڑتا ہوا بولا۔

لاڈو سے باپ بیٹی کا رشتہ ہے میرا۔ بہن بھائی کا رشتہ ہے میرا۔ ماں بیٹی کا رشتہ ہے میرا۔ محبت عقیدت مان کا رشتہ ہے اسے سے میرا۔ جو خون کے رشتوں سے کئی زیادہ بڑا اور پاک ہوتا ہے ان ہاتھوں سے پال پوس کر بڑا کیا ہے اسے۔ علی ہاتھ اٹھا کر بے بسی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

ایک ماں کی طرح راتوں کو جاگا ہوں اسکے لی ئے۔ ایک باپ کی طرح کاندھے پر بیٹھا کر گھوما ہوں اسے۔ ایک بھائی کی طرح اسکی حفاظت کے لی ئے

راتوں کو اٹھ کر اسکے روم پہریداری کرتا ہوں اسکی حفاظت کے لی ئے بے تاب رہتا ہوں۔ایک بہن کی طرح اسکی اچھی بری بات سنتا ہوں۔ایک دوست کی طرح اسکے ساتھ کھیلتا کودتا ہوں۔اور لوگوں کو ہمارے رشتہ کے لی ئے ثبوت کی ضرورت ہے۔خونی رشتہ کی سرٹیفیکٹ چاہیے۔ علی کرسی کو لات مارتے ہوئے بولا۔

تب کہاں تھے یہ لوگ جب ایک محض سترہ سال کا لڑکا ایک چار سال کی بچی کی اکیلے پرورش کر رہا تھا۔جب اسے خود کسی سرپرست مہربان سائے کی ضرورت تھی جو اسکی پرورش کرتا اسے سہی غلط کا فرق بتاتا۔

تب کہاں تھے یہ سوال کرنے والے لوگ جب ایک سترہ سال کا بچہ اپنا دسویں کا پرچہ چھوڑ کر نگے پیر دورتے ہوئے ہوسپٹل پہونچا تھا۔

تب کہاں تھے یہ جاہل لوگ جب ایک سترہ سال کا لڑکا آفس میں ایک چار سال کی بچی کو پہلو میں بیٹھا کر کام کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کہاں تھے یہ لوگ یہ سماج یہ ہمدرد یہ مولوی صفت لوگ جب راتوں کو جاگتے ہوئے میں پڑھتا تھا اور لاڈو میری گود میں سوتی تھی۔

کوئی نہیں تھا میرے پاس یہ بتانے والا کی ایک بچی کو کیسے پالا جاتا ہے۔ کوئی ایسا ہمدرد نہیں تھا جہاں میں اپنی لاڈو کو کچھ وقت کے لیئے چھوڑ کر کہیں جا سکتا۔ کوئی مولوی صفت فرشتہ نہیں آیا تھا ہم دو یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنے۔ علی بولتے ہوئے راحیل کے آگے آیا۔

آج جب ہم نے وہ وقت گزار لیا ایک دوسرے کا سہارا بن کر تو آج لوگ پوچھتے ہیں کی کس حق سے ہم دونوں ایک گھر میں رہتے ہیں۔

آج ان جاہل گری ہوئی گھٹیاں لوگوں کو الزام لگانے کے لیئے یاد آرہا ہے کی میرا اجالا کا کوئی مظبوط رشتہ نہیں ہم صرف کزن ہیں۔ علی سرخ چہرے کے ساتھ درد کی انتہاء کو چھوتا ہوا پھٹ پڑا تھا۔ دو مہینے کا غبار ایک ہی بار میں باہر

آرہا تھا۔کیفے میں سبھی لوگ بے حس و حرکت کھڑے اسے چلاتا دیکھ رہے تھے۔جبکہ راحیل خاموشی سے سن رہا تھا۔

خیر تم اور یہ جاہل سماج کے لوگ اس بات کو کبھی نہیں سمجھ سکتا کی میرا لاڈو کا رشتہ کیا یہ صرف میرا خدا جانتا ہے کی ہمارا رشتہ کتنا پاک اور مقدس ہے۔جب وہ پاک پروردگار سب جانتا ہے تو میں ان گندی ذہنیت اور شک کی پٹّی لگائے بیٹھے لوگوں کو کیوں صفائی پیش کروں۔علی نے ٹیبل سے اپنا چابی اٹھایا۔

ہو سکے تو آج کے بعد اپنی یہ شکل مجھے کبھی مت دیکھانا شائد اگلی بار مجھ میں ضبط کا معدہ ختم ہو جائے۔علی کہتا اسے دوبارہ دھکّا دیکر کیفے سے نکلتا چلا گیا۔ضبط کی وجہ سے اسکی آنکھیں اور چہرا لال ہو چکا تھا۔اسے یہاں گھٹن ہو رہی تھی گاڑی نکال کر قبرستان کی طرف موڑ لیا۔راحیل جو اسکے پیچھے آیا تھا اسنے بھی اسکی تقلید میں گاڑی قبرستان کے راستہ پر ڈال دی تھی۔

www.novelsclubb.com

علی گاڑی باہر روک کر قبرستان کے ایک کونے میں آیا جہاں چار قبریں لائن سے تھیں جن میں تین پرانی تھی جبکہ ایک کچھ مہینے پہلے تعمیر کی گئی تھی۔چاروں قبروں پر سوکھے پھولوں کی پتیاں بکھری ہوئی تھی۔

علی ہر ہفتے پھول لا کر ڈالتا تھا۔لیکن آج وہ خالی ہاتھ آیا تھا۔لیکن دل میں ہزاروں شکوے لایا تھا۔اسنے ہاتھ اٹھا کر باری باری چاروں قبروں پر فاتح پڑھا چہرا اور آنکھیں دونو لال ہو چکا تھا اب اس میں ضبط کا معدہ ختم ہو چکا تھا وہ گھٹنو کے بل وہیں بیٹھا گیا۔لیکن اب اسے ضبط کرنے کی ضرورت نہیں تھی وہ ان کے آگے رو سکتا تھا۔اتنے دن کا غبار نکال سکتا تھا۔وہ زار و قطار رونے لگا۔کوئی اسے دیکھ کر نہیں کہ سکتا تھا کی وہ انیتس سال کا مرد ہے وہ تو سترہ سال کا وہ بچہ تھا جو جھٹکے سے پل کے پل میں یتیم ہو گیا تھا۔جس نے اپنے نازک کندھوں پر ایک ساتھ اپنے تین تین جان سے عزیز ہستیوں کے جنازے اٹھائے تھے۔

www.novelsclubb.com

راحیل جو اسکے پیچھے آیا تھا اسے اس طرح اونچی آواز میں روتا دیکھ کر اسکے پاس ہی کھڑا ہو گیا تھا۔ لیکن علی کا دھیان اس پر نہیں تھا۔ راحیل کو یاد تھا کی یہ چاروں قبر علی کے زندگی کے چار عزیز ہستیوں کی ہے۔

سب سے پہلی قبر علی کے بابا ساجد انکل کی تھی پھر اکبر انکل اجالا کے بابا کی تھی۔ پھر اسکی پیاری آنی جو اسکی آنی سے زیادہ دوست تھی اجالا کی ماما اور اخری قبر جو صرف دو مہینے پرانی تھی وہ علی کے ماما کی تھی۔

کیوں چھوڑ کر چلے گئے آپ لوگ مجھے اکیلا اس ظالم دنیاں کے پاس جہاں لوگ بہتان لگانے سے پہلے سامنے والے کے بارے میں بلکل نہیں سوچتے۔ ماما آپ بتائیں نا انھیں کی میرا اور لاڈو کا تعلق خونی رشتہ سے کئی زیادہ بڑھ کر ہے۔ پھر یہ کون ہوتے ہے یہ کہنے والے کی وہ اب اکیلی میرے ساتھ کیسے رہ سکتی ہے ماما آپ کے بعد میں اسے دیکھ کر جیتا ہوں اسکی وجہ سے ہنستا ہوں۔

www.novelsclubb.com

بولیں نا آنی انھیں کی لاڈو میری لاڈو بیٹا ہے۔وہ مجھ سے الگ نہیں رہ سکتی میرا واحد سرمایا ہے وہ۔وہ واحد نشانی ہے آپ لوگوں کی میرے پاس۔بولیں نا ان لوگوں کو جاہل سوچوں سے ہٹ کر سوچے وہ میری بیٹی جیسی ہے۔بولیں نا۔علی چھوٹے بچوں کی طرح ضد کرتا بول رہا تھا۔جیسے وہ بچپن میں سب سے اپنی بات منواتا تھا۔

کافی دیر اسے اپنے دل کا غبار آنسوں کے زریع نکالنے دینے کے بعد راحیل نے آہستہ سے اسکے کاندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔علی فوراً دونو ہاتھوں سے چہرا صاف کرتا پلٹا راحیل کو دیکھ ایک بار پھر اس کا چہرا لال ہوا۔پلٹ کر قبر پر دوبارہ فاتح پڑھتا اسے نظر انداز کرتا باہر نکل گیا۔

علی!۔۔۔۔راحیل اسکے پیچھے آیا جو تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا باہر نکل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

علی!

علی میری بات تو سن

.Iam sorry yaar iam really very sorry

میں جانتا ہوں میرا یہ سوری تیرے دل پر میری بات سے لگی زخم نہیں بھر سکتا لیکن میں وہ سب صرف تیری اس پریشانی کی وجہ جاننے کے لئے بولا تھا۔ قسم سے۔ علی کو گاڑی کا ڈور کھولتا دیکھ کر راحیل ڈور پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

!Its ok

میں یہ بات تو اپنی ماں کا جنازہ اٹھانے سے پہلے سے سن رہا ہوں۔ وہ بھی اپنے خونی رشتوں کے منہ سے بس فرق صرف اتنا ہے کی تو نے منہ پر کہ دیا۔ لوگوں نے پیٹھ پیچھے۔ علی سنجیدگی سے کہتا اسکا ہاتھ ہٹا کر گاڑی میں بیٹھ گیا۔ راحیل فوراً دوسری سائیڈ کا ڈور کھول کر اسکے برابر میں بیٹھا۔

www.novelsclubb.com

یار یقین کر میرا سچ میں ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ میں تیرے اور اجالا کے رشتہ کو جانتا ہوں۔ میں نے نوٹس کیا تھا کی آنٹی کے انتقال کے بعد سے تو بہت سنجیدہ اور خاموش رہنے لگا ہے۔ پھر اچانک تو نے مجھ سے اجالا کی شادی والی بات کر دی۔ پھر

میرے انکار پر اکرم جیسے فلرٹ سے تک تو نے رابطہ کیا۔ میں بس اس سب کی اصل وجہ جاننا چاہتا تھا۔ راحیل نے اسکے گاڑی سٹارٹ کرتے ہی اپنی صفائی پیش کی اسے احساس تھا کی اسنے اپنے جگر کا کتنا دل دکھایا ہے اپنے لفظوں سے۔ لیکن علی بنا کوئی رد عمل دئے خاموشی سے ڈرائونگ کر رہا تھا۔

پہلی بات تجھے وجہ جاننا تھا تو نے جان لیا بہت اچھا کیا۔ دوسری بات میں اکرم جیسے فلرٹ سے اپنی بیٹی کا رشتہ کروں یا کسی پاکباز سے اس سے تیرا کوئی لینا دینا نہیں ہونا چاہیئے۔ علی سنجیدگی سے موڑ کاٹتا ہوا بولا۔

بلکل لینا دینا ہے کیوں کہ میں اجالا کی زمداری لینے کو راضی ہوں تو کیسے اکرم جیسے فلرٹ کے ساتھ اسکی بات کر سکتا ہے۔ راحیل کی بات پر علی نے طنزیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

ترس کھا رہے ہو میری حالت پر یا میری بیٹی پر۔ تمہیں میری لاڈو پر ترس کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ابھی اسکا باپ زندہ ہے۔ میں اپنی لاڈو کے لئے بہتر نہیں بہترین

ڈھونڈو نگا۔اس لئے اپنی ہمدردی اور مسیحائی اپنے پاس رکھو۔علی ایک جھٹکے سے گاڑی روکتے ہوئے بولا۔

ناہی میں ترس کھا رہا ہوں ناہی اس میں کوئی ترس کھانے جیسی بات ہے۔اور ویسے بھی ہمدردی میں نکاح کون کرتا ہے۔

میں اجالا سے شادی کرنا چاہتا ہوں۔ہاں میں نے اسکی عمر کی وجہ سے اعتراض کیا تھا۔لیکن جب ہمارا مذہب ہمیں اسکی اجازت دیتا ہے تو میں کون ہوتا ہوں اعتراض کرنے والا۔اور ویسے بھی کسی نا کسی سے تو مجھے شادی کرنی ہی ہے۔ماما بھی روز اسی بات کو لیکر بیٹھ جاتی ہیں۔تو وہ کسی اجالا کیوں نہیں ہو سکتی۔راحیل اسکے سٹرنگ پر رکھے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

www.novelsclubb.com

اب چپ کیوں ہو بولو میرے سالے بنو گے ؟راحیل اسے خاموش دیکھ کر شرارت سے بولا۔

ایک بار پھر سوچ لو راحیل میں مجبور ضرور ہوں لیکن اتنا نہیں کی اپنی بیٹی کو ایک ان چاہے رشتہ میں باندھ دوں۔اور تم سے یہ بات بھی چھپی نہیں ہے کی اجالا اس رشتہ کے بارے میں کچھ نہیں جانتی کبھی اس نے میاں بیوی جیسا رشتہ اپنے آس پاس نہیں دیکھا ہے۔اس نے دیکھا ہے تو صرف اپنے ماپا کو۔اس لی ئے آگے سب تمہیں ہی سمبھالنا ہو گا۔اس لی ئے اچھے سے سوچ لو۔ علی بنا لگی پٹی کے حقیقت بیان کی۔راحیل کے چہرے پر گہرے سوچ کی لکیریں نمایاں ہوئی جسے وہ پل میں چھپا کر مسکراتے ہوئے علی کو دیکھ کر اسباب میں سر ہلایا۔

تھنکس یار۔ علی سٹرنگ چھورتا اسے گلے لگا کر بولا۔راحیل نے بھی اپنے دونو ہاتھ اسکے گرد پھیلائے۔

www.novelsclubb.com

اب چھوڑ دے سالے لوگ مشکوک نظروں سے دیکھ رہے ہیں۔راحیل اپنا ہاتھ ہٹاتا ہوا شرارت سے بولا۔ جس پر علی نے ہنس کر اسکے کمر پر ایک مکہ جڑا۔

شرم نہیں آتی ہونے والے بہنوئی پر ہاتھ صاف کرتے ہوئے۔راحیل نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے اسے شرم دلائی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔بیٹا رشتہ میں میں تجھ سے بڑے درجہ پر فائز ہونے والا ہوں۔علی قہقہ لگا کر بولا اور آج دو مہینے بعد اسکی آنکھیں بھی مسکرا رہی تھی۔راحیل کی ہاں سے وہ بلکل ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا اتنے دنوں کی پریشانی اور اداسی ایک لمحے میں رفو چکر ہو چکی تھی۔

دانت اندر کر اور مجھے گھر چھوڑ ماما بابا سے بھی بات کرنا ہے۔وہ جلد سے جلد علی کو پر سکون کرنا چاہتا تھا۔جب فیصلہ کر ہی لیا تو پھر دیر کس لئے کرنا۔

آنٹی انکل مان جائنگے نا؟ علی نے کسی خدشہ کے تحت پوچھا ورنہ وہ راحیل کے گھر والوں کو جانتا تھا نہایت ملنسار فیملی تھی اسلئے تو اسنے اجالا کے لئے اسے چنا تھا۔

بھائی میرے انھیں صرف میری شادی کرانی ہے چاہے جس سے بھی ہو فرق نہیں پڑتا پرسوں تو ماما نے یہ تک کہ دیا کی میں کورٹ میرج ہی کر لوں لیکن شادی کر کے انکی بھولے آؤں۔ راحیل ہنستے ہوئے بولا۔ جس پر علی بھی ہنس دیا۔

اتنا ہی نہیں ماما اور مہر نے تو پوری تیّاری کر رکھی ہے میں ہاتھ نہیں آیا ورنہ میرے سر پر کب کا سہرا سجا چکی ہوتیں وہ دونو۔ اور بیچارے بابا میری حمایت کرنے پر ماما سے باتیں سنتے ہیں بقول ماما کے بابا نے مجھے ڈھیل دے رکھی ہے اس لئے میں اب تک ویلا گھوم رہا ہوں۔ ورنہ آج وہ لوگ دادا دادی کے عہدے پر فائز ہوتے۔ راحیل تو بس شروع ہو گیا۔ علی اسکی بات پر ہنستا گاڑی اپنے گھر کی طرف موڑا۔

www.novelsclubb.com

ارے کیا کر رہے ہو میرا گھر ادھر ہے۔

پتا ہے تیرا سالہ بننے کی خوشی میں اتنا پاگل نہیں ہوا کی راستہ بھول جاؤں۔ علی ہنستا ہوا بولا۔

تو پھر؟

بی اماں تجھے یاد کر رہی تھی تجھ سے رشتہ کی بات کرنے کی صلاح بھی ان ہی کا تھا۔ کل تیرے انکار کا انھیں بتایا نہیں لیکن آج تیرے اقرار پر تو ملا سکتا ہوں۔ علی مسکراتے ہوئے بولا۔

لیکن یار۔ وہ جذبز ہوا کیوں کہ ابھی وہ اجالا کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کوئی لیکن ویکین نہیں اور اجالا اتنی سمجھدار نہیں ہے اس لئے بے فکر رہوں۔ علی اسکے فیس ایکسپریشنس دیکھتے ہوئے بولا۔ وہ جانتا تھا کی راحیل نے یہ ہاں صرف اسکے لئے کی ہیں۔ جس کے لئے وہ دل سے اسکا مشکور تھا۔ اسکی بات پر راحیل خاموش ہوا ویسے گھرانے ہی والا تھا اب۔

---

www.novelsclubb.com

اجالا بی بی نیچے آجائیں اب علی بھائی انے والے ہیں۔اتنے تو امرود توڑ چکی ہے آپ۔رضیہ سر اٹھا کر اپر دیکھتے ہوئے منت بھرے لہجے میں بولی۔لیکن مجال ہے جو اجالا کے کان پر جوں تک رینگی ہو۔اسے بے نیاز دیکھ کر رضیہ مزید بولی۔

علی بھائی آپ کو تو کچھ نہیں کہیں گے لیکن مجھے ڈانٹ پر جائے گی اگر آپ کو چوٹ اگئی تو۔اتر جائیں نا۔رضیہ منت کر رہی تھی امرود کے درخت پر چڑھی امرود توڑتی اجالا سے اور وہ بڑے مزے سے ایک موٹے سے تنے نما ٹہنی پر بیٹھی میٹھے رسیلے امرود سے لطف اٹھا رہی تھی۔منہ میں امرود تھا کچھ بول نہیں پا رہی تھی۔لیکن اشارے سے بتایا کی وہ بے فکر رہے۔

کچھ نہیں ہوتا۔اوّل تو ابھی ماپا کے انے میں آدھا گھنٹہ باقی ہے۔اور دوسرا میں اتنی کچی کھلاڑی نہیں ہوں جو چوٹ لگالوں روز کا کام ہے میرا یہ اور تم یہ پکڑو۔اجالا ایک اور امرود نیچے پھینکتی ہوئی بولی۔ تبھی چوکیدار کاکا نے مین گیٹ کھولا۔

www.novelsclubb.com

مرواد یا آپ نے اجالا بی بی۔ رضیہ سر پر ہاتھ مار کر صدمہ بھری آواز میں بولی۔ شکل تو ایسی بنائی تھی کے ابھی رو دے گی۔

تم سائیڈ پر ہو جاؤ اور ایسا تاثیر دو کی تم یہاں کام سے آئی تھی۔ بس خاموشی سے اندر چلی جاؤ۔ میں ماپا کے اندر جاتے ہی اتر کر اندر آ جاؤ نگی۔ جاؤ شاباش۔ اجالا اسکی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر بولی۔ وہ سر ہلاتی اندر جانے ہی لگی تھی کے علی اور راحیل وہاں پہونچ گئے۔

رضیہ کیا ہو رہا ہے یہاں؟ علی کی آواز پر رضیہ کے بڑھتے قدم روکے۔ بہار کی موسم کی وجہ سے درخت پتوں سے بھرا بھرا تھا۔ جس میں اجالا کا دبلا پتلہ سا سراپا کافی آسانی سے چھپ گیا تھا۔ لیکن بھلا ہو رضیہ کا جس نے انگلی کے اشارہ سے اپر دکھایا۔

لاڈو! آپ اپر کیا کر رہی ہیں؟ علی کی نظر اس پر پر چکی تھی۔ راحیل کے نظروں نے بھی تعقب میں دیکھا۔ جہاں وہ دو ٹہنیوں کے بیچ میں دبکی بیٹھی۔

کچھ نہیں ماپا بس ایسے ہی موسم انجوئے کر رہی تھی۔اجالا پوری طرح باہر آکر چاپلوسی کے انداز میں بولی۔چہرہ تو اتنا معصوم بنایا کی مانو اس سے معصوم کوئی دنیاں میں پیدا ہی نہیں ہوا۔

اچھا!!!!!!!!بیٹا یہ موسم انجوئے کرنے کو نسا طریقہ ہے جو ماپا نہیں جانتے لیکن ماپا کی لاڈو بیٹا جانتی ہے۔علی اسے معصنوعی گھوری سے نوازتے ہوئے بولا۔

ماپا آپ نہیں جانتے موسم کا سب سے زیادہ اثر پیروں پر ہی ہوتا ہے اس لیئے اسے ایسے ہی انجوئے کرنا چاہیئے۔سچی میں نے حال ہی میں اپنی ایک بک میں پڑھا ہے۔اجالا معصومیت کے سارے ریکارڈ ایک ہی بار میں توڑتی سفید جھوٹ کا نیا ریکارڈ بناتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

اچھا بیٹے آپ فوراً نیچے آئیں۔ہم آپ کی بک پر بعد میں تبصرہ کرتے ہیں۔علی ایک نظر راحیل پر ڈالتا ہوا بولا۔جو زبردستی ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

یس سر!اجالا سیلیوٹ مارتے ہوئے بولی۔

اووووووہو۔ سمبھل کے لاڈو۔ علی اسکے کودنیے پر گھبراتے ہوئے اسکے پاس آیا۔ لگی تو نہیں دکھاؤ مجھے۔ علی پریشانی سے اسکا ہاتھ دیکھتا ہوا بولا۔ جبکہ راحیل سائیڈ میں کھڑا۔ تھا۔

Chill mapa .iam compeletly fine...look at me

اجالا پیچھے ہو کر دونو ہاتھ ہوا میں پھیلاتے ہوئے خود کو اپر سے نیچے تک دیکھتے ہوئے بولی۔ اسکے اس طرح کہنے پر ادھر ادھر دیکھتا راحیل کی نظر بھی اس پر گئی۔

جہاں وہ اسکن کلر کی پینٹ پر لائیٹ پنک کلر کی شرٹ پہنے خود بھی ہمیشہ کی طرح گلابی گلابی لگ رہی تھی۔ گلے میں مفلر کے انداز میں اسٹالڑ جھول رہا تھا۔ البتہ بال جوڑے میں قید تھے۔ جس کی آوارہ لٹیں اسکے خوبصورت چہرے کو چوم رہی تھی۔ راحیل نے غیر ارادی طور پر اسکا پورا جائزہ لے ڈالا۔

!Look at me

کی بچی ماپا کو ڈرا دیا نا۔ علی اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتا بولا۔

.The best mapa in the world

اجالا علی کے پاس اتے ہوئے بولی۔

.The best beta in the univers

علی اسکو ساتھ لگاتا ہوا بولا۔ یہ ان دونو کا تکیہ کلام تھا۔ جو وہ ہمیشہ ایک دوسرے سے پیار کے اظہار لیئے استعمال کرتے تھے۔

اسلام علیکم۔ راحیل بھائی۔ سوری میں نے آپ کو دیکھا نہیں۔ اجالا کی راحیل پر نظر پرتے ہی علی سے الگ ہوتے ہوئے بولی۔ اجالا کے بھائی کہنے پر راحیل نے علی کو گھورا۔ جس پر علی نے اپنی مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

وعلیکم سلام۔ کیسی ہو آپ۔

لائک آلویس پرفیکٹ۔ اجالا نے چہک کے جواب دیا۔

اچھالاڈو تم اندر جا کر بی اماں کو بتاؤ۔ ہم اتے ہیں۔ علی کے کہنے پر اجالا نے اندر دوڑ لگادی۔اب علی کا رخ رضیہ کی طرف تھا۔

کتنی بار منا کیا ہے آپ لوگوں کو کے لاڈو کو اس طرح کے الٹے سیدھے اسپیشلی ہارم فل کام نا کرنے دیں اس کا خیال رکھیں۔ لیکن لگتا ہے میری بکواس کسی کے سمجھ میں نہیں اتا۔اگر اسے زرا سا بھی کھروچ اجاتا نا تب میں بتاتا آپ لوگوں کو۔ علی غصہ سے دہاڑا رضیہ سہم کے پیچھے ہوئی۔

علی بھائی وہ خود ضد کر کے ائیں تھی میں نے تو منا بھی کیا تھا۔رضیہ ڈرتے ڈرتے بولی۔ علی کو بھی اپنی سختی کا احساس ہوا تو اسے اندر جانے کی حدایت دی۔

علی راحیل کو لیکر ڈرائینگ روم میں اگیا تھا۔ابھی ان دونوں کو بیٹھے کچھ ہی وقت گزرا تھا جب وہاں بی اماں ملازمہ کے ساتھ پانی وغیرہ لیکر داخل ہوئی۔

اسلام علیکم بی اماں۔راحیل انکے احترم میں کھڑے ہو کر پیار لینے ان کے آگے سر جھکایا۔

وعلیکم سلام بچے۔کیسے ہو؟گھر میں سب کیسے ہیں۔بی اماں راحیل کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھتے ہوئے اس کے سلام کا جواب

دیا پھر دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے حال احوال دریافت کیا ساتھ پانی کا گلاس بھر کر بھی دونوں کے طرف بڑھایا گیا تھا۔

الحمدللہ! سب ٹھیک ہے۔آپ کی دعا ہے۔راحیل انکساری سے بولا۔

رضیہ! جاؤ اجالا کو کافی کا ٹرے لیکر بھیجو۔بی اماں کی بات پر علی اور راحیل نے ایک جھٹکے سے سر اٹھایا جبکہ رضیہ جی کہتی جا چکی تھی۔

ویسے ان دونوں کی حیرانی جائز تھی۔ایک تو علی اپنے حلقہ احباب میں سے کسی کو اپنے گھر بلاتا نہیں تھا۔اور نا ہی اجالا کو کسی کے سامنے لاتا تھا۔ایک راحیل تھا جو کبھی کبھار چکر لگا لیا کرتا تھا لیکن اجالا کبھی بھی اسکے سامنے نہیں آتی تھی۔ہاں اتفاقاً سامنہ ہو جاتا تو سلام کے بعد پھر وہ نظر نہیں آتی۔اور آج بی اماں۔جبکہ ابھی دونوں میں سے کسی نے انہیں کچھ نہیں بتایا تھا۔

بی اماں لاڈو!

وہ دیکھو آگئی تمہاری لاڈو! علی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی بی اماں نے دروازے کی طرف اشارہ کیا جہاں سے ہاتھ میں ٹرے پکڑے اجالا ایسے پھوک پھوک کر قدم اٹھا رہی تھی جیسے اسکے قدموں تلے گلاب کی پنکھڑی ہو اور اسکے سخت قدم رکھنے سے مسلے جانے کا خدشہ ہو۔اسکے اس طرح چلنے پر علی فوراً اٹھ کر اسکے قریب گیا۔

بیٹا! یہ آپ مجھے دیں۔ علی نے اسکے ہاتھ سے ٹرے لیکر ٹی ٹیبل پر رکھا۔پھر اجالا کو اپنے ساتھ ہی صوفے پر بیٹھالیا۔اس طرح کی اسکے ایک طرف راحیل تھا اور دوسری طرف اجالا۔

www.novelsclubb.com

ماپا! یہ دیکھیں۔اجالا نے اپنے دودھیا ہتھیلی اسکے آگے کی۔جس ایک کونا تھوڑا سا لال ہو رہا تھا۔ علی نے پریشانی سے اسکا ہاتھ تھاما۔

کیسے لگی بچے؟ پیر پر لگی ہے؟ کیا کسی کیڑے نے کاٹا ہے؟ کہیں کچن میں تو ہاتھ نہیں جلا لیا۔ علی پریشانی سے ہاتھ سہلاتے ہوئے بول رہا تھا۔ ساتھ گلاس میں موجود ٹھنڈے پانی میں اپنا رومال ڈوبا کر اسکی ہتھیلی کا ہلکے ہاتھ سے مساج بھی کر رہا تھا۔ جبکہ اجالا کے ساتھ باقی دونوں نفوس خاموش تھے۔

بچہ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے؟

ماپا! آپ مجھے موقع دینگے تب میں کچھ بولونگی نا۔ اجالا کھلکھلا کر بولی۔ اسکی جلترنگ سی ہنسی کی آواز پر راحیل نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پانی کا گلاس ٹیبل سے اٹھایا۔

ماپا! میں کافی کا مگ ٹرے میں رکھ رہی تھی تو تھوری سی لگ گئی۔

تو آپ کو یہ سب کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ رضیہ اور دوسرے ملازمائیں تھی نا۔ علی خفگی سے بولا۔

ضرورت تھی نا ماپاور نہ بی اماں اپنا پرایا گھر نامہ شروع کر دے تیں۔پرایا گھر میں ایسا ہوتا ہے پرایا گھر میں ویسا ہوتا ہے۔اجالا ہاتھ نچا نچا کر بول رہی تھی۔

ویسے بی اماں ایک بات تو بتائیں کیا پرایا گھر کوئی ٹارچر ہاؤس کو کہتے ہیں جہاں بات کرنے سے پہلے سلام نہیں سزا سنائی جاتی ہے۔اجالا معصنو عی سنجید گی سے بولی۔جس پر ایک ساتھ علی اور بی اماں کی نظر راحیل پر اٹھی تھی۔جو ٹیبل پر رکھے پانی کے صاف و شفاف گلاس کو دیکھ رہا تھا۔لیکن اس میں بھی اجالا کا گلابی پر تجسس چہرہ نظر ارہا تھا۔

لو جی !آپ کو بھی نہیں پتا پرایا گھر کیسا ہوتا ہے۔مطلب آپ بھی کبھی نہیں گئیں وہاں۔اچھا ہی کیا۔اجالا نے انکی خاموشی سے یہی اندازہ لگاتے ہوئے مزید گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

کوئی بات نہیں ایسی جگہ جانا بھی نہیں چاہیئے۔میں تو کبھی نا جاوں۔میں ہمیشہ اپنے پیارے سے ماپا کے پاس رہو نگی کیونکہ میں ماپا کا لاڈو بیٹا ہوں۔اجالا لاڈ سے لائی کا بازو اپنے نازک ہاتھوں میں تھامتے ہوئے بولی۔

ہے نا ماپا آپ رکھیں گے نا ہمیشہ اپنے لاڈو بیٹا کو اپنے پاس؟اجالا بڑے مان سے پوچھ رہی تھی۔علی نے کرب سے اپنی آنکھیں بند کرلی۔یہ سوال اسکے لیئے کسی نیزے سے کم نہیں تھا۔

اجالا! وہ تمہاری ٹی وی کی کہانیوں میں شہزادہ آتا ہے نا اپنی شہزادی کو لے جانے سفید گھوڑے پر ویسے ہماری شہزادی کو لے نے بھی تو کوئی شہزادہ آئے گا نا۔بی اماں نے علی کے چہرے پر کرب کی ایک داستان رقم دیکھ کر اسے اسی کے انداز میں سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

ارے !بی اماں آپ تو بہت بھولی ہیں۔ماپا کہتے ہیں یہ موویس صرف انٹرٹینمینٹ کے لیئے ہوتے ہیں رئیل لائف میں ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ہے نا ماپا؟اجالا بی اماں کی سوچ پر ماتم کرتی ہوئی علی کی تائید بھی چاہی۔

لاڈو! یہ دیکھو ماپا کیا لائیں ہے؟ یہ ہم دونوں کے فیوریٹ سنیکس اینڈ یہ دیکھیں یہ ہے ڈزنی لینڈ کی نیو موووی کی سی ڈی جو ہم کل دیکھیں گے کل سنڈے ہیں نا۔ علی نے اپنا بیاگ کھول کر سب اسکے آگے کیا۔

اور یہ دیکھیں یہ ہے نیو ویڈیو گیم جس میں فور ہینڈ ریڈ گیمس ہیں۔اب آپ جا کے اپنے روم چیک تو کریں کی اس میں سچ میں اتنے گیم ہیں یا آپ کے ماپا فول بن کر آ گئے۔ علی اسے بولنے کا موقع دئے بغیر بولا۔پھر اسے ویڈیو گیم دیتے ہوئے کھڑا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ہاں! میں چیک کرتی ہوں پھر ہم رات میں کھیلنگے۔اجالا خوشی سے بولتی ہوئی وہاں سے نکل گئی تھی۔ پیچھے نجانے کتنی دیر تک وہاں خاموشی کا راج رہا۔ یہاں تک کی کافی بھی ٹھنڈی ہو گئی۔

کب تک اسے اپنے پروں میں چھپائے رکھنے کا ارادہ ہے علی۔ہر چڑیا کو اپنے بچوں کو پرواز سیکھانے ساتھ ساتھ نئی اڑان اور نیاء گھونسلا کی طرف بھی اپنے آنکھوں کے سامنے روانہ کرنا پڑتا ہے یہی اس دنیاں کی ریت ہے۔ جسے بادشاہوں نے بھی نبھایا ہے اور فقیروں نے بھی۔بی اماں کافی دیر بعد بولی۔

جانتا ہوں۔بی اماں اور بہت جلد انشااللہ میں لاڈو کو اور خود اس سب کے لیئے تیار کر لونگا۔بس افسوس اتنا ہے کی میں وہ بدنصیب ہوں جو اپنی بیٹی کو لوگوں کی وجہ سے خود سے الگ کر رہا ہے۔ علی اداسی سے بولا۔راحیل نے بنا کچھ کہے اسکے کاندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

کیونکہ وہ کیا کوئی بھی علی کا درد نہیں سمجھ سکتا تھا۔یہ ہر لڑکی کے والدین کا سانجھا درد ہے۔

پھر ڈیر دو گھنٹے بعد اسکی واپسی ہوئی۔لیکن دوبارہ اجالا نظر نہیں آئی۔

گھر اکر راحیل تب سے پریشان تھا کی ماما بابا سے کیسے بات کرے علی کو تو بول آیا تھا لیکن اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کے اب بات کیسے کرے۔ابھی ڈنر کرتے وقت بھی کوشش کی لیکن کر نہیں پایا۔وہ اپنے پیرنٹس سے کافی کلوز تھا اسپیشلی اسکے بابا تنویر صاحب سے۔لیکن شادی کی بات کرنے میں ایک فطری جھجھک اڑے آرہی تھی۔بات تو کرنی تھی اس لئے وہ ان کے کمرے میں گیا۔

www.novelsclubb.com

راحیل تم اس وقت کوئی کام تھا کیا؟۔راحیل کی ماما اسے دیکھتے ہی حیرت سے پوچھا۔کیونکہ رات کے گیارہ بج رہے تھے۔

بیگم پہلے بچے کو اندر تو انے دیں۔اؤ بیٹھو۔میں نے نوٹس کیا ہے کی تم جب سے گھر آئے ہو کچھ کہنا چاہ رہے ہو لیکن کہ نہیں رہے۔سب ٹھیک ہے۔تنویر صاھب اسے صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے بولے۔

جی! پاپا مجھے کچھ ضروری بات کرنی تھی آپ دونو سے اس لئے۔راحیل دونو ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے بولا۔جیسے بات کے آغاز کے لی ئے الفاظ ترتیب دے رہا ہو۔

ہاں بولو ہم سن رہے ہیں۔آخر ایسی بھی کیا بات ہے جو ہمارا بیٹا۔پہلی بار اتنا کنفیوز ہو رہا ہے۔تنویر صاھب بولے جبکہ صدیقہ بیگم خاموش تھی۔

بابا آپ لوگ علی کو تو جانتے ہیں دو مہینے پہلے اسکے ماما کا انتقال ہوا تھا۔

ہاں! ہاں! بیٹا۔کیوں کیا ہوا ہے۔سب ٹھیک تو ہے نا۔صدیقہ بیگم نے پوچھا۔

سب ٹھیک ہے ماما۔

آپ اجالا سے تو ملے ہیں۔

ہاں بیٹا بہت پیاری بچی ہے۔کیسے بلک بلک کر رو رہی تھی میرا تو کلیجہ پھٹ پڑا تھا اسے اس طرح روتا دیکھ کر۔صدیقہ بیگم نے اجالا کا اس دن کا رونا یاد آیا۔

بیگم آپ بچے کو بولنے دینگی۔انکے بار بار بات کاٹنے پر تنویر صاحب جھڑکتے ہوئے بولے۔تو وہ خاموش ہوئی۔

آپ لوگ یہ نہیں جانتے ہونگے کی اجالا علی کی سگی بہن نہیں ہے بلکہ اسکی آنی کی بیٹی ہے۔جب اجالا چار سال کی تھی تبھی اسکے ماما بابا اور علی کے بابا کا انتقال ایک حادثہ میں ہو گیا تھا۔جبکہ تین تین جوان لاشوں کو دیکھ کر علی کی ماما کو فالج اٹیک ہوا تھا۔تب سے وہ یہنس علی کے پاس رہتی ہے اور بچپن سے اسکی دیکھ بھال بھی علی نے ہی کیا ہے۔راحیل نے تفصیل سے بتایا۔

لیکن علی کے ماما کے انتقال کے بعد سے آس پروس کے لوگوں سے لیکر اسکے خود کے رشتہ داروں کا کہنا ہے کی وہ اکیلی علی کے ساتھ ایک گھر میں

کیسے رہ سکتی ہے کیونکہ وہ علی کی کزن ہے آپ تو جانتی ہیں لوگوں کی گندی ذہنیت کو۔ جبکہ بی ماں بھی ساتھ رہتی ہیں۔ لیکن لوگوں کا کیا ہے۔ انھیں تو بس بات کا بتنگر بنانے سے مطلب ہے۔ لیکن اس سب کی وجہ سے علی بہت ڈسٹرب ہے اور وہ اجالا کی شادی کروانا چاہتا ہے۔ راحیل نے بات مکمل کر کے ان دونو کو دیکھا۔ جو اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

ہاں یہ تو سہی ہے سماج میں لوگوں کا کیا جاتا ہے۔ انھیں گوسپ کرنے کے لئے بس بے تکا مدع چاہئے ہوتا ہے اس سے کسی کے دل اور زندگی پر کیا اثرات ہوتے ہیں اس سے انہیں کوئی سروکار ہوتا ہے۔ تنویر صاھب تاسف سے بولے۔

ہاں یہی تو ہمارے سماج کی عادت ہے سکھ ہو یا دکھ کسی کی مجبوری نہیں دیکھتے یہ لوگ۔ صدیقہ بیگم بھی افسوس سے بولی۔

اسکے لیۓ علی نے مجھے پوچھا ہے۔ اگر آپ لوگ چاہیں تو۔ ابھی راحیل کی بات مکمل بھی نہیں ہوئی تھی کی صدیقہ بیگم کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اتنی اچھی خبر تم ہمیں اب سنا رہے ہو وہ بچی تو مجھے اسی دن سے پسند ہے۔ میں اسکی عمر کی وجہ سے علی سے چاہ کر بھی بات نہیں کر سکی کچھ تم بھی نہیں مانو گے اس لئے بھی خاموش تھی۔ ایسا کرو ابھی علی کو فون کر کے ہاں کرو۔ اور پھر اسی مہینے کی کوئی تاریخ رکھ لیتے ہیں۔ صدیقہ بیگم تو ہاتھ پر سر سو جمانے نکل پڑی۔ انکا بس نہیں چل رہا تھا کی ابھی سب کر لے۔ انکی عجلت دیکھ کر دونو باپ بیٹے ہنسے بغیر نہیں رہ سکے۔

ماما آپ بی اماں سے بات کر لیں۔ پھر جو آپ لوگوں کو بہتر لگے کیجے گا۔ راحیل کہتا کمرے سے نکل گیا۔ پچھلے صدیقہ بیگم تنویر صاحب کو اپنے پلان بتانے لگی۔

کمرے میں آکر اس نے سب سے پہلے یہ خبر علی کو فون کر کے بتائی تھی۔ جس پر علی نے کہا کی وہ اسکے گھر والوں کے آنے سے پہلے خود آنٹی انکل سے آکر ملے گا اور کچھ باتیں صاف کرے گا۔ راحیل نے بھی بنا وجہ پوچھے اسے کال شام کا وقت دے دیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

اکبر انکل (اجالا کے بابا) کے موم ڈیڈ دونوں ڈاکٹر تھے۔اور مقامی سرکاری ہوسپٹل میں اپنے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔بد قسمتی سے ان دونوں کے ہاتھوں اوپریشن کے دوران کسی مریضہ نے اپنی جان کی بازی ہار دی تھی۔اور نتیجہ میں برہم مریضہ کے افراد خاندان اور عوام کے ہاتھوں تشدد کا شکار ہو کر ان دونوں نے اپنی زندگی کی ہار دی۔

اس حادثے کی وجہ سے انکل کو ڈاکٹروں سے ایک عجیب سی چڑ ہو گئی تھی۔لیکن اجالا کے پیدا ہونے کے ایک سال بعد اچانک ان کے من میں کیا سمائی کے وہ کہنے لگے کی انہیں اجالا کو ڈاکٹر بنانا ہے۔اتنا ہی نہیں انہوں نے تین سال کی ہتک محنت کے بعد اپنے موم ڈیڈ کے نام سے ایک ہوسپٹل بھی تعمیر کروایا تھا۔جس کا انہوں نے اجالا کے فورتھ برتھڈے والے دن اوپننگ رکھا تھا۔اور وہیں پر ہوئی ایک جھوٹی سی شارٹ سرکٹ نے پورے نو تعمیر ہوسپٹل کو اپنے لپیٹ میں لے لیا۔

www.novelsclubb.com

اجالا اندر کے ماحول سے گھبرا رہی تھی۔اسلیے میں اور ماما اسے مین حال سے باہر لیکر گارڈن میں آ گئے تھے۔ جس کی وجہ سے ہم تینوں تو بچ گئے لیکن ہمارے آنکھوں کے سامنے ہم نے ہماری زندگی کے تین عزیز ہستیوں کو کھو دیا۔ماما یہ صدمہ برداشت نا کر سکی جس کی وجہ سے ماما کو فالج اٹیک ہو گیا۔اسکے بعد نا دوبارہ ماما اپنے قدموں پر کھڑی ہوئی اور نا ہی اپنے منہ سے ایک لفظ ادا کر پائی۔

اس وقت چار سال کی اجالا کی پوری زمداری مجھ پر آ گئی تھی۔ گو کے اجالا کے دیکھ بھال کے لیۓ میڈ تھی لیکن پھر بھی اسے ایک اپنے کی ضرورت تھی۔اس مشکل کی گھڑی میں رشتہ داروں نے تو ویسے بھی اپنے ہاتھ پیچھے کھینچ لیۓ تھے۔اور اجالا کا کوئی رشتہ دار نہیں تھے۔سنا تھا کی انکل کی کوئی بہن ہے لیکن مجھے ان کا نام تک نہیں پتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کسے دیتا میں اتنی چھوٹی بچی کی زمداری۔اس لیۓ یہ زمداری میں نے خود اٹھانے کی ٹھانی۔ میں اجالا کے لیۓ ہر رشتہ بن گیا تھا۔ میں نہیں

چاہتا تھا کی وہ ادھوری زندگی گزارے۔ یا ماں باپ کمی محسوس کرے۔اس لیئے میں ہر وقت اسے اپنے ساتھ رکھتا یونی کے بعد اسے سکول سے سیدھا اپنے ساتھ آفس لے جاتا پڑھائی کے دوران بھی وہ میرے پاس ہی رہتی تھی۔اس طرح وہ میر ہم دونوں ایک دوسرے کا سہارا بن گئے۔اس مشکل وقت میرے ساتھ صرف ایک ہستی تھیں بی اماں جنہوں نے ماما کی پوری زمداری اپنے زمہ لے لی تھی۔ورنہ ایک وقت میں میں ماما اور اجالا کو سمبھالنا میرے لیئے ناممکن ہوتا۔

وقت کی سب سے بہترین خصوصیت اچھا ہو یا برا گزر ہی جاتا ہے۔ہمارے بھی بارہ سال کیسے گزرے ہمیں پتا ہی نہیں چلا۔لیکن دو مہینے پہلے ماما کے انتقال کے بعد ہم ایک بار پھر یتیم ہو گئے۔بھلے ہی ماما کچھ بولتی نہیں تھی چلتی پھرتی نہیں تھیں لیکن پھر بھی ہم انکے ٹھنڈے سایہ میں تھے۔لیکن ماما کے جاتے ہی ہم دوبارہ بارہ سال پہلے کی طرح تپتی دھوپ میں آ کھڑے ہوئے۔

www.novelsclubb.com

یوں تو ماما کے جنازے سے ہی لوگوں کی چیمگوئیاں شروع ہو گئی تھی۔ جن پر میں نے کان دھر نا ضروری نہیں سمجھا۔ لیکن ماما کے انتقال ایک مہینے بعد جب پروس کی مسز عباسی اپنے بیٹے کے لی ئے اجالا لیکر ائی تو میں نے صاف صاف انکار کر دیا۔ جس کے جواب میں انہوں نے میرے منہ پر کہا کی۔۔۔۔۔۔۔۔ علی نے سختی سے دونوں ہونٹ آپس میں پیوست کی ئے۔ جیسے اس درد کو برداشت کر رہا ہو۔

کہا کی میری اجالا پر غلط نگاہ ہے۔ یہ کہتے ہوئے علی کس اذیت سے گزرا تھا اس کا اندازہ بھی لگانا نا ممکن تھا۔

اصرف وہ ہی نہیں سگے رشتہ کا ٹیگ لگے۔ علی نے سر اٹھا کر کمرے میں موجود تین نفسوں کو دیکھا جو اسکی داستان سن رہے تھے۔ پھر طنزیہ ہنسا۔

www.novelsclubb.com

یہ بات میری سگی پھوپھو نے بھی کہی جب میں نے انکے آوارہ بیٹے کو اپنی پھولوں جیسی نازک معصوم بیٹی دینے سے انکار کر دیا۔ ویسے بھی انہیں میری بیٹی نہیں بلکے اسکے نام کی کڑوروں کی جائیداد چاہیئے تھی۔

بس یہی وجہ تھی کے میں نے راحیل کو اپنی لاڈو بیٹا کے لی ئے چنا اور یہ سب بتانے کا صرف اتنا مقصد تھا کی میں اپنی بیٹی پر ایک سخت نگاہ تک برداشت نہیں کر سکتا کجا کی الزام۔ علی نے راحیل پر سے نظر ہٹا کر اسکے ماما بابا کو دیکھا

آنٹی میں نے لاڈو کو ایک ماں بن کر پالا ہے۔ میں نے اسکی تربیت میں اپنی طرف سے کوئی کمی نہیں رکھی۔ لیکن پھر بھی اسکی معصومیت کی حفاظت کے لی ئے اسے بہت سے باریکیوں سے ناآشنا کیا اور ناہی میں کر سکتا تھا۔ اور ناہی اس نے اپنے آس پاس کوئی رشتہ یا کوئی ازدواجی زندگی دیکھی جس سے وہ رشتوں کی نزاکتوں کے بارے میں کچھ جان سکے۔ علی نے ڈھکے چھپے لفظوں میں ان تک جو پیغام پہونچانا چاہتا تھا وہ ان تک پہنچ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ بے فکر رہو بیٹا۔ یہ تو ہم سب کی اور راحیل کی خوش نصیبی ہے کی اجالا جیسی معصوم اور دنیاں کی ہر گندگی فضولیت سے پاک لڑکی ہمارے گھر آرہی ہے۔ تنویر صاحب علی کو گلے لگاتے ہوئے بولے۔ علی نے اب اپنے اعصاب بلکل

ڈھیلے چھوڑ دئے تھے۔کیونکہ وہ جو کہنے آیا تھا وہ کہہ بھی چکا تھا اور رد عمل بھی اسکے توقع کے عین مطابق تھا۔

انشااللہ بھئی کل ہم اپنی پیاری سی بہو سے ملنے اینگے۔اب تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا۔اور ساتھ شادی کی تاریخ بھی لے تے آینگے۔صدیقہ بیگم نے مسکرا کر پوچھا۔جس پر علی نے اسباب میں سر ہلایا۔

اجالا یہ پہن لو بیٹا۔وہ لوگ کب سے بیٹھے ہیں۔بی اماں اسے ایک ہلکے بلیو اور وائٹ کلر کا سوٹ دیتی بولی۔یہ سوٹ کل انہوں نے صدیقہ بیگم کے فون کرنے کے بعد علی سے کہہ کر منگوایا تھا کیوں کہ اجالا کے پاس کوئی بھی شلوار قمیض نہیں تھا۔وہ صرف جنس شرٹس ہی پہنتی تھی۔

بی اماں پھر آپ یہ دوپٹہ بھی لینے کو کہیں گی۔اجالا ڈریس کو الٹ پلٹ کے دیکھتی بولی۔

نہیں وہ میں خود اوڑھ لونگی۔بی اماں غصہ سے چڑ کر بولی۔آدھے گھنٹے سے اجالا انکا دماغ کھا رہی تھی۔

واہ! بی اماں آپ پر بہت سوٹ کرے گا دیکھیں تو۔اجالا ان پر دوپٹہ ڈالتی ہوئی شرارت سے ایک آنکھ دبا کر بولی۔جس سے وہ اور چڑ گئی۔

اجالا باہر مہمان بیٹھے ہیں تم میرا اور دماغ نا کھاؤ۔کیا سمجھیں گے وہ لوگ۔کی انھیں بٹھا کر ہم ہی غائب ہیں۔اس بار بی اماں کے جھڑکنے پر اجالا نے بھی شرافت کا چولا اوڑھ ہی لیا۔

پھر بی اماں اور رضیہ کے مزید پندرہ منٹ برباد کرنے کے بعد اجالا تیّار ہوئی۔تیاری بھی کیا کرنی تھی خدا نے خود اسے خوبصورت بنایا تھا۔صرف دوپٹہ سیٹ کرنے میں وقت لگا۔ابھی وہ لوگ نکلنے ہی والے تھے کی علی داخل ہوا۔

ماشاءاللہ میری لاڈو تو بہت چمک رہی ہے اج۔خدا نظر بد سے بچائے۔ علی نے کچھ نوٹوں کو اسکے اپر سے وار کر رضیہ کو کسی غریب کو دینے کی ھدایت دیتا اسے لیکر باہر نکل گیا۔

لاڈو مجھے پتا ہے میری لاڈو مجھے ڈسپوئنٹ نہیں کرے گی۔ لیکن پھر بھی آنٹی لوگوں کے آگے اچھا بیہو کرنا۔اوکے نا۔ علی اسکی صبیح پیشانی چومتا ہوا بولا خلاف معمول وہ خاموش تھی۔ علی نے بھی اسے چھیڑنا مناسب نا سمجھا۔راحیل کے گھر سے آنے کے بعد اسنے کتنی مشکل سے اجالا کو راضی کیا تھا یہ صرف وہی جانتا تھا۔

ماشاءاللہ!

ماشاءاللہ! اؤ بیٹا یہاں میرے پاس بیٹھو۔ علی کے داخل ہوتے ہی صدیقہ بیگم نے اجالا کا ہاتھ پکڑ کر اپنے پاس بیٹھایا۔ پھر جھٹ سے اسکی پیشانی کا بوسہ لیا۔انہیں اتنی معصوم دولہن دیکھ کر اپنے بیٹے کے نصیب پر فخر محسوس ہوا۔

آپ کے بارے ماما سے سنا تھا لیکن آپ تو اس سے بھی زیادہ پیاری ہیں۔ مہر اجالا کے معصوم خوبصورت چہرے کو دیکھتے ہوئے بولی۔ جس پر اجالا بلش ہوئی۔ جس سے اسکی گلابی رنگت کچھ اور گلابی ہو گئی تھی۔

ماما کاش ہم بھائی کو بھی لے اتے۔ مہر اجالا کے بلش کرتے چہرے کو دیکھ کر بولی۔ جس پر سب ہنس دئے۔ لیکن اجالا کو خاک بھی سمجھ نہیں آیا۔

کچھ دیر ادھر ادھر کی باتوں کے درمیان ریفریشمنٹ کا دور چلا پھر صدیقہ بیگم نے ایک شاپر سے ہرے رنگ کی چادر نکال کر اجالا کے سر پر اڑھائی۔ اس میٹھائی کھلانے کے بعد بہت سے نوٹ اس پر سے وار کر ملازمہ کے حوالے کرتے ہوئے اپنے پرس ایک خوبصورت مگر نازک سی روبی جڑا رنگ نکال کر اجالا کے دائیں ہاتھ کے تیسری انگلی میں پہنا دیا۔

www.novelsclubb.com

علی بیٹا آج سے اجالا ہماری ہوئی۔ صدیقہ بیگم انگوٹھی پہناتی ہوئی بولی۔ جس پر علی اداسی سے مسکرایا۔

پھر رات دیر گئے یہ قافلہ لوٹا۔اور ساتھ میں شادی کی تاریخ بھی لے لی گئی تھی جو پندرہ دن بعد کی تھی۔ جس پر علی خوش بھی تھا تو اداس بھی بہت تھا۔اسکا واحد رشتہ بھی اب اس سے دور ہونے والا تھا۔

دونو طرف شادی کی تیّاریاں زور و شور سے چل رہی تھی۔اجالا کی ساری شاپنگ کی زمداری صدیقہ بیگم اور مہر نے لے لی تھی۔ جس کی وجہ انکے روز بازار کے چکر لگ رہے تھے۔ابھی بھی بوٹیک سے شادی کے جوڑے کے ساتھ دیگر تقریب کے ڈریسیس لیکر تھکی ہاری لوٹی تھیں۔جو اسپیشل اوڈر پر بنوایا گیا تھا۔

ارے بھائی یہاں آئیں دیکھیں ہم اجالا بھابھی کے لئے شادی کا کتنا پیارا جوڑا لیکر آئے ہیں۔مہر ابھی ابھی حال میں داخل ہوئے راحیل کو مخاطب کیا۔جو شکل سے ہی بہت تھکا تھکا معلوم ہو رہا تھا۔

میری سمجھ نہیں اتا یہ لیڈیز شوپینگ آپ لوگوں نے لایا ہے تو اچھا ہی ہو گا۔راحیل نارمل انداز بولتا آگے بڑھ گیا۔اسکے اندر اپنی آنے والی زندگی کو لیکر ایک عجیب سی جنگ چھری ہوئی تھی کے وہ آگے سب کیسے ہینڈل کرے گا۔اور دن تھے کی پر لگا کر اڑ رہے تھے۔اور چار دن بعد انکی شادی تھی۔اسی بے چینی کی وجہ سے وہ شادی کے کاموں میں حصہ لینے کے بجائے زیادہ وقت آفس میں گزار آتا تھا۔

کیا ہے راحیل اکر دیکھو کیسا جوڑا ہے عجیب لڑکا ہے لوگ اپنی شادی کی شاپنگ شوق سے دیکھتے ہیں۔اور یہ جناب گھر میں ہی نہیں ٹک رہے۔صدیقہ بگیم اسکی بے زار گی دیکھتے ہوئے اسے جھڑکا۔

چچی آپ لوگوں نے بھی ناانصافی کی ہے انکے ساتھ۔احسن جو راحیل کا تایا زاد تھا اپنی فیملی کے ساتھ اندر داخل ہوتے بولا۔

www.novelsclubb.com

ارے بھئی کیانا انصافی کی گئی ہے ہمارے بیٹے کے ساتھ ماشاءاللہ چاند جسی بہو تو ڈھونڈھا ہے صدیقہ نے جبکہ مجھے اسکی قطعی امید نہیں تھی۔تائی صوفے پر بیٹھتے ہوئے اپنے مخصوص تعریف و تنقید والے انداز میں گویا ہوئی۔

کم از کم شادی کا جوڑا تو میرے بھائی کو بھابھی کے ساتھ لینے دیا جاتا کم از کم شادی سے اسی بہانے دو تین ملاقات ایک دو ڈنر ڈیٹ ہی ہو جاتے۔لیکن آپ لوگوں وہ چانس بھی خود شوپینگ کر کے ختم کر دیا افففف میرا معصوم بھائی۔احسن راحیل کو آنکھ مارتا ہوا بولا جس پر راحیل نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا۔جس پر اسکی بتیسی باہر ائی۔

محترمہ ایک نارمل اوکیشن کے کپڑے تک اپنے ماپا کے پسند کئے ہوئے پہنتی ہیں۔وہ میرے ساتھ شادی کی شوپینگ کہیں کر ہی نا لے۔راحیل بر بڑایا۔

ارے مجھے الزام نا دو میں نے تو کہا تھا۔ایک تو یہ جناب نہیں مانے دوسرا اجالا کے بھی پریفائنلس تھے اس لئے مجھے لانا پڑا۔صدیقہ نے فوراً اپنی صفائی میں بولیں۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ماما آپ اس پاگل کی بات میں نا ئیں۔اسے بکواس کرنے کی عادت ہے۔وہ مجھے لیڈیس ڈریسینگ کا سینس نہیں ہے اس لئے۔میں بہت تھک گیا ہوں مہر ایک سٹرونگ سی کافی بھجوادو پلز۔راحیل کہتا سیڑھیاں کی طرف جانے کے بجائے ٹی وی لاؤج میں چلا گیا۔

صدیقہ بیگم اٹھ کر اپنے کمرے میں گئی جہاں تنویر صاحب نیوز دیکھنے میں مگن تھے۔

اللہ! بیٹا اپنی کرتا ہے باپ اپنی کرتا ہے۔اور دونوں کے بیچ مجھے سمجھ نہیں آتا میں کس کی کروں۔صدیقہ بیگم غصہ سے بڑبڑاتی ہوئی آگے بڑھ کر پہلی فرصت میں ٹی وی کا وائر کھینچ ڈالا پھر قدرے سمبھل کر بولی۔

www.novelsclubb.com

تنویر صاحب شادی کو اب صرف چار دن بچ گئے ہیں۔اور کب آپ اپنے شہزادے سے فرنیچر وغیرہ کے بارے میں بات کرنے کا ارادہ

رکھتے ہیں۔ یا ابھی بھی آپ کا وہی کلمہ ہو گا کی بیگم پہچانت کا آدمی ہے ہو جائے گا کام۔ صدیقہ بیگم نے انکی نقل اتاری۔

خفا کیوں ہوتی ہے بیگم ہم ابھی بات کر لیتے ہیں۔ تنویر صاھب نے بات کرنے میں ہی افیت جانی اور وہاں سے نکل کر ٹی وی لاؤج میں آ گئے۔ جہاں راحیل بیٹھا اپنا سر مسل رہا تھا۔ جبکہ احسن اسکا جائزہ لینے میں مصروف تھا۔

راحیل تم اپنے کمرے میں کونسا فرنیچر سیٹ کروانا چاہتے ہو بتا دیتے تو میں کل آرڈر کر دیتا۔ ویسے بھی دو دن بعد سے شادی کے فنکشن شروع ہو جائیں گے تو مہمانوں میں کام نہیں ہو پائے گا۔ تنویر صاھب راحیل کے پہلو میں بیٹھتے ہوئے بولے۔ راحیل نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا۔

اسکی کیا ضرورت ہے بابا حال ہی میں تو میں نے چینج کیا ابھی ایک سال بھی نہیں ہوا۔ راحیل نے سہولت سے انکار کرنا چاہا۔

ضرورت ہے وہ کالے رنگ کے فرنیچر نئے جوڑے کے روم میں اچھا نہیں لگتے ایسا تمہاری ماں کا کہنا ہے۔ پھر روم بھی تو سیٹ کرنا ہے تم ایسا کرو احسن کے ساتھ جا کر پسند کر آؤ۔ تنویر صاحب نے اسکے انکار کو کسی کھاتے میں ہی نہیں ڈالا۔ جس پر راحیل جو پہلے ہی ڈسٹرب تھا انکے نئے جوڑے والی بات پر کچھ اور آکورڈ فیل کرنے لگا۔ پھر قدرے سمبھل کر گیا ہوا۔

بابا فرنیچر لینے کی یا روم سیٹ کرنے کی کیا ضرورت ہے آپ چار پانچ امرود کے اور دو تین آم کے پیر گارڈن میں لگوالیں۔ اور ساتھ ایک چارپائی خرید لیں کافی ہے۔ آپ کی لاڈلی آنے والی بہو کے لیئے۔ راحیل تحمل سے ایسے بولا جیسے وہ واقعی ایسا کروانا چاہتا ہو۔

www.novelsclubb.com

لیکن بیٹا اس سے کیا ہو گا؟ تنویر صاحب نے بھی اسکی حالت کا مزہ لینا چاہا۔

ہونا کیا ہے بابا محترمہ بندروں کی طرح پیر پر سے آم امرود توڑ کر کھائیں گی اینڈ چارپائی پر بیٹھ کر اپنی پڑھائی کرینگی بات ختم اب چلوں مجھے فریش بھی ہونا۔راحیل اپنا بیاگ اٹھاتا ہوا دونوں کو گھور کر پوچھا۔

ارے! بھائی چار دن میں آپ کی شادی ہونے والی ہے۔اور آپ ہیں کی اپنا موڈ خراب کئے گھوم رہے ہیں۔بیٹھیں یہاں ٹھنڈا وغیرہ لیں اور اگر ملاقات کا کوئی چکر ہے تو آپ کا بھائی ہے نا میں علی بھائی سے بات کرتا ہوں۔احسن اسے صوفے بیٹھاتا اپنے خدمات پیش کئے جو راحیل کو کچھ اور تپا گئے تھے۔

احسن کیا گھر کے باقی لوگ کم ہیں میرا دماغ گھمانے کے لیئے جو تم بھی آگئے ہو۔راحیل ذچ ہوا۔کوئی اسکی پروبلم ہی نہیں سمجھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا۔۔اچھا۔۔۔۔بتائیں پھر دولہے راجا کے کیا مسائل ہیں۔احسن تھورا سنجیدہ ہوا۔تنویر صاحب بھی آکر خاموشی اسکے ساتھ بیٹھ گئے۔

پرو بلم کچھ نہیں ہے سب کلئیر ہے لیکن آپ سب مل کر زبردستی پرو بلم کریئٹ کر رہے ہیں۔جب آپ لوگ جانتے ہیں کی یہ شادی ویسی نہیں ہے جیسی نظر آرہی ہے تو پھر یہ رسم رواج ہنسی مذاق کا کیا تک بنتا ہے۔

کیا مطلب ہے تمہارا؟ تنویر صاحب سنجیدہ ہوئے۔

مطلب صاف ہے پاپا اس شادی کے پیچھے تین اہم کردار ہیں۔میں علی اور اجالا۔

میں یہ شادی علی اپنے دوست کی مشکل آسان کرنے کے لیئے کر رہا ہوں۔

علی یہ شادی اپنی بیٹی جیسی کزن کو لوگوں کی گندی ذہنیت اور الزامات سے بچانے کے لیئے کر رہا ہے۔اور اجالا۔اجالا کے نام پر راحیل کا بے ساختہ ہاتھ اپنی ناک پر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے تو علی نے منایا ہی اس شرط پر ہے کی اگر وہ یہ شادی کر لے گی تو وہ اسے چھوڑ کر دبئی نہیں جائے گا۔اور ان محترمہ کے لی ئے نکاح نامے پر سائن کرنے کا مطلب ہی یہی ہے کی انہیں اپنے ماپا کو اپنے سے دور نہیں کرنا ہے۔

وجہ جو بھی شادی کے حالات جو بھی ہوں لیکن تمہاری شادی کو لیکر خاندان والوں کے تمہاری ماں بہن کے بہت سے ارمان ہیں جو وہ نکال رہیں اور پھر اس بچی کے بھی تو ہزاروں ارمان ہونگے آخر وہ اتنی چھوٹی تو نہیں ماشاءاللہ سے سترہ سال کی ہیں۔ تنویر صاھب نے اسے سمجھانا چاہا۔

باباوہ دنیاں کی نظر میں سترہ سال کی ہے۔ لیکن علی کی نظروں وہ سات سال کی بچی ہی ہے۔ صبح جس کی پونی تک وہ خود بنا کر آتا ہے۔

www.novelsclubb.com

صبح اسے کالج چھوڑنا شام میں واپس لانا اسکے ساتھ ویڈیو گیم کھیلنا کارٹون دیکھنا اسکے بال بنانا۔ یہاں تک رات میں جب وہ سو جاتی ہیں نا تین بار وہ

اسکے کمرے کا لوک چیک کرنے جاتا ہے۔مجھے تو لگتا ہے کوئی سات سال کی بچی تک کو ایسا ٹریٹ نہیں کرتا ہو گا جیسا وہ کرتا ہے۔

اور رہی بات محترمہ اجالا صاحبہ کے ارمانوں کی تو ہزاروں کا تو پتا نہیں کچھ ارمان کی لسٹ یوں ہے کی۔انہیں ویڈیو گیم جیسا فضول گیم کھیلنے کے ارمان ہیں بے تکے کارٹون موویز دیکھنے کا شوق ہے کرکٹ کھیل کر لوگوں کے ناک توڑنے کا تو خیر سے ایکسپیرنس ہے۔راحیل نے اپنے ناک کو چھوا۔

پیروں پر اچھل کود کرنی ہے۔ہاں ایک ڈھنگ کا ارمان یہ ہے کی انہیں ڈاکٹر بننا ہیں۔زہین خیر سے کافی ہیں بس تھوری سی عقل آجائے تو ڈاکٹر بننے کے پورے چانسیس ہیں۔

www.novelsclubb.com

واہ!

واہ!۔۔۔۔کافی معلومات جمع کر رکھی ہے بھائی نوٹ بیئڈ۔احسن نے اسکی پیٹھ تھپتھپا کر شاباشی دی۔جس پر راحیل نے اسے ایک سخت گھوری سے نوازہ تھا وہ یہاں سیریس بات کر رہا تھا اور سب کو مذاق کی پڑی تھی۔

خیر یہ کوئی بُرا یا بڑا مسئلہ نہیں ہے پونی تمہاری ماما بنا دینگی۔ویڈیو گیم مہر کے ساتھ کھیل لیا کرے گی کرکٹ کا تو خیر سے مجھے اور ماہیر کو بھی بڑا شوق ہے۔ہاں کارٹون تم دیکھ لینا بچی کے ساتھ آخر تمہارا بھی کوئی فرض ہے۔

بابا!!!!!!!!!!!!!راحیل نے احتجاج کیا۔

بابا سیریس پلززز۔راحیل انکے غیر سنجیدہ انداز پر خود سنجیدہ ہوا۔

بابا!اجالا دنیاں کے لی ئے اسکی کزن ہے لیکن علی کے لی ئے وہ اسکی بیٹی جیسی ہے۔پتا ہے ہمارے میٹرک کے امتحان کا ایک پرچہ علی نے صرف اجالا کو سکول میں چوٹ لگنے کی خبر سن کر چھوڑ گیا تھا۔اتنا پیار کرتا ہے وہ اپنی بہن سے۔لیکن یہ سماج کے ذہنی مریض لوگ نہیں سمجھتے۔

اور انہیں کی گندی ذہنیت کی وجہ سے اسے اجالا کی شادی مجھ سے کروانی پر رہی ہے۔ورنہ وہ ایسا کبھی نا کرتا۔کاش آنٹی کا انتقال نا ہوا ہوتا تو یہ نوبت ہی نہیں آتی ہماری زندگی میں۔راحیل افسوس سے بولا۔

اس لیئے پلز آپ لوگ اجالا سے یا اس رشتہ سے کوئی امید نا رکھیں کیونکہ میں اور اجالا ایک آسماں کے دو چاند کی طرح ہیں وہ بھی آدھے آدھے۔جو شائد ہی مل سکے۔راحیل اپنی بات کہتا وہاں سے چلا گیا تھا۔اور تنویر صاحب اسکی پشت کو دیکھتے رہ گئے۔

ڈونٹ وری چاچو۔یہ ابھی قسمت کے کھیل نہیں جانتے اس لیئے ایسا بول گئے۔احسن نے ان کے کاندھے پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

پھر انہیں وہیں چھوڑ کر خود راحیل کے پیچھے گیا۔

احسن جب راحیل کی کافی لیکر کمرے میں داخل ہوا تب راحیل واشروم سے فریش ہو کر نکلا تھا۔راحیل اسے دیکھ کر نظر انداز کرتا۔ڈریسینگ ٹیبل کے پاس جا کر بال بنانے لگا۔بال بنانے کے بعد اسکی شہادت کی انگلی بے ساختہ اپنی ناک پر گئی تھی۔

ہلکی لال ناک دیکھ کر اسے وہ دن یاد آیا جب وہ علی کے کہنے پر اسکے گھر اجالا کا ڈریس دینے گیا تھا۔اور بڑے سے گیٹ سے اندر قدم رکھتے ہی اجالا میڈم جوکریس گیل بنی ہوئیں تھیں۔انکے جھکے نے راحیل کا ناک آوٹ کر دیا تھا۔

گھر میں بی اماں نہیں تھی جس کی وجہ سے بعد میں خدمات بھی اجالا کے زمہ ہی آیا۔جس کو اس نے خوش اسلوبی سے نبھاتے ہوئے بڑی مہارت سے راحیل کے ناک سے بہ رہے خون کو روئی کی مدد سے صاف کیا تھا ساتھ راحیل کے دل کو بھی صاف کر گئی۔وہ راحیل کے اتنے قریب کھڑی تھی کے نا چاہتے ہوئے بھی اسے اجالا کے ایک ایک نقش ازبر ہو گئے۔اور وہیں دل نے ایک الگ انداز پر دھڑکنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

راحیل تو بنا دودھ پیئے ہی وہاں سے واپس آگیا تھا پر دل وہیں چھوڑ آیا۔ لیکن پریشانی یہ چل رہی تھی کے شادی کے بعد وہ سب کیسے منیج کرے گا۔ کیونکہ تو کچھ جانتی ہی نہیں تھی شادی کے بارے میں اُپر سے وہ ہے بھی بہت چھوٹی بھی ہے اور کچھ علی نے بڑا ہونے بھی نہیں دیا۔

دو بول کا اثر لوگوں پر نکاح کے بعد ہوتا ہے مجھ پر پہلے ہی ہو رہا ہے۔ راحیل دھک دھک کرتے دل پر لعنت بھیجتے ہوئے بڑبڑایا۔ جب عقب سے احسن کی آواز آئی۔

بھائی! کہاں کھوئے ہیں؟ کوئی خوبصورت یاد۔ احسن نے شرارت سے ایک ابرو اٹھا کے پوچھا۔ انداز سو فیصد چڑھانے والا تھا۔ جس پر راحیل نے اسکے کمر پر معقول جواب دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

افف بھائی کمر توڑ دی ابھی تو میری شادی بھی نہیں ہوئی۔ احسن بلبلا اٹھا۔

ایسے ہی فضول بکواس کرتے رہے تو ہونی بھی نہیں ہے۔اب کافی رکھو اور یہاں سے اپنی ٹکٹ کٹاو۔فوراً۔راحیل نے کافی اٹھاتے ہوئے کھلے دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

میرا پارٹنر نہیں ہے اسی کا آپ فائدہ اٹھا رہے ہیں ہے نا؟بس ایک بار ماہیر آجائے۔احسن دہائیاں دیتا وہاں سے نکل گیا۔اور راحیل اپنے روم کی سیٹینگ دیکھ کر کسی کو فون لگانے لگا۔

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا وہ گزر ہی جاتے ہیں دو دن کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا۔اور آج جمعہ تھا۔ظہر کی نماز کے بعد ہی نکاح ہو گیا تھا۔اور اب علی کے گھر پر دونوں کا مشترکہ مایوں مہندی کی رسم چل رہی تھی۔

علی نے شادی میں کوئی کمی نہیں رکھی تھی۔پورا علی ہاؤس دولہن کی طرح سجا ہوا تھا۔اور گارڈن میں اجالا کے فیوریٹ امرود اور آم کے پیر کے بیچ میں

بنے جھولے پر اریخ اور گرین کلر کا خوبصورت شارٹ شرٹ اور غرارے میں اپنی خوبصورتی اور معصومیت سے سب کو اپنی طرف متوجہ کرتی اجالا بیٹھی تھی۔ وہیں سفید شلوار قمیض پر گرین مفلر گلے میں ڈالے راحیل بھی غضب ڈھا رہا تھا۔

صدیقہ بیگم نے زبردستی راحیل کے نانا کرنے کے باوجود اسے جھولے پر اجالا کے پہلو میں بیٹھا دیا تھا۔ راحیل انکی ضد پر بیٹھ تو گیا تھا لیکن اجالا کو دیکھنے سے پوری طرح گریز کر رہا تھا۔ اصولاً تو اجالا کے دل کی رفتار تیز ہونی تھی لیکن یہاں راحیل کا دل بے قابو ہو رہا تھا۔ اجالا کے بدن سے اٹھتی نجانے کتنے پرفیوم اور ہلدی مہندی کی خوشبو کی وجہ سے۔

کچھ دیر میں رسم کا سلسلہ شروع ہوا تو پھر چلتا ہی چلا گیا۔ رسم کے ختم ہوتے ہی اچانک ساری لائٹس آوف ہو گئی۔ بس ایک سکرین کی لائٹ جل رہی تھی جس پر لکھا تھا۔

Mapa and his lado beta's best moments

www.novelsclubb.com

اسکے بعد سکرین پر اجالا اور علی کے بچپن کے پیکس شو ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جس میں کہیں علی اجالا کو کھلا رہا کہیں کاندھے پر بیٹھایا ہوا تھا تو کہیں وہ اسکے گود میں سو رہی تھیں کہیں کھیل رہی تھی۔ کہیں پیر پر چڑھی ہوئی تھی کہیں سیکل چلا رہی تھی تو کہیں علی کے آفس کے ڈیکس پر بیٹھی ہوئی تھی۔ غرض علی نے پورے بارہ سال کو سکرین کے فریم میں قید کر دیا تھا۔

وہاں موجود لوگ ان تصویروں میں کھوئے ہوئے تھے جب اچانک میوزک سٹارٹ ہوا اور علی ہاتھ میں مائیک لیکر سکرین کے پاس کھڑا ہو گیا۔

اس نے کہاں دیکھی خوشیاں روز الیلی

جس گھر کے انگنا بٹیانا کھیلی

بابا کے دل کے ٹکرا بس ایک ہی ہے دکھڑا

کیوں ہوتی ہے جلدی بڑی ے بیٹیاں

www.novelsclubb.com

گھوٹنے ہیں دکھتے تھورا پھر بھی ہے بنتا گھوڑا

جب دیکھتا ضد پر اڑی یہ بیٹیاں

کیوں ہوتی ہے جلدی بڑی یہ بیٹیاں

اجالا کو محویت سے اپنی طرف دیکھتا علی کی آنکھیں جھلملائی تھی جسے وہ دوسری طرف منہ کر کے بڑی مہارت سے چھپا گیا۔ پھر مائیک دوبارہ منہ کے آگے کر لیا۔

چاہے رات ہو اندھیری ہو لوٹنے میں دیری

دروازے پر ملتی ہے کھڑی یہ بیٹیاں

سپنا کوئی سلونا بیٹی کی باپ ہونا

www.novelsclubb.com

ہے موتیوں کی لڑی یہ بیٹیاں

کیوں ہوتی ہے جلدی بڑی یہ بیٹیاں

جب دیکھتا وہ دائی تب آنکھ ڈبڈبائی

ہے آنسوں کی ایک جھڑی یہ بیٹیاں

ہے آنسوں کی ایک جھڑی یہ بیٹیاں

آخری لائین پر علی چاہ کر بھی اپنے آنسوں کو گال کا رخ کرنے سے روک نہیں سکا تھا۔اور جھولے پر بیٹھ اجالا سکرین کی مدھم روشنی میں بھی اپنے ماپا کے آنسوں دیکھ چکی تھی۔

وہ بھاری غرارہ جس کو اس نے زندگی میں پہنا ہی پہلی بار تھا۔جسے پہننے کے بعد اس سے چلا تک نہیں جا رہا تھا۔لیکن اپنی ماپا کے آنسوں دیکھ کر دونوں ہاتھوں سے سمیٹتی بھاگ کر اپنے آنسوں صاف کرتے علی کے گلے لگی تھی۔

ما۔۔۔پا۔۔نن۔۔۔۔نہیں جاتی نا۔۔۔میں۔۔۔پلززز۔۔۔۔۔ماپا۔۔لاڈو کو اپنے ماپا۔۔۔۔۔۔۔ساتھ ہی۔۔۔۔۔۔۔رہنا ہے۔اجالا جو اس دن سے علی سے ناراض تھی کے اسے دوسروں کے پاس کیوں بھیجا جا رہا ہے۔آج ساری

ناراضگی بالاطاق رکھ کر اسے منانے لگی جیسے علی اسے خوشی سے خود سے دور کر رہا ہو۔

لاڈو! علی نے آنسوں پوچھ کر اسے الگ کرنا چاہا۔وہ جانتا تھا اجالا کو نکاح نہیں پتا وہ تو بس اپنے ماپا سے دور ہونے کے ڈر سے رو رہی ہے۔کیونکہ نکاح نامہ پر سائن بھی اس نے بنا پڑھے ایک منٹ میں کر دیا تھا۔

لاڈو! یہاں دیکھو۔روتے نہیں۔ماپا کا لاڈو بیٹا تو بہت بہادر ہے نا۔علی اسکے آنسوں اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا اسے اپنے بازوں کے حصار میں لیکر جھولے کے پاس کھڑے راحیل کے پاس آیا۔

پھر اپنے سے لگی ہچکیاں لیتی اجالا کا ہاتھ تھام کر راحیل کے پہلو میں گرے ہاتھ میں رکھ کر گلوگیر لہجے میں گویا ہوا۔

راحیل! میں صرف تمہیں اپنی بیٹی نہیں اپنی پوری دنیاں سونپ رہا ہوں۔اسکے علاوہ میرے پاس کہنے کو بھی کوئی اپنا یا رشتہ نہیں ہے۔علی

کے آنسوں ان دونوں کے ہاتھ پر گرے تو راحیل نے بڑھ کر اسے گلے لگا لیا۔ جبکہ روتی ہوئی اجالا کو بی اماں نے اپنی ممتا بھری آغوش میں لیا۔

علی نے بارات میں بھی کوئی کمی نہیں رکھی تھی۔ علی جس نے کبھی اپنے حلقہ احباب میں اجالا کا تعارف نہیں کرایا آج ایک ساتھ سب کو مدعو کر کے اپنی بیٹی کو ایک خوبصورت رشتہ کے ساتھ دنیاں کے سامنے پیش کیا تھا۔

اسٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھی مہرون رنگ کے شرارے میں ہیوی میک اپ اور جویلری کے ساتھ آج اجالا اپنی عمر سے کافی بڑی لگ رہی تھی۔ جبکہ اسکے پہلو میں گولڈن کلر کے شیروانی پہنے بیٹھا راحیل آج شائد اپنی ساری وجاہت کی نمائش کرنے ہی بیٹھا تھا۔

آخر وہ وقت بھی آپہونچا جو ہر لڑکی اور اسکے گھر والوں کے لیئے ایک بہت بڑا امتحان ثابت ہوتا ہے۔ہر بابا کی گڑیا کو اپنے بابا کو اپنے اپنوں کو چھوڑ کر روتے ہوئے ایک نئے سفر پر نکلنا ہوتا ہے۔

علی بھرے دل کے ساتھ مشکل سے اپنے آنسوں پر بندھ باندھتا اسٹیج پر رخصتی کی رسم پوری کرنے آیا تھا۔اور اسکے اسٹیج پر چڑھنے کی ہی دیر تھی اجالا بنا اپنے دلہنے کا لحاظ کرے صوفے سے اٹھ کر اسکے گلے لگ کر زار و قطار رونا شروع کر چکی تھی۔ علی جو مشکل سے ضبط کئے ہوئے تھا سارے بندھ توڑ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔اور انہیں اس طرح روتا دیکھ کر پورے حال میں موجود لوگوں کی آنکھیں اشکبار ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم جو تھے کوئی غم نا تھا قریب

مجھے پہلے اکیلے چلنا سیکھا دو بابا

کون کہتا ہے مرد نہیں روتے مرد جب روتا ہے تو پتھر بھی اپنے آنسوں نہیں روک پاتا آج علی کو دیکھ کر اس بات کا اندازہ ہو رہا تھا۔ بے شک بیٹی کا باپ ہونا آسان نہیں۔ جس چڑیا کو اپ اپنے پروں سے نہیں نکلنے دیتے کی کہیں زمانے کی گرم ہوا نا لگ جائے اسے اس طرح کسی اور کی ملکیت میں دے کر خود کو پرایا کر لینا آسان نہیں ہوتا۔

علی سمبھالو بیٹا۔ تم ایسے کرو گے تو اجالا کا کیا ہو گا۔ بی اماں نے علی کے کاندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے نم لہجے میں کہا۔ جس پر علی نے خود کو سمبھالا پھر اپنے سے لگی ہچکیاں لیتی اجالا کو آنسوں صاف کرتا اسے لیکر اسٹیج سے اتر گیا۔ باقی سب بھی اسکے پیچھے چلنے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

ماہیر اور احسن نے پہلے ہی گاڑی بیرونی دروازے سے کچھ دور پر لگا کر گلاب کی پنکھڑیوں سے دو آدمیوں کے آسانی سے چلنے لائق راستہ بنایا تھا۔ علی اجالا اور راحیل اس راستہ سے چلتے ہوئے گاڑی کے پاس پہونچ چکے تھے۔ علی اسے

گاڑی میں بیٹھانے کے لی ئے جیسے ہی بڑھا اسکے سینے سے لگی اجالا کچھ اور اس سے لپٹ گئی۔

ماپا نہیں جاتی۔۔۔۔۔۔۔نا میں۔ماپا آپکا۔۔۔۔۔۔۔لاڈو بیٹا

اپنے ماپا کے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بغیر نہیں رہ سکتا۔اجالا ہچکیاں لیتی مشکل سے بول رہی تھی۔

نہیں! میرا بچہ ایسا نہیں کہتے۔اب میرا لاڈو بیٹا بڑا ہو گیا ہے۔اسے ایک فمیلی کی ضرورت ہے جہاں ماما بابا آپی بھائی بہت سے لوگ ہوں اسکا خیال رکھنے کے لی ئے۔پھر ماپا کل اینگے نا اپنی لاڈو بیٹا کے پاس۔علی سے باتوں میں لگاتے ہوئے گاڑی میں بیٹھا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماپا۔علی کے ڈور بند کرتے ہی اجالا نے گلاس پر ہاتھ رکھ کر اپنا منہ باہر کیا۔

Best beta in tha univers

اللہ میرے حصہ کی خوشیاں بھی تمہاری جھولی میں ڈال دے۔ علی اسکی پیشانی چوم کر بولا۔

Best....ma.....pa...in....the world

اجالا بھی اٹک اٹک کر بولی۔ علی نم آنکھوں سے مسکراتا خاموش کھڑے راحیل کے پاس آیا جہاں صرف اسکی فیملی اور بی اماں کھڑی تھیں باقی سب گاڑیوں میں بیٹھ چکے تھے۔

راحیل تو جانتا ہے نا میں تجھے اپنا کل سرمایا دے رہا ہوں اسکی آنکھوں میں کبھی آنسوں نا آنے دینا ورنہ میں تجھے چھوڑونگا نہیں۔ علی

اسے گلے لگاتے ہوئے بولا۔ راحیل نے صرف اسکی پیٹھ پر تھپکی دی تھی۔

آنٹی میری لاڈو بہت معصوم ہے اسے دنیاں کا نہیں پتا اگر اس سے کبھی کوئی غلطی ہو جائے بچی سمجھ کر معاف کر دیجے گا۔ میں اسکی ہر غلطی کا ہاتھ جوڑ کر آپ لوگوں

معافی مانگ لونگا۔ علی انکے آگے ہاتھ جوڑ کر بولا جسے تنویر صاحب نے فوراً توڑ کر اسے گلے لگایا تھا۔

عجیب ہوتے ہیں یہ باپ بھائی کے رشتہ بھی کہیں نہیں جھکتے لیکن جب بات اپنی بہن بیٹی کی آئے تو اپنی ساری انا خودداری نجانے کا چھوڑ آتے ہیں۔

برخردار اجالا ہماری بہو نہیں بیٹی ہے۔ بھروسہ رکھو ہم تمہاری لاڈو کو تمہاری طرح رکھنے کی پوری کوشش کریں گے۔ تنویر صاحب علی کی پیٹھ تھپتھپاتے سب کو گاڑی میں بیٹھنے کا کہا۔ پھر دیکھتے ہی دیکھتے سبھی گاڑیاں نکل گئی آخری گاڑی دولہن کی تھی۔ جسے علی بڑی حسرت سے دیکھ رہا تھا ادھر اجالا بھی ونڈ سکرین سے منہ نکال کر آنسوں بھری آنکھوں سے اپنے ماپا کو دیکھ رہی تھی اور گاڑی آہستہ آہستہ نئ منزل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

میں تو صرف خوشیوں میں ہنستی تھی

وہ مجھے دیکھ کر ہر غم بھلا دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور

وہ تھے میرے بابا

دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی بڑے سے گیٹ کو عبور کر کے اسکی آنکھوں سے اوجھل ہو گئی تھی۔ علی کتنی ہی دیر تک گیٹ کے باہر پھیلے اندھیرے کو دیکھتا رہا پھر شکستہ قدموں سے اندر کی جانب بڑھ گیا۔ وہاں سے وہ سیدھا اجالا کے کمرے میں آیا تھا۔ اسکی ایک ایک چیز کو دیکھ کر نئے سرے سے رو دیا۔

تقریب کی گہما گہمی کی وجہ سے تنویر صاحب کے سر میں درد ہو رہا تھا۔ صدیقہ بیگم انہیں ٹیبلیٹ دیکر خود کچن سے دودھ لینے کے لئے جا رہی تھی کے ٹی وی لاؤنج میں لائٹ اون دیکھ کر وہاں چلی آئیں۔ لیکن وہاں کے صوفے پر راحیل کو اڑا تر چھا لیٹا دیکھ کر انکے پیشانی پر بل پڑے۔

راحیل تم ابھی تک یہاں کیا کر رہے ہو؟ کمرے میں کیوں نہیں گئے؟ وقت دیکھا ہے تم نے رات کے ڈھائی بج رہے ہیں۔ صدیقہ بیگم اسکے کاندھے سے جھنجھورتے ہوئے بولی۔ کچی نیند سے وہ جھٹ اٹھ بیٹھا۔

کیا ہوا ہے ماما؟ راحیل نیند سے سرخ ہوتی آنکھیں بمشکل کھول کر بولا۔ صدیقہ بیگم نے اسے تیکھی نظروں سے گھورا۔

بیٹا تم آٹھ کیلو کا شرارا اور ہیوی میک اپ کے ساتھ جویلری پہن کر بیٹھے تھے؟ صدیقہ بیگم کے بے تکہ سوال پر راحیل حیرانی سے کھڑا ہو کر انہیں دیکھنے لگا۔

یہ کیسا سوال ہے ماما؟

www.novelsclubb.com

سوال کے بچے جو نازک جان اتنا سب کچھ پہن کا دو گھنٹے سے تمہارا انتظار کر رہی ہے اسکا تمہیں کچھ احساس ہے۔ لگے یہاں صاحب بہادر خواب خرگوش کے مزے لینے وہاں میری بچی کی بیٹھے بیٹھے کمر اکڑ گئی ہو گی۔ خبردار جواب کوئی

آواز نکالی فوراً کمرے میں جاؤ۔انہوں نے راحیل کو منہ کھولتا دیکھ کر پہلے ہی ٹوکا۔پھر اسے وہاں سے نکال کر ڈور اسکے آنکھوں کے سامنے لاک کیا پھر کسی تھانیدارنی کی طرح وہاں کھڑی ہو کر سیر ھیوں کی طرف اشارہ کیا۔

کہیں کر ہی نا لے آپ کی بچی انتظار۔راحیل نے بڑا سا منہ بنایا پھر انکے گھورنے پر خاموشی سے سیر ھیاں چڑھنے لگا۔

وہ جو سوچے بیٹھا تھا کی سب کے سونے کے بعد آرام سے سب کی نظر سے چھپ کر اپنے روم میں جائے گا۔یہاں تو سب الٹا ہو گیا اب بیچارہ سخت نگرانی میں جا رہا تھا۔

اللہ تمہارے جوڑے میں برکت دے۔صدیقہ بیگم دعا کرتی وہاں سے کچن کی طرف چلی گئی۔وہ جانتی تھیں کے راحیل اس رشتہ کو لیکر جھجھک محسوس کر رہا ہے۔اس لیئے انہوں نے اسے اپنی نظروں کے سامنے روانہ کیا۔کیونکہ انکا رشتہ ایک حقیقت تھا۔ایک خوبصورت حقیقت۔

راحیل بمشکل اپنی جمائیاں روکتا تھکے تھکے قدموں سے روم کے دروازے تک پہونچا۔ لیکن وہاں کا منظر دیکھ کر تو اسکی نیند بھک سے اڑ گئی۔ کیونکہ وہاں دو تین کزن کے ساتھ مہر سینے پر ہاتھ باندھے کھڑی تھی۔ اور ان لوگوں سے تھوڑے فاصلے پر احسن اور ماہیر کھڑے اسے بڑی کمینی سے مسکراہٹ لیئے دیکھ رہے تھے۔

آپ کو کیا لگا تھا بھائی آپ لیٹ آکر نیگ دینے سے بچ جائیں گے؟ ہاں؟ مہر نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا جو منہ کھولے انہیں یہاں پہریدار بنا دیکھ رہا تھا۔

کیسا نیگ اور تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟ وہ بھی رات کے ڈھائی بجے۔ راحیل نے ایک ہی گھور میں سب کا جائزہ لے ڈالا۔

آپ کے جیب میں رکھے والٹ اور بینک میں پڑے بیلینس کا بوجھ کچھ کم کرنے کی کوشش۔ ماہیر اطمینان سے بولا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟

مطلب اگر آپ کو کمرے میں جانا ہیں۔اور ہماری کیوٹ سے بھابھی کے دیدار حسن کرنا ہے تو آپ ہم سب کی مانگ پوری کریں۔احسن نے آسان لفظوں کا چناؤ کیا۔راحیل نے بنا بحث میں پڑے جیب سے پیسوں کی بنڈل نکال کر مہر کے ہاتھ پر رکھ دیا جو وہ پہلے ہی انہیں دینے کے لیئے رکھا تھا۔

تھنکیو بھائی۔تینوں لڑکیاں ایک زبان ہو کر وہاں چلی گئی۔راحیل اپنی جمائی روکتے ہوئے۔انہیں ایک سمائل پاس کی پھر دروازے کی طرف بڑھا لیکن اب دروازے کے بیچ و بیچ احسن اور ماہیر کو دیکھ کر راحیل کے ماتھے پر بل پڑے۔

اب تم لوگ یہاں کیا کر رہے ہو؟

www.novelsclubb.com

کرنا کیا ہے بھائی اب آپ کے پاس نیٹ کیش تو ہونگے نہیں تو ہم آپ کی محبت میں اے. ٹی. یم کریڈیٹ کارڈ وغیرہ سے کام چلا لینگے۔ماہیر معصومیت کے ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا۔

اور میں تم لوگوں کو محبت جتانے کا موقع کس خوشی میں دوں؟ راحیل دونوں پر ایک ایک نظر ڈالتے ہوئے بولا۔

خوشی! افففف بھائی کیا پوچھ لیا آپ نے اب کونسی کونسی خوشی کا بتاؤں میں آپ کو۔ ماہیر مکمل ڈرامائی انداز میں بول رہا تھا۔

چلیں بتا دیتا ہوں آپ کی شادی کی خوشی میں۔ پیاری بھابھی کی خوشی میں۔ آنے والے بھتیجے بھتیجیوں کی خوشی میں اور۔ اس سے پہلے کے ماہیر کی فراٹے بھرتی زبان کچھ اور گوہر افشانی کرتی راحیل نے اپنا ہاتھ جیب میں ڈالا۔

یہ پکڑو دونوں اور جتنی جلدی ہو اپنی شکل گم کرو۔ راحیل نے پورا والٹ ہی انکے ہاتھ پر پٹکنے کے انداز میں رکھا۔ دونوں ایک شرارتی مسکراہٹ اچھالتے وہاں سے چلے گئے۔

بھائی اجالا بھابھی کچی مٹی کی طرح ہیں۔ آپ اسے جو شکل دینا چاہیں آسانی سے دے سکتے ہیں بہت کم ایسے خوش نصیب ہوتے ہیں جن کی قسمت میں

اتنے خالص لوگ لکھے ہوتے ہیں جن کے دل آئینہ سے زیادہ شفاف ہوتا ہے۔راحیل نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کی عقب سے احسن کی آوازائی۔راحیل نے صرف سر ہلایا تھا۔

راحیل آہستہ سے دروازہ کھول کر کمرے میں داخل ہوا۔پھر بنا ادھر ادھر نظر ڈالے پلٹ کر دروازہ بند کیا۔دروازہ بند کر کے دھڑکتے دل کے ساتھ جیسے پلٹا جمائی لینے کے لی ئے کھولا گیا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

اس نے تو کمرے میں قدم رکھنے سے پہلے اجالا کے کمرے میں موجودگی کی دو صورتیں سوچی تھی پہلے پر تو وہ ہنڈیر ڈپر سنٹ شیور تھا کی اجالا گھوڑے گدھے بلکے پورا طبیلہ بیچ کر سو رہی ہو گی۔جبکہ دوسرے کی اسے پچاس فیصد امید تھی کے اسکی بہن اور کزن لوگوں نے اسے زبردستی روایتی دلہن کی طرح بیٹھایا ہو گا۔لیکن یہاں سامنے کا منظر تو نا قابل یقین تھا۔

www.novelsclubb.com

بیڈ پر اجالا کمر کے پیچھے دو تکیے لگائے بیڈ کراون سے ٹیک لگائے ریلیکس پوزیشن میں بیٹھی تھی۔ جبکہ گود میں ایک کشن لیا ہوا تھا جس پر پاپکرن کا ڈبہ رکھکر دائیں ہاتھ سے تھام رکھا تھا۔ جبکہ بایاں ہاتھ ایک تسلسل سے منہ اور ڈبہ کا سفر کر رہا تھا۔اور نظریں ٹی وی سکرین پر تھی۔ محویت کی انتہاء تو یہ تھی کے دروازے کے کھلنے اور بند ہونے کی آواز پر تک جسم میں کوئی جمبش نہیں ہوئی۔

راحیل اپنی حیرانی پر قابو پاتے ہوئے دھیرے دھیرے قدم اٹھاتا بیڈ تک پہونچا۔ایک نظر کمرے کی خوبصورت سجاوٹ اور خوابناک ماحول پر ڈالی پھر نظر گھما کر اس بے نیاز کو دیکھا جس کی نظریں ابھی بھی ٹی وی پر چل رہے کارٹون مووی پر تھی۔

www.novelsclubb.com

اجالا۔۔۔۔۔راحیل نے ہولے سے آواز لگائی۔ لیکن ادھر دھیان دینے والا کون تھا۔

اجالا۔اب کی بار راحیل نے آواز دینے کے ساتھ اسکا بازو بھی ہلایا تھا۔جس پر وہ ناصرف چیخ مار کر بیڈ پر کھڑی ہوئی ساتھ کمرے کی سجاوٹ میں پاپکرن کی سجاوٹ کا اضافہ کیا۔سارے پاپکرن بیڈ اور نیچے قالین پر بکھر کر موم بتی کی ہلکی پیلی روشنی میں گلاب کی پنکھڑیوں کے بیچ کمرے کی خوبصورتی میں چار چاند لگا گئی تھی۔

کیا کر رہے ہیں ڈرا دیا نا آپ نے مجھے۔اور میرے پاپکرن بھی گرا دیا۔اجالا بیڈ پر کھڑی منہ بسور کر افسوس سے بکھرے پاپکرن کو دیکھ کر بولی ساتھ راحیل کو بھی گھورا۔

وہ۔۔۔وہ تم سن نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔رہی تھی تو۔راحیل اسکی گھوری پر گڑبڑا کر بولا۔

www.novelsclubb.com

اوکے !اب مجھے نیچے اتاریں۔ایک تو اتنا اونچا بیڈ ہے آپکا دوسرا یہ سو کیلو کا شرارا مجھ سے تو چڑھا بھی نہیں جا رہا تھا وہ تو مہر آپی لوگوں نے مجھے اپر چڑھنے میں ہیلپ کی تھی۔اجالا بیڈ کر سائیڈ پر آ کر بولی۔اسکی فرمائش پر راحیل تو بھونچکا کے رہ

گیا۔راحیل نے بے یقینی سے اجالا کو دیکھا لیکن وہاں تو وہ دونوں ہاتھ ہوا میں پھیلائے اسکے اٹھانے کا انتظار کر رہی تھی۔

راحیل کچھ دیر اسی طرح اسے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے کھڑا دیکھتا رہا پھر آہستہ سے آگے ہو کر کچھ جھجھک کے ساتھ اپنا سیدھا ہاتھ اجالا کے کمر پر رکھ دیا اجالا بھی بنا دیر کئے اپنے ایک ہاتھ اسکے کاندھے پر رکھ کر بیلینس برقرار کیا۔راحیل نے اسے اچھے سے گود میں اٹھا کر نیچے اتارا پھر جلدی سے اپنے ہاتھ اسکے کمر سے ہٹا کر دور ہوا۔پھر وہی ہاتھ اپنے منہ پر پھیرنے لگا۔

ارے!اب کہاں جا رہی ہو؟راحیل اسے دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر فوراً اسکے آگے کھڑے ہوتا حیرانی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

مہر آپی کے پاس۔اجالا اسکے سائیڈ سے نکلتے ہوئے بول کر دروازے کے ہیڈل پر ہاتھ رکھا۔

واٹ!کیوں؟راحیل کو تو مانو چار سو چالیس وولٹ کا جھٹکا لگا۔

دوپٹہ کے پینس نکالنے ہیں نا اس لیئے۔اجالا دوپٹہ کی طرف اشارہ کرتی ہوئی بولی۔جو نجانے کتنے پینس کے ساتھ اسکی بوڈی سے بلکل چپکا دیا گیا تھا۔

افف ! اللہّ مجھے صبر دے۔راحیل اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے بڑبڑایا۔پھر اسکا ہینڈل پر رکھا ہاتھ پکڑ کر اسے لا کر ڈریسینگ ٹیبل کے آگے کھڑا کر دیا۔

میں۔

چپ ! ایک دم چپ۔پاگل لڑکی گھر مہمانوں سے بھرا ہے اور یہ رات کے تین بجے مہر آپی سے اپنے دوپٹہ کے پینس نکالنے جائیں گے۔راحیل اسکے کچھ بولنے سے پہلے ہی اسکی انگلی اٹھا کر اسکے منہ رکھا۔

لیکن میرے پینس کون نکالے گا؟اجالا اسکی بڑبڑاہٹ پر دھیان دیئے بغیر اپنی پریشانی بیان کی۔

میں نکالو نگا۔اب تم منہ پر انگلی رکھ کر بلکل خاموش رہو۔راحیل
نے بولنے کے ساتھ پہلے باہر نظر آرہے بڑے بڑے پینس نکالے
۔اسکے بعد جو چھوٹے پینس کا سلسلہ شروع ہوا تو پندرہ منٹ تک جاری رہا۔

آخری پن نکلتے ہی دوپٹہ کسی بے جان پتہ کی طرح لہرا کر راحیل
اور اجالا کے قدموں میں گرا۔راحیل نے اسے کچھ کہنے
کے لیئے سر اپر اٹھایا تھا۔لیکن اسکا نازک سراپا اس طرح عیاں دیکھ کر فوراً نظریں
زمین پر گرے دوپٹہ پر گاڑھ دی۔پھر جھک کر بھاری دوپٹہ اٹھاتا بیڈ کی طرف بڑھ
گیا۔

جبکہ اجالا میڈم وہیں ائینہ کے آگے کھڑی اب اپنا تفصیلی جائزہ لے رہی تھی۔کبھی
جھمکے کو اپنی نازک مومی انگلیوں سے چھیڑتی تو کبھی اپنے ہاتھوں کی چوریوں کو
چھیڑ کر کمرے کی ماحول میں جلترنگ پیدا کرتی۔راحیل جس کا دوپٹہ

www.novelsclubb.com

جمانے سے زیادہ دھیان اجالا کی طرف تھا۔اسکی ان حرکتوں سے مزید ڈسٹرب ہو رہا تھا۔

اب تم نے یہ سب اتارنا ہے یا آج آئینہ کے دیدار میں رات گزارنی ہے۔راحیل کے برداشت کے اپر ہوا تو تھورا جھلّا کر بولا۔

ہمممم! اتارنے تو ہیں لیکن میں کیسے اتاروں۔آپ اتار دیں۔اجالا لہنگے کو دونوں کونے سے پکر گول گھومتے ہوئے بولی۔راحیل کو وہ ایسے چھوٹے بچوں کی طرح حرکت کرتی اتنی پیاری لگ رہی تھی کے دل نے نجانے کیا کیا خواہش کی اس لمحے میں۔لیکن پھر وہی کی وہ ایک نا سمجھ بچی ہے۔

اس سے پہلے کی یہ خواب ناک ماحول اسے اپنی گرفت میں لیتا اس نے اجالا کو اپنی گرفت میں لیکر سنگار میز کے ٹیبل پر بیٹھیا پھر خود بنا اسکی طرف ایک نگاہ ڈالے اسکی جویلری اتارنے لگا۔جویلری کے آخری ہار اتارتے ہی راحیل کی نظر اسکی خالی شفاف چمکیلی گردن پر گئی جو ہائی جوڑا ہونے کی وجہ سے واضح نظر آرہا تھا۔

اچھا تم میرے آنے سے پہلے کیا کر رہی تھی؟اور یہ پاپکرن تمہارے پاس کہاں سے آئے؟راحیل نے اپنا دھیان ہٹانے کے لیئے اسکے جوڑے سے پن نکالتے ہوئے سوال کیا۔

میں۔۔۔میں تو علاءالدین دیکھ رہی تھی۔اور پاپکرن وہ تو میں گھر سے اپنے بیاگ میں لیکر آئی تھی۔ماپا نے لا کر دیا تھا کل ہم ساتھ میں فیری ٹوپیاء کی سٹوری دیکھ رہے تھے نا۔آپ کو پتا بہت مزے کی تھی میں نے اور ماپا نے بہت انجوئے کیا اور ماپا۔اجالا بولتے بولتے چپ ہوئی۔راحیل سمجھ گیا کی وہ علی کے نام پر افسردہ ہوئی ہے اس سے پہلے کی اسکے آنسوں باہر آتے راحیل نے بات کو دوسری طرف گھما دیا۔

www.novelsclubb.com

تم اب تک کیسے جاگ رہی ہو؟تمہیں نیند نہیں ائی؟میرا مطلب ہے تمہیں نیند آرہی تھی تو تم سو جاتی۔راحیل اسکے بالوں سے آخری پن نکال کر انہیں پشت پر بکھرتے ہوئے بولا۔

نہیں! نیند تو نہیں آرہی تھی۔ماپا نے مجھے دن میں ناشتہ کے بعد ہی سلادیا تھا۔پھر ماپا نے ہی تین بجے پارلر جانے سے پہلے لنچ کے لیئے جگایا تھا۔اور ویسے بھی مہر آپی نے کہا تھا کی میں نے آپکا ویٹ کرنا ہے۔اور آپ آکر مجھے گفٹ دینگے کہاں ہے میرا گفٹ؟اجالا کو یاد آتے ہی اس نے اپنی شفاف ہتھیلی راحیل کے آگے کی۔

گگ۔۔گفٹ۔۔۔۔۔۔۔میرا مطلب ہے گفٹ تو۔۔۔۔۔۔میں نہیں لایا مجھے لگا تم۔۔۔۔۔۔سو گئی ہو گی اس۔۔۔۔۔۔۔لیئے میں کوئی گفٹ نہیں لایا۔۔۔۔۔،۔بٹ کل میں تمہیں تمہاری۔۔۔۔۔۔پسند کا گفٹ لادونگا مم۔۔۔۔،۔۔۔میرا مطلب ہے تم۔۔۔۔۔۔۔جو چاہو گی وہ۔۔۔۔۔۔ دیلادونگا۔راحیل اسکی گلابی گلابی سی مہندی کے بیل بوٹوں سے سجی ہتھیلی سے نظریں چراتے ہوئے اٹک اٹک کر بولا۔وہ ان دنوں اتنا ڈسٹرب تھا کی کسی بات پر دھیان ہی نہیں گیا۔

www.novelsclubb.com

لیکن اب وہ خود پر جی جان سے لعنت بھیج رہا تھا۔شادی جیسے بھی ہوئی ہے۔لیکن ہوئی تو شادی ہی ہے اسکے کچھ تکازے ہیں جن سے وہ نظریں نہیں چرا سکتا۔اگر اجالا گفٹ (منہ دکھائی) نا بھی مانگتی لیکن کل تو سب سوال کرتے ہی نا۔

ڈونٹ وری!اسکی ضرورت نہیں ہے وہ تو مہر آپی لوگوں نے کہا تھا کی وہ صبح میرا گفٹ دیکھیں گے میں نے اس لئے پوچھ لیا۔ورنہ میں اپنے ماپا کے علاوہ کسی سے کچھ نہیں لیتی۔اور نا ہی انکے علاوہ میرے پاس کوئی ہے جو مجھے کچھ دے میرا ماپا ہی میرے سب کچھ ہیں۔اجالا معصومیت سے کہتی برش اٹھا کر اپنے بال برش کرنے لگی۔لیکن اسکے اس طرح سے کہنے پر راحیل کو ڈھیروں شرمندگی نے آن گھیرا تھا۔

www.novelsclubb.com

آئی یم سوری اجالا۔میں انشااللہ کل ہی تمہاری منہ دکھائی لے آونگا۔اور آئندہ ایسا کبھی مت کہنا کی تمہارے ماپا کے علاوہ تمہارے پاس اور کوئی نہیں

ہے۔ماما بابا ماہیر مہر میں مجھ سے جوڑا ہر رشتہ تمہارا ہے۔اب رات بہت ہو گئی ہے اس کبرڈ میں تمہارے کپڑے ہیں چینج کر کے آؤ اور جلدی سے سو جاؤ۔میں بھی چینج کر کے آتا ہوں۔راحیل اپنی بات کہتا اسے کچھ کہنے کا موقع دئے بغیر اپنے کپڑے لیکر واشروم میں چلا گیا۔

ارے تم ابھی تک بیٹھی ہو؟ چینج کیوں نہیں کیا؟ راحیل پندرہ منٹ بعد چینج کر کے باہر آیا تو اسے وہیں سٹول پر بیٹھا دیکھ حیرانی سے بولا۔

کبرڈ کا ڈور لاک ہے۔آپ کے پاس کیس ہیں تو کھول دیں۔

شٹ!!!!راحیل نے سر پر ہاتھ مارا۔

کیا ہوا؟

www.novelsclubb.com

ایکچولی کمرے کو رینیول کرایا ہے۔سو ساری چیزیں ہے چینج کی ہے اس لئے کبرڈ کیس بھی چینج ہوئی ہے۔اینڈ وہ میں ماما کے پاس سے لینا بھول

گیا۔اور تمہارے سارے کپڑے بھی اندر ہیں۔راحیل پریشانی سے بند ڈور دیکھ کر بولا۔

پھر میں کیا کرونگی میں ان کپڑوں میں نہیں سو سکتی۔ان کپڑوں بیٹھنے میں بھی میں اَن کمفرٹیبل فیل کر رہی ہوں۔اجالا روہناسی ہوئی۔

ڈونٹ وری! کپڑے تو میرے بھی سارے اندر ہی ہیں۔لیکن میں اپنی ٹی شرٹ تمہیں دے دیتا ہوں تم اس پر اپنے شرارے کا شلوار پہن کر سونے میں کچھ کمفرٹ فیل کرو گی۔اسکی روتی شکل دیکھ کر راحیل کو یہی حل نظر آیا تھا۔جس پر فوراً عمل کرتا اپنی ٹی شرٹ کھول کر اسکے طرف بڑھائی خود بنین اور ٹراوزر پر بیڈ کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

اجالا بھی بنا چوں چراں کئے ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گئی۔اس شرارے سے تو ٹیشرٹ لاکھ گنا بہتر تھی۔پھر راحیل کی ٹی شرٹ تھی بھی کافی بڑی کم از کم اجالا کے گھٹنوں تک تو آسانی سے آجاتی۔

اجالا کے جاتے ہی راحیل نے بیڈ اور نیچے سے پاپکرن اٹھا کر ڈسٹبن میں ڈالا پھر راستہ سے موم بتی ہٹا کر اجالا کے لیئے راستہ بنایا پھر آرام سے بیڈ کے دائیں جانب آکر بیٹھ گیا۔ابھی وہ اپنا تکیہ ٹھیک کر رہا تھا کی فون رینگ کرنے لگا۔ سکرین پر علی کالینگ دیکھ کر اسکے لبوں کو بے ساختہ ایک محفوظ کن مسکراہٹ نے چھوا۔

اسلام علیکم۔راحیل نے یس کا بٹن دباتے ہی کھنکتی ہوئی آواز میں سلامتی بھیجی۔

وعلیکم سلام۔لاڈو کیسی ہے ؟۔وہ رو تو نہیں رہی ہے نا؟میرا مطلب وہ آسانی سے سو تو گئی۔راحی تو کچھ بول کیوں نہیں رہا ہے ؟ علی اپنے مسلسل سوالوں کے درمیان اسے خاموش دیکھ کر کچھ اور پریشان ہوا۔

تو بولنے کا موقع دیگا تب کچھ بولونگا نا۔اور آگر زمداری دی ہے تو اعتبار بھی کر یار۔ تیرا راحی تیرے اعتبار کو ٹوٹنے نہیں دیگا۔راحیل پر عزم ہوا۔

نہیں ایسی بات نہیں ہے یار بس لاڈو بہت رو رہی تھی۔۔۔۔۔۔تو میں۔ علی اپنی جلد بازی پر شرمندہ ہوا۔

علی! ریلیکس تمہاری لاڈو بلکل ٹھیک ہے۔اور گھوڑے گدھے بلکہ پورا طبیلہ بیچ کر سو رہی ہے۔اور رہی بات رونے کی تو ماما اور مہر نے اسے راستہ میں ہی سمبھال لیا تھا۔تو ٹینشن نا لے اور سر درد کی ٹیبلیٹ لیکر سو جا مجھے پتا ہے ٹینشن میں تیرے سر میں درد ہونے لگتا ہے۔راحیل نے جان کا مصلتا چھوٹ کا سہارا لیا۔ورنہ آگر دونوں کی بات کرا دیتا تو نا یہاں اجالا نے چپ ہونا تھا نا وہاں علی نے چین لینا تھا۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ تھنکس یار۔

شکریہ ادا کر کے پرایا تو نا کر یار اب وہ میری بھی زمداری ہے۔اب میں نے جیسا کہا ہے ویسا کر اور سکون سے سو جا۔ تیری لاڈو بلکل ٹھیک ہے۔

www.novelsclubb.com

ہمم! ایک اور بات۔وہ ماما کے انتقال کے بعد سے لاڈو کو رات میں اکیلے سونے میں ڈر لگتا تھا اس لیئے بی اماں لاڈو کے ساتھ سوتی تھی۔ پلززز رات میں اسکا خیال

رکھنا کہیں ڈرنا جائے۔ایکچولی یہاں بھی ڈر جاتی تھی اس لیئے میں رات میں دو تین بار اسے چیک کر لیا کرتا تھا۔ علی کا انداز صاف آجزی کرنے والا تھا۔

ڈونٹ وری گڈ نائٹ۔ علی نے بھی علودائی کلمات ادا کرتے ہوئے فون رکھ دیا تھا۔

تبھی اجالا راحیل کی گھٹنوں تک آتی ڈھیلی وائٹ ٹی شرٹ پر مہرون لگین پہن کر باہر آئی۔آستین ہاف ہونے کے باوجود اسے کہنیوں سے نیچے تک آرہے تھے۔وہ اس ہولئے میں بلکل کارٹون لگ رہی تھی کھلے بال ڈھیلی ٹی شرٹ چھوٹا سا معصوم چہرہ۔راحیل کا من کیا زور سے قہقہ لگائے لیکن زبردستی خود پر سنجیدگی کا چولا اوڑھے اسے مخاطب کیا۔

تم بیڈ پر اس سائیڈ پر سو جاؤ۔راحیل نے بائیں جانب تکیہ اچھے سے رکھتے ہوئے کہا۔اجالا خاموشی سے چلتی ہوئی اس طرف آگئی۔

اب خود بیڈ پر چڑھ لو گی یا میں۔

نہیں! جب تو کپڑوں کی وجہ سے ایسا ہوا تھا اب میں چڑھ سکتی ہوں۔اجالا بولتے ساتھ چڑھ بھی گئی تھی۔راحیل بھی اسے لیٹتا دیکھ کر دوسری طرف کروٹ لیکر سونے کی کوشش کرنے لگا۔جب پانچ سے سات منٹ بعد عقب سے آواز آئی۔

سنیں!

ہمممم! راحیل نے صرف سر اسکی طرف کرتے ہوئے آنکھوں کے اشارے سے پوچھا کیا ہوا۔

وہ۔۔ماپا جب پریشان ہوتے ہیں نا انکے سر میں درد ہوتا ہے۔اور انہیں نیند بھی نہیں آتی آنکھیں بھی لال ہو جاتی ہے۔تب میں ناتیل اور بام سے ماپا کے سر کی مالش کرتی تھی۔اجالا کافی آہستہ سے اپنے مدعا کی طرف آرہی تھی۔

تو؟ راحیل نے ابرو اٹھائے۔

وہ ماپا دو تین دن سے بہت ٹینس تھے۔ سوئے بھی نہیں تھے۔اور آج بہت روئے بھی ہیں۔ تو انکے سر میں درد ہو رہا ہو گا۔ کیا آپ ماپا کو فون کر کے کہہ دینگے کی انکی لاڈو بلکل ٹھیک ہے۔اس نے آپ کی ساری باتیں بھی مانی ہے۔ کوئی ضد بھی نہیں کی اب وہ بھی لاڈو کی بات مان کر میڈیسن کے ساتھ دودھ پی کر سو جائیں۔اجالا کی ساری تقریر پر راحیل نے صرف سر ہلایا۔ کیونکہ اسے تب سے اجالا کی فرمابرداری کی وجہ سمجھ آگئی تھی۔

پھر فون اٹھا کر یوں ہی دو منٹ یوز کر کے اجالا کی تصلی کے لیئے رکھ دیا۔ابھی مشکل سے دو منٹ گزرے تھے کی سنیں کی صدا ایک بار پھر بلند ہوئی۔ راحیل نے سر اسکی طرف موڑ کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

وہ۔۔۔وہ۔۔گھر میں نا میں بی اماں کو ہگ کر کے سوتی تھی۔ ورنہ مجھے ڈر لگتا تھا۔اجالا منمنائی۔

تو اب آپ مجھے ہگ کر کے سونا چاہتی ہیں؟ راحیل کے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔

ننن۔۔۔۔ نہیں۔آپ اتنے موٹے ہیں میرے ہاتھوں میں کہاں آئینگے۔

اجالا نے راحیل کے کسرتی جسم کو موٹاپے سے تشبیہ دیا۔جس پر راحیل نے منہ کھول کر اپنا جائزہ لیا بنین میں ہونے کی وجہ سے اسکے سیکس پیکس اور ایپس کی بہت اچھے سے نمائیش ہو رہی تھی۔لیکن اسکی معصوم بیوی۔افففف۔

آپ بس اپنا ایک ہاتھ مجھے پکڑنے کر لی ئے دے دیں بس میری نیند آنے تک۔اجالا نے اپنا مدع بیان کیا۔اپنے روزانہ کے تین گھنٹے کی محنت سے بنائے گئے پرفیکٹ بوڈی کو موٹا کہا جانے کا صدمہ تو خیر ناقابل برداشت تھا۔

لیکن یہ وہ اسے ابھی سمجھانے کے موڈ میں نہیں تھا پہلے ہی نیند سے برا حال تھا۔اس لی ئے خاموشی سے اجالا کی جانب کروٹ لیکر اپنا ایک ہاتھ اجالا کے تکیہ پر رکھ دیا۔جسے وہ بنا ایک پل کی دیر کئے اپنے دونوں ہاتھ سے دبوچ کر اپنے سر کے نیچے رکھ کر آنکھیں بند کر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری جانب راحیل اپنے ہاتھ پر اسکی نرم ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے عجیب محسوسات سے دوچار ہو رہا تھا۔اُپر سے ہاتھ دینے کی وجہ سے وہ اجالا کے چہرے کے بلکل قریب ہو گیا تھا۔اتنا قریب کے اسکے بدن سے اٹھنے والی مسحور کن خوشبوں کو آسانی سے اپنے سانسوں میں اترتا محسوس کر رہا تھا۔ تین دن کے بعد آج جو اسے نیند کے جھوکے آرہے تھے اور وہ ساری ڈسٹربنس کو سائیڈ پر رکھ کر پر سکون نیند لینے والا تھا۔وہ بھی اجالا بی نے اپنی قربت سے چھین لی تھی۔اور اب راحیل ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

کافی دیر تک وہ جاگتا رہا لیکن کہتے ہیں نا نیند سولی پر آجاتی ہے۔سو اسے بھی آہی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

صبح راحیل کی آنکھ ہاتھ میں شدید درد کی وجہ سے کھلی تھی۔اسکی معصوم بیوی جو نیند آنے تک کے لیئے ہاتھ لیکر سوئی تھی۔وہ ابھی تک اسکا ہاتھ دبوچے اسی

پوزیشن میں سو رہی تھی۔اور ہاتھ ایک ہی پوزیشن میں رہنے کی وجہ سے بلکل آکڑ گیا تھا۔راحیل نے اسکی طرف دیکھے بغیر آہستہ سے اپنا ہاتھ نکالا نیند میں ہونے کی وجہ سے گرفت بھی کمزور تھی۔اس لیئے آسانی سے نکل گیا تھا۔

وہ ہاتھ کو آہستہ آہستہ جھٹکا دیتا ہوا بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا تھا۔سائیڈ سے فون اٹھا کے دیکھا تو ساڑھے دس ہو رہے تھے۔اسے حیرانی ہوئی کی وہ کبھی بھی اتنی لیٹ تک سوتا نہیں رہا تھا۔وہ ہڑبڑا کر بیڈ سے اٹھا لیکن پھر اسے خیال آیا کی صرف اسے ہی نہیں بلکے پہلو میں لیٹی نازک جان کو بھی لیٹ ہو چکی ہے اور باہر نجانے لوگ انکے لیٹ ہونے کو کس نظریہ سے دیکھیں۔

راحیل نے پلٹ کر اسے جگانا چاہا لیکن پلٹتے ہی صبح کا خوبصورت منظر اسکا منتظر تھا۔اجالا کے آدھے سیاہ خوبصورت بال اسکے حسین چہرے کو چھپائے ہوئے تھا۔اس منظر کو دیکھتے ہی راحیل کے ذہن میں کچھ لائین آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

بلا کا حسن غضب کا شباب نیند میں ہے

وہ جیسے گل وہ گلستان گلاب نیند میں ہے۔

اسے زرا سا بھی پڑھ لو شاعری بن جائے

ابھی غزل کی مکمل کتاب نیند میں ہے۔

افف کیا فضول سوچ رہا ہوں میں۔راحیل نے خود کو سرزنش کیا۔پھر اجالا کو آواز لگائی لیکن بے سدھ۔کچھ جھنجھلاہٹ کے ساتھ اگے ہو کر اسے جھنجھوڑنے نے کے لیئے ہاتھ بڑھایا لیکن اسکی معصوم چہرے کو دیکھ کر سر جھٹکتا واشروم کی طرف بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

ابھی کھوئے ہوئے ہیں جناب خوابوں کی دنیاں میں

اٹھتے ہی کہیں گے سین آپ نے جگایا کیوں نہیں۔

کچھ دیر بعد محترمہ کا یہی اسٹیٹمنٹ ہونے والی ہے۔

راحیل آدھے گھنٹے بعد جب واشروم سے باہر آیا تو دروازے پر مسلسل دستک ہو رہی تھی۔اور بیڈ پر بیٹھا وجود ایسے اپنے آپ میں الجھا بال سلجھانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا جیسے دستک پڑوسی کے گھر میں ہو رہی ہو۔

اجالا جلدی سے واشروم میں جاؤ میں ڈور کھولنے لگا ہوں۔پہلے ہی ہم بہت لیٹ ہیں دیکھو گیارہ بج رہے ہیں۔پتا نہیں باہر سب کیا کیا سوچیں بیٹھے ہونگے۔آخری باتیں وہ صرف سوچ سکا تھا۔بولتا بھی تو کونسا اس نے سمجھ جانا تھا۔

جاؤ جلدی۔راحیل نے خود آگے بڑھ کر اسے بیڈ سے اتارا۔وہ نہیں چاہتا تھا کی کوئی اجالا کو اسکے ٹی شرٹ میں دیکھے اپر سے دستک بھی مستقل مزاجی سے ہو رہی تھی۔اب تو آواز بھی لگائی جانے لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

اتنی جلدی تھی تو آپ نے مجھے جگایا کیوں نہیں۔آپ جانتے ہیں میرے ماپا بھی انے والے ہیں آپ کی وجہ سے میں لیٹ ہو گئی۔اجالا سارا ملبہ راحیل پر ڈالتی

خود دھپ دھپ کرتی واشروم میں بند ہوئی۔راحیل کچھ دیر تک وہیں کھڑا اس سب میں اپنی غلطی تلاش کرتا رہا۔پھر سر جھٹکتا ڈور کی طرف بڑھا۔

ڈور کھولتے ہی مہر اور اسکی کزن اسے سائیڈ پر کرتے اندر داخل ہوئے۔

بھائی بھابھی کہاں ہے؟مہر نے پوچھا۔اس سے پہلے کی راحیل جواب دیتا اجالا بھابھی خود سامنے آگئی۔

میں یہاں ہوں آپی۔اؤ سوری اسلام علیکم۔اجالا جلدی سے مہر گلے لگ کر اسکے گالوں پر پیار کرتے ہوئے بولی۔

وعلیکم سلام۔لیکن یہ آپ نے کیا پہنا ہے؟اور بھائی نے باتھ روب۔مہر نے پلٹ کر ایک نظر راحیل کو بھی دیکھا جو باتھ روب میں گیلے بال پیشانی پر بکھرے کچھ کنفیوز سا کھڑا تھا۔

یہ۔۔یہ تو انکی ٹی شرٹ ہے۔کتنی بڑی ہے نا۔اجالا نے راحیل کی طرف اشارہ کیا۔پھر سب نے جس طرح راحیل کو پلٹ کر دیکھا تھا راحیل کا شدت سے دل کیا کی اس چھوٹا پٹاکا بڑا دھماکا کو لیکر غائب ہو جائے۔

وہ۔۔۔وہ تم لوگوں نے پہلے کبرڈس چیک کیوں۔۔۔۔۔،نہیں کیا چابی نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ تھی۔ہمارے کپڑے بھی باہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ نہیں تھے۔وہ میرے پاس۔۔۔۔۔۔جو تھا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔نے دے دیا۔اب لاؤ چابی دو۔راحیل اٹک اٹک کے بولا۔اسکی سمجھ نہیں آرہا تھا کی اس نے صفائی پیش کی ہے یا غصہ کیا ہے۔پھر مہر کے ہاتھ میں چابی دیکھ کر وہ فوراً اپنے کپڑے نکال کر ڈریسنگ روم میں بند ہوا۔

www.novelsclubb.com

ماپا آئے ہیں؟راحیل جب باہر نکلا تو اجالا خوشی سے پوچھ رہی تھی۔وہ بنا اس پر دھیان دئے برش اٹھا کر اپنے بال بنانے لگا پہلے ہی اسکی معصومیت نے اسے بنا بات کے ہی بہت شرمندہ کیا تھا۔

آپی میں ان سے مل کر آؤں۔ میں نے ماپا کو بہت مس کیا۔اسکے حسرت بڑھے انداز پر راحیل نے مرر سے اسے دیکھا۔

بھابھی! آپ ایسے کیسے جائیں گی۔ایسا کریں آپ یہ کپڑے لیکر جائیں اور جلدی سے فریش ہو کر آجائیں۔ پھر میں آپ کو اچھے سے تیار کرونگی پھر ہم نیچے چلیں گے۔اوکے۔ مہرا سے بنا بولنے کا موقع دئے واشروم میں بند کیا۔اتنی دیر میں وہ اتنا تو جان گئی تھی کے اسکی بھابھی بہت باتونی ہے۔اور بات بھی اتنے پیارے کرتی ہیں کی بندہ اپنا آنے کا مقصد ہی بھول جائے۔

راحیل جب نیچے آیا تو علی اور بی اماں صدیقہ بیگم تائی جان اور بابا کے ساتھ بیٹھے تھے۔دوسری طرف احسن اور ماہیر بیٹھے نجانے کس بات پر بحث کر رہے تھے۔وہ سب کو مشترکہ سلام کرتا علی کے پاس بیٹھ گیا تھا۔اور وہ بیٹھتے ہی محسوس کر چکا تھی کی علی کی نظریں ابھی تک دروازے پر ہی ہے۔

اسے مہر تیار کر رہی ہے ابھی اجائے گی۔راحیل آہستہ سے بولا۔علی بھی ہلکے مسکراتا سب کے ساتھ ادھر ادھر کے باتوں میں لگ گیا تھا۔لیکن اسکے دھیان کے سارے دھاگے ڈور پر ہی الجھے ہوئے تھے۔

آجائے گی بیٹا لڑکیوں کو تیار ہونے میں وقت لگتا ہے۔اور آپ نے کونسا آنو کھا اپنی بہن کو رخصت کیا ہے۔تائی جان ہمیشہ کی طرح اپنی کڑوی اور میٹھی زبان میں بولی۔جس پر کمرے میں اچانک ہی خاموشی پھیل گئی۔علی بھی کھسیا کر مسکرا دیا۔

ایسی بات نہیں ہے آنٹی وہ بس کبھی لاڈو کو دیکھے بغیر اتنی دیر رہا نہیں ہوں اس لیئے۔لیکن دھیرے دھیرے عادت ہو جائے گی۔علی کا اچانک ہی دل بھر آیا تھا۔یہ بیٹیاں ایک پل میں کتنی پرائی ہو جاتی ہیں کی ہمیں دوسرے ہی پل لوگوں کو اسکے مطالق صفائیاں پیش کرنی پڑتی ہے۔

بہن! بچپن سے علی نے اجالا کو ماں بن کر پالا ہے۔اس سے بہت مانوس ہے۔رات کے چار بجے میں نے اسے زبردستی سلایا تھا اور پھر فجر کے نماز کے ساتھ ہی کچن

میں گھس گیا پکوان کرنے۔اور نجانے کیا کیا بناڈالا مجھے تو اس سب کے نام تک نہیں یاد۔میرے منع کرنے پر کہتا ہے کی لاڈو کو یہ پسند ہے۔یہ وہ شوق سے کھاتی ہے وغیرہ وغیرہ۔بی اماں ہنس کر بولی۔

ماپا!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!!۔۔اجالا کی آواز پر سب نے بیک وقت پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا جہاں اجالا سی گرین کلر کے ڈریس میں سر پر اچھے سے دوپٹہ جمائے کانوں میں نازک جھمکے ڈالے ہلکے سے میک اپ میں اپنے ماپا کو دیکھ کر جو خوشی گال لال ہوئے تھے بلش کا بہت اچھے سے کام کر رہے تھے۔

لاڈو!! علی اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر ابھی خوشی میں لڑکھڑاتے ہوئے دو قدم ہی بڑھایا تھا کی اجالا دور کر اسکے گلے لگی۔علی نے بھی اسے کسی قیمتی متاع کی طرح اپنے اندر سمیٹا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماپا لاڈو نے آپ کو بہت مس کیا۔بہت سے بھی زیادہ۔اجالا اسکے گلے لگے ہی بولی۔

ماپا نے بھی اپنے لاڈو بیٹا کو بہت مس کیا۔بہت سے بھی زیادہ علی بھی اسی کے انداز میں بولا۔پھر سب کا خیال کرتے ہوئے اسے خود سے الگ کر کے ایک ہاتھ سے اپنے حصار میں لیا۔

ماپا بتائیں میں کیسی لگ رہی ہوں؟آپ کو پتا ہے یہ ڈریس بہت وزن ہے۔میں نے تو مہر آپی کو کہا تھا کی میں ایسے کپڑے نہیں پہنتی لیکن انہوں نے مجھے پھر بھی پہنا دیا۔آپ کو پتا ہے یہ دوپٹہ کتنا بھاری اور بڑا ہے مجھ سے تو سمبھل ہی نہیں رہا تھا وہ تو آپی نے نجانے کیسے پن کر دیا۔اجالا بس شروع ہو چکی تھی۔اسکی معصوم باتوں پر سب مسکرائے جا رہے تھے۔

ماپا کا لاڈو بیٹا کچھ بھی پہن لے بیسٹ ہی لگتا ہے۔علی شفقت سے اسکی پیشانی چوم کر بولا۔

www.novelsclubb.com

اجالا تمہارے ماپا کے ساتھ میں بھی ہوں مجھ سے نہیں ملو گی۔بی آماں کی آواز پر وہ علی سے الگ ہوتی انکے گلے لگی تھی۔پھر انکے کہنے پر سب کو سلام کرتی سب کے آگے جھک دعائیں بھی لی۔

پھر تنویر صاھب کے کہنے پر سب ناشتے کے لی ئے ٹیبل پر پہونچ گئے تھے۔جہاں پورا ٹیبل علی کے لائے طرح طرح کے لذیز ڈیشس سے سجا ہوا تھا۔اپنے پسندیدہ کھانا دیکھ کر ہی اجالا کی بھوک چمک اٹھی تھی۔وہ علی کے چیر کھینچتے ہی اس پر بیٹھ گی تھی۔

اجالا کے ایک جانب راحیل تھا دوسری جانب علی لیکن وہ میڈم پوری طرح علی کی طرف گھوم کر بیٹھی تھی۔علی پیار سے اسے ایک ایک ڈیش نکال کر دے رہا تھا۔اور وہ سب کو بھلائے علی سے باتوں میں لگی کھائے جا رہی تھی۔ساتھ تعریف بھی چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

بھائی !اپ جیلس نہیں فیل کر رہے۔مطلب بھابھی کا سارا دھیان تو اپنے ماپاپر ہیں۔اور آپ ہیں کی شادی کے بعد بھی بیچلر بریکفاسٹ کر رہے ہیں۔ویسے آج میری سمجھ آگئی کے لوگ سالوں سے اتنے نالاں کیوں رہتے ہیں۔سالے کہتے ہی اس مخلوق کو ہیں جو آپ کی بیوی پر آپ سے زیادہ حق جتاتے ہیں۔اور آپ کو جلاتے ہیں۔ماہیر کسی فلسفر کی طرح راحیل کے کان میں گھس کر اپنا فسلسفہ سنا رہا تھا۔

اس مسئلہ سے تمہیں دوچار نہیں ہونا پڑے گا۔ہم تمہاری شادی ہی نہیں کریں گے خوش۔راحیل اسے گھور کر بولا۔جس پر ماہیر نے فوراً استغفار کی مکمل تسبیح پڑھ کر اپنے پلیٹ پر جھک گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحیل تم نے دولہن کو کیا تحفہ دیا؟تائی جان نے پانی کا گلاس اٹھاتے ہوئے سوال کیا۔جس پر راحیل کا نوالہ اسکے گلے میں ہی اٹک گیا تھا۔مجبوراً تائی جان کو وہ گلاس راحیل کو دینا پڑا تھا۔

آنٹی انہوں نے مجھے بڑا سا ٹیڈی دیا ہے اور کہا ہے کی وہ میرے لیئے ماپا کی طرف اور بھی گفٹس لائیں گے۔راحیل کے سچ بولنے سے پہلے اجالا نے صفائی سے جھوٹ بولا۔جس راحیل نے منہ کھول کر حیرانی سے اسے دیکھا۔

ہین ! منہ دکھائی میں کوئی بھالو دیتا ہے بھلا۔تائی جان ناگواری سے بولی۔

ماما ! انسان تحفہ سامنے والے کی پسند کے حساب سے دیتا ہے۔یہ خیال رکھتے ہوئے کی کونسی چیز انکے دل کے زیادہ قریب ہے۔اب بھابھی کو بھالو پسند تھا تو بھائی نے وہ دے دیا یہ تو اچھی بات ہے نا کی بھائی نے بھابھی کی پسند کا خیال کیا۔احسن نے رسان سے سمجھایا۔

ہاں ! لیکن کوئی زیور وغیرہ دیتے تاکے وہ اسے نشانی کے طور پر ہر وقت پہن کر رہتی۔اب ہر وقت وہ بھالو کو تو گود میں لے کر گھومنے سے رہی۔تائی جان کچھ نرم ہوئی۔

جی! میں ابھی باہر جا کر لا دونگا۔راحیل ایک سرد سانس فضاء کے سپرد کرتے ہوئے بولا۔پھر علی کا دھیان بابا کی طرف دیکھ کر اجالا کی جانب جھکا۔

تم نے جھوٹ کیوں بولا؟

ماپا کہتے ہیں کسی کے بھلائی کے لیئے بولا گیا جھوٹ جھوٹ نہیں کہلاتا۔اور آگر میں جھوٹ نہیں بولتی تو آپ سب کے سامنے امبیرس ہو جاتے۔اور آپ کی تائی آپ کو ڈانٹ بھی دیتی۔اجالا معصومیت سے بولی۔

اور آپ کو گفٹ کے لیئے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے ماپا میرے لیئے چین لیکر آئے ہیں۔میں وہ سب کو دکھادونگی۔اجالا اپنے گلے میں پڑی چین دکھاتی ہوئی بولی۔جو ابھی علی نے ڈرائینگ سے نکلتے وقت اسے دیا تھا۔اسکی معصوم سمجھداری پر راحیل صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

ولیمہ کی تقریب پورے عروج پر تھی۔ایک طرف اجالا ڈارک گرین فش کٹ پہنے ہیوی میک اپ اور جویلری میں محفل کی جان بنی ہوئی تھی۔تو دوسری طرف راحیل بلیو تھری پیس میں اسکے پہلو میں بیٹھا اسکی شان میں چار چاند لگا رہا تھا۔

بے شک اس جوڑی پر محفل میں آئے ہر انسان کی نظر ٹکی تھی۔لیکن ضروری تو نہیں کی ہر نظر رشک اور تعریف کی ہی ہو۔کچھ حسد اور جلن بھری نگاہیں بھی ہوتی ہیں۔

راحیل نے اپنے آفس کے تمام اسٹاف کو فیملی کے ساتھ مدعو کیا تھا کیونکہ اسکے لیئے اسکے اسٹاف اپنی فیملی سے کم نہیں تھے۔ابھی راحیل نے اجالا کو ان سب سے تعارف کرا کر بیٹھایا تھا۔پھر خود بیٹھنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

جب آگے ایک خوبصورت مگر کسی قدر بے باک لباس میں کوئی آکر کھڑا ہوا۔راحیل بنا دیکھ بھی سمجھ گیا تھا کی سامنے سمائیرہ کھڑی ہے کیونکہ اسکی

پرفیوم کی خوشبو تھی ہی اتنی تیز کی بندے کو شک گزرے پرفیوم کو بوڈی میں لگایا ہے یا بوڈی کو پرفیوم میں۔ بیٹھنے کے بجائے وہ کھڑا ہو گیا۔

وعظ تو کرتے ہیں لیکن ہم عمل کرتے نہیں۔آج مجھے بڑے بزرگوں کے کہے اس جملے کا مطلب سمجھ آگیا وہ بھی صرف اور صرف آپ کی وجہ سے

مسٹر راحیل۔ سمائیرہ نے ہلکے تالی مار کر اپنے ساڑھی کے پلو کو جھٹکا دیا۔

آپ وہی راحیل ہے نا جس نے میرے پرپوزل کو یہ کہکر ٹھکرا دیا تھا کی میں اس سے پانچ سال چھوٹی ہوں۔ سمائیرہ تھورا قریب ہو کر رازداری سے بولی۔

نہیں آپ تو وہ راحیل ہیں یونی کے بیسٹ ڈیبیٹ چیم جس نے بچپن کی شادی پر اتنا گیان بانٹا تھا کی لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو گئے تھے۔ جس کا کہنا تھا کی بچپن کی شادی ملک اور سماج کی بربادی میں تو آتنگ وادیوں سے بھی زیادہ زمدار ہوتا ہے۔ سمائیرہ کی بات پر راحیل کے ماتھے پر بے شمار بل پڑے۔ پھر اس نے نے پلٹ کر اجالا کو دیکھا جو مہر کے سہلیوں سے بات کر رہی تھی۔

بچپن کی شادی میں شادی کے نام پر چھوٹی چھوٹی بچیوں کے ساتھ زیادتی کی جاتا ہے۔انہیں ایک ایسے رشتے میں باندھ دیا جاتا ہے جس کا وہ مطلب تک نہیں سمجھتی۔اسکے کھیلنے کودنے پڑھنے اور خواب دیکھنے کی عمر میں اس پر زمداری ڈال دی جاتی ہے۔جس کی وجہ سے ہمارے سماج میں جہالت جرم بڑھتے جارہے ہیں۔یہی سب تھا نا آج سے سات سال پہلے یونی میں کئے گئے آپ کے عظیم تقریر میں۔

پتا ہے ابھی نیچے اجالا کے کوئی پروفیسر بات کررہے تھے علی سے وہ بتارہے تھی کی اجالا کافی زہین سٹوڈنٹ ہے۔اور ملک کے ٹوپ ٹین میڈیکل یونیورسٹیس میں سے ایک میں تو اسکی سیٹ ہنڈریڈ پرسینٹ یقینی ہے۔لیکن اب یہ انہیں کون بتائے کی اجالا تو اگلے سال اپنا بچہ سمبھالے گی پھر میڈیکل میں سیٹ لانے کا کیا فائدہ۔سمائیرہ نے کاندھے چڑھائے

www.novelsclubb.com

سمائیرہ!!!!!اپنی بکواس بند کرو۔راحیل دھیمی آواز میں غرّایا۔جس پر وہ ایک ادا سے ہنسی۔

ارے! خفا کیوں ہو رہے ہیں مسٹر راحیل میں کون سی نازیبا یا ناممکن بات کر دی ہے۔ایک تو اتنی خوبصورت اس پر معصومیت اپر سے تضاد جوانی کی سرحدوں کو چھوتی کم عمری کمسنی افففف۔یہ تو کسی کا بھی ایمان خراب کر دے۔پھر یہاں تو معملا ہی شرعی جائز بیوی کا ہے۔اپر سے غضب خدا کا دو بولوں کی طاقت۔اب کون کافر ہے جو انکار کر دے میری بات سے۔سمائیرہ نے بے باکی کی حد ہی کر دی تھی۔راحیل کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا تھا۔ضبط سے مٹھیاں بھینچے اسکا بس نہیں چل رہا تھا کو وہ سمائیرہ کو اسٹیج سے اٹھا کر پھیک دے۔

خیر میں بھی کن باتوں میں پر رہی ہوں۔میں تو یہاں یہ جاننے آئی تھی کے مسٹر راحیل کی سویٹ ڈیرو ائفی نکاح کا مطلب نہیں سہی کم از کم یہ تو جانتی ہو گی نا کی آپ اسے رشتہ میں کیا لگتے ہیں۔سمائیرہ راحیل کا سرخ چہرہ دیکھتے ہوئے کمینگی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

ویل میں اپنا ڈاوٹ کلیر کرنے کے لئے پوچھ ہی لیتی ہوں۔پریٹی گرل بات سننا۔سمائیرہ نے اپنے لہجے میں شہد گھول کر اجالا کو ہاتھ کے اشارے سے اپنے قریب آنے کا کہا۔اجالا ان لڑکیوں سے معذرت کرتی راحیل کے قریب کھڑی ہو گئی۔

جی! اجالا سمائیرہ کا اپر سے نیچے تک جائزہ لیتی ہوئے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔جو بلیک سلیو لیس بلوز پر ریڈ نیٹ کی ساڑھی پہنے کہیں سے بھی ولیمہ کے فنکشن میں ائی نہیں لگ رہی تھی۔لگ تو ایسا رہا تھا جیسے کٹی پارٹی میں اپنے ٹھاٹ باٹ کی نمائش کرنے ائی ہے

نہیں! میں راحی کو بتا رہی تھی بہت پیاری لگ رہی ہو۔سمائیرہ بول کر ہولے سے اجالا کا گال چھونا چاہا تھا۔لیکن راحیل نے فوراً اجالا کا ہاتھ پکر کے اسے اپنے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

واؤ! بھئی کافی پوزیسو ہو۔ ویسے اجالا تم جانتی راحیل تمہیں رشتہ میں کیا لگتے ہیں۔ آئی مین کیا کہ کر بلاتی ہو تم راحیل کو۔ سمائیرہ کے سوال پر اجالا سوچ میں پر گئی۔ کیونکہ ابھی تک تو اس نے راحیل کو صرف سنیں ہی کہ کر آواز لگائی تھی۔

ارے! بتاؤ بھئی کہاں کھو گئی۔ سمائیرہ کی آواز پر راحیل نے سنجیدگی سے اجالا کی طرف دیکھا اور اجالا نے راحیل پر ایک نظر ڈال کر سمائیرہ سے مخاطب ہوئی۔

آپ کا کوئی بے بی ہے؟ اجالا نے سوال کیا۔

ہاں! ہے نا دو بے بیز ہیں میرے۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہی ہو؟ سمائیرہ اجالا کے اس غیر متوقع سوال پر حیران ہوئی۔ کچھ ایسا ہی حال راحیل کا تھا۔

انکے ڈیڈی سے آپکا کیا رشتہ ہے؟ میرا مطلب ہے انکے ڈیڈی کو آپ کیا کہکر مخاطب کرتی ہیں؟ اجالا کے اس گہرے سوال پر سمائیرہ تو سمائرہ راحیل تک بھونچکا کے رہ گیا تھا۔

وہ۔۔۔۔۔۔وہ میں ابھی ائی۔سمائیرہ گڑ بڑا کر اپنا فون دیکھاتی اسٹیج سے اترنے لگی تھی جب راحیل جلدی سے اسکے آگے جا کھڑا ہوا۔

ارے! مسز سمائیرہ جاتے جاتے یہ تو جانتی جائیں کی میں نے آپ کے پرپوزل کو ریجیکٹ کیوں کیا تھا۔وہ کیا ہے نا شرم اور حیاء مرد عورت دونوں کے لیۓ ضروری ہوتی ہے۔لیکن حیاء مرد میں نا ہو تو وہ صرف بے حیاء کہلاتا ہے۔لیکن یہی حیاء اگر عورت میں نا ہو تو میرے خیال میں وہ عورت کہلانے کا حق کھو دیتی ہے۔

میری بیوی جتنی بھی بچی جتنی بھی نا سمجھ اور نادان کیوں نا ہو باحیاء ہے۔اور آج تک کسی مرد نے اسے آنکھ بھر کر نہیں دیکھا میں نے بھی نہیں۔کیونکہ وہ جسم کی نمائیش نہیں کرتی۔اتنا تیز خوشبو لگا کر لوگوں کو اپنی طرف متوجہ نہیں کرتی۔وہ غیر محرموں کو اپنے جسم سے اٹھنے والی خوشبو محسوس کرا کر زانی عورتوں میں شمار نہیں ہوتی ہے۔راحیل اس پر نظر ڈالے بغیر بولا۔اسکی بات مکمل ہوتے ہی

www.novelsclubb.com

سمائیرہ بنا راحیل کی طرف دیکھے اسٹیج سے اتر گئی۔راحیل نے پلٹ کر اجالا کو دیکھا جو کسی بات پر مسکرا رہی تھی۔ایک ہی پل میں اسکے ذہن میں سمائیرہ کی ساری باتیں گھومی تھی لیکن وہ ان پر دھیان دئے بغیر اسٹیج سے اتر گیا۔کیونکہ ایسی باتیں وہ کئی دن سے سنتا آرہا تھا۔

ایسے بہت سے لوگ ہوتے ہیں۔ہمارے سرکل میں جو اپنی زندگی میں خوش باش ہوتے ہیں۔لیکن انہیں تب تک چین نہیں آتا جب تک وہ چار گھروں میں آگ نا لگادے۔اسی کی ایک مثال تھی یہ سمائیرہ۔

ولیمہ کی تقریب نکاح کے تقریب کے مقابل جلد ختم ہوگئی تھی۔راحیل ایک بجے کے قریب سارے کام نبٹا کر جب کمرے میں داخل ہوا تو کمرے کی لائٹ جل رہی تھی۔اور اجالا بیڈ کے بیچ و بیچ بیٹھی راحیل کے دوپہر میں لائے ٹیڈی بیر سے

نجانے کیا راز و نیاز کر رہی تھی۔ راحیل اس پر دھیان دئے بغیر کپڑے لیکر فریش ہونے چلا گیا۔

پندرہ منٹ بعد جب راحیل چینج کر کے واپس آیا تب بھی اجالا کی اپنے ٹیڈی کے ساتھ گفتگو جاری تھی۔ راحیل سر جھٹکتا آکر بیڈ پر اپنی سائیڈ پر لیٹ گیا۔ لیکن اجالا اپنے ٹیڈی کے ساتھ مگن تھی۔

اجالا! کچھ دیر بعد راحیل نے آواز لگائی۔ جس پر اجالا نے سر اٹھا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔

ڈیڑھ بج رہے ہیں۔ اور یہ سونے کا وقت ہے چلو فور آ ٹیڈی کو صوفے پر رکھکر آؤ اور سو جاؤ۔ راحیل نے بولنے کے ساتھ اپنا تکیہ سہی کیا۔

میں ٹیڈی کو صوفے پر نہیں رکھ رہی۔ دیکھیں اسکی بوڈی کتنی سوفٹ سوفٹ ہے۔ اور یہ کتنا کیوٹ بھی ہے۔ اجالا ٹیڈی کو سہلاتے ہوئے بولی۔

نہیں رکھو نگی مطلب؟راحیل نے ابرو اٹھائے۔

مطلب ٹیڈی ہم دونوں کے ساتھ سوئے گا یہاں بیچ میں۔اجالا ٹیڈی کو بیچ میں سلاتے ہوئے بولی۔

تم پاگل ہو گئی ہو۔اب یہ معمولی سا ٹیڈی ہم دونوں کے بیچ آئے گا۔مطلب ہمارے بیچ سوئے گا۔آر یو سیریس۔راحیل حیرت سے بولا۔جس پر اجالا نے اسباب میں سر ہلایا۔

اللہ!اب میری زندگی میں یہ بھی دن آنے تھے۔جب ایک معمولی بے جان بھالو میرے اور میری بیوی کے بیچ دیوار بن کر لیٹے گا۔پہلے پتا ہوتا تو اس سالے کو لاتا ہی نہیں۔راحیل ٹیڈی کو گھورتے ہوئے سوچا۔پھر اجالا پر نظر ڈالی جواب اپنا تکیہ ٹھیک کر کے لیٹ چکی تھی۔

سنیں!آپ اپنا ہاتھ دیں نا۔اجالا کی آواز پر وہ اپنی سوچ سے باہر آیا۔پھر اس دو شمن ٹیڈی کو اپنے بیچ سے نکالنے کا آئیڈیا بھی ذہن میں فوراً ہی آیا۔

تم ایسا کرو اپنے ٹیڈی کا ہاتھ پکڑ کر سو جاؤ۔اب یہ اتنا موٹا بھالو ہمارے بیچ ہو گا تو میرا ہاتھ تو ادھر آنے سے رہا۔راحیل کی بات پر اجالا کچھ دیر سوچتی رہی پھر اٹھ کر ٹیڈی کو صوفے پر رکھ آئی۔اسکے آتے ہی راحیل نے مسکرا کر اپنا سیدھا ہاتھ اجالا کے تکیہ پر رکھ دیا۔جسے اس نے فوراً ہی اپنے دونوں ہاتھوں میں دبوچ لیا تھا۔

سنیں!راحیل کے آنکھ بند کرتے ہی اسکی معصوم بیوی کی سنیں اگیا تھا۔راحیل نے آنکھ کھولے بغیر صرف ہمم کہا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔نا مجھے آپ سے سوری کرنا تھا۔ایکچولی میری وجہ سے آپ کو اپنی کلیگ کے آگے امبیرس ہونا پڑا تھا نا۔اجالا دھیمی آواز میں منمنائی۔راحیل نے پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کس کلیگ کی بات کر رہی ہو؟ راحیل نے حیرانی سے پوچھا۔ جہاں تک اسے یاد تھا اجالا تو سبھی سے بہت اچھے سے ملی تھی۔ اور سب اسکی تعریف بھی بہت کر رہے تھے۔

وہی ساڑھی والی لیڈی جس نے مجھے پوچھا تھا کی آپ میرے کون لگتے ہیں بتاؤں۔ ایکچولی مجھے بی اماں نے بتایا تھا۔ لیکن اس وقت مجھے وہ ورڈ ہی یاد نہیں آرہا تھا۔ پھر مجھے یاد آیا کی بی اماں نے کہا تھا کی جو بابا ماما کے لگتے تھے اور جو بڑے بابا بڑی ماما کے لگتے تھے وہی آپ میرے لگتے ہیں۔ اس لیئے میں نے ان سے پوچھ لیا کی آپ کے بے بیز ہیں۔ ایم رئیلی ویری سوری۔ اجالا شرمندگی سے نظریں جھکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

راحیل کچھ دیر تک اسے نظریں جھکائے دیکھتا رہا پھر کہنی کے بل اٹھ کر اسکے صبیحہ پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے۔

تم نے مجھے شرمندہ نہیں کیا ہے اجالا۔بلکہ تم نے اس عورت کو ایسا منہ توڑ جواب دیا ہے جو میں بھی نہیں دے سکتا تھا۔مجھے فخر ہے اپنی قسمت پر اور شکر گزار ہوں اس پاک پروردگار کا جس نے تم جیسا خالص انسان اور رشتہ میری زندگی میں لایا۔راحیل اس پر جھکے ہی بول رہا تھا۔جبکہ اجالا حیرانی سے آنکھیں پھاڑے راحیل کو خود پر جھکا دیکھ رہی تھی۔

جبکہ دل کی رفتار ناقابل گنتی تھی۔ایسا اجالا کے ساتھ پہلی بار ہوا تھا۔ورنہ روزانہ علی اسے کالج کے گیٹ پر چھوڑتے ہوئے اسکی پیشانی شفقت سے لب رکھتا تھا۔تب تو ایسا نہیں ہوا تھا۔اجالا کو اس طرح آنکھیں کھول کر اپنی طرف دیکھتا اور اسکی دھڑکنوں کی تیز رفتاری پر راحیل مسکراتا ہوا۔واپس اپنی جگہ پر لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

اجالا تم مجھے یہ سنیں! سنیں کہکر کیوں بلاتی ہو؟راحیل نے جب دیکھا کی وہ سمبھل گئی ہے۔اور آرام سے آنکھیں بند کر چکی ہے تب اپنا سوال پیش کیا۔

تو کیا کہوں؟بی اماں نے کہا ہے کی آپ میرے شوہر ہیں اور شوہر کو بھائی نہیں کہتے گناہ لگتا ہے۔اور ماپا نے کہا کی بڑوں کو نام سے نہیں بلاتے گناہ لگتا ہے۔اجالا آنکھیں کھولے بغیر معصومیت سے اپنا مسئلہ بیان کیا۔

ہمممم!مسئلہ تو کافی گمبھیر ہے۔لیکن تم مجھے علی کی طرح راحی بلا سکتی ہو۔میں مائنڈ نہیں کرونگا۔

نہیں!میں ایسا نہیں کر سکتی۔آگر ماپا کو پتا چل گیا کی میں نے آپ کو نام سے بلایا ہے تو وہ بہت ناراض ہونگے۔پہلے ہی انہوں نے کہا ہے کی آگر میں نے یہاں پر کسی سے بد تمیزی کی ضد کیا یا کسی کی بات نہیں مانی تو وہ مجھ یہاں اکیلا چھوڑ کر دبئی چلے جائیں گے۔اجالا آنکھیں کھول کر اداسی سے بولی۔

www.novelsclubb.com

پاگل نہیں جائے گا وہ کہیں۔اس لیئے تم مجھے راحی کہو۔ورنہ میں علی کو بتادونگا کی تم نے میری بات نہیں سنی۔راحیل نے اسے دھمکی دی۔

چلو اب مجھے راحی کہو فوراً۔راحیل کچھ ساخت ہوا۔اجالا نے نفی میں سر ہلایا لیکن راحیل کے آنکھ دکھانے پر چپ ہوئی۔

بولو۔

رر۔۔۔را۔۔۔۔۔حی۔راحی۔وہ کسی بچے طرح ایک ایک لفظ کو کھینچتے ہوئے بولی۔راحیل بے اختیار اپنی جگہ سے ایک بار پھر کہنیوں کے بل اٹھ کر اسکے پیشانی پر جھکا تھا۔ایک سے دو منٹ اسی پوزیشن میں رہنے کے بعد مسکراتے ہوئے اپنی جگہ پر واپس لیٹ گیا۔۔

آج اجالا اور راحیل کی شادی کو ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔اور اس ایک ہفتہ میں گھر کے سبھی افراد اجالا کی معصومیت کے دیوانے ہو گئے تھے۔وہ تھی ہی اتنی پیاری کے بس سب اس سے باتیں کرنے کے بہانے ڈھونڈھتے تھے۔اور اس چکر میں وہ صرف راحیل کو رات میں ہی دستیاب ہوتی تھی۔اور اسکے کچھ

بولنے سے پہلے محترمہ نیند کی وادیوں میں اتر جاتی تھی۔اب تو راحیل کو یقین ہو گیا تھا کی وہ رات میں اسکے آنے تک جاگتی ہے تو صرف اسکے ہاتھ کے لی ئے۔اور صبح۔ صبح تو میڈم دس بجے سکون سے اپنی نیند پوری کر کے اٹھتی تھی۔کیونکہ کالج سے تو علی نے لیو لے رکھی تھی۔

ابھی صبح کے نو بج رہے تھے۔اجالا اور مہر کے علاوہ سبھی ٹیبل پر ناشتے کے لی ئے موجود تھے جب ملازم نے علی کے آنے اطلاع دی۔سب ناشتہ چھوڑ کر ڈرائینگ میں روم پہونچے جہاں علی ایک صوفے پر بیٹھا بلیو رنگ کی موٹی سے فائل کے پنوں میں گم تھا۔

سب کو دیکھ کر سلام کرنے کے لی ئے کھڑا ہوا راحیل سے بغلگیر ہو کر اس کے ساتھ ایک صوفے پر ٹک گیا۔جبکہ سامنے کے صوفے پر تنویر صاحب اور صدیقہ بیگم بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

ویسے تو اس ایک ہفتہ میں روزانہ شام چار بجے اجالا سے ملنے وہ گھر آتا تھا۔ لیکن آج اتنی صبح اسکی آمد تھوری حیران کن تھی۔اپر سے اسکی سنجیدگی۔

راحیل ملازمہ سے کہو اجالا کو بلا لائے۔ صدیقہ بیگم نے کہا۔

نہیں! آنٹی اسکی ضرورت نہیں ہے۔ میں آج لاڈو سے نہیں آپ لوگوں سے ملنے اور بہت اہم بات کرنے آیا ہوں۔ علی فائل ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا۔

اس فائل میں اجالا کے سارے پروپرٹیس کے کاغذات ہیں۔ یہ اجالا کے نام کان پور میں موجود گھر کے کاغذات ہیں۔ یہ انکل کے زینات کے پیپرز ہیں۔ یہ اجالا کے نام بینک میں موجود رقم کے پیپرز ہیں۔اور یہ اس ہوسپٹل کے زمین کے کاغذ ہیں۔ علی ایک ایک سے سارے پیپرز ٹی ٹیبل پر پھیلاتے ہوئے بول رہا تھا۔

یہ سب تم ہمیں کیوں دکھا رہے ہو؟ راحیل حیران ہوا۔

بتاتا ہوں۔انکل کے جانے کے بعد میں نے پاپا کے دوست کے ساتھ مل کر اپنا بزنس تو سمبھال لیا تھا۔لیکن کان پور جا کر انکل کا بزنس نہیں سمبھال سکا کیوں ایک وقت میں دو بزنس اور لاڈو کو سمبھالنا وہ بھی سٹوڈنٹ لائف میں میرے لیۓ نا ممکن تھا۔

اس لیۓ میں نے پاپا کے دوست کی مدد سے انکی ساری فیکٹریس بیچ دی تھی۔پھر ان پیسوں کو لاڈو کے نام سے بزنس میں انویسٹ کر دیا۔اور اس سے جو بھی منافع آتا تھا وہ لاڈو کے نام سے اسکے بینک میں جمع ہوتے تھے۔جو ابھی بھی ہو رہے ہیں۔صرف اتنا ہی نہیں انکل کی ساری پروپرٹیس سے جو بھی مالیت آتی ہے سب لاڈو کے نام پر بینک میں جمع ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن یہ سب تم مجھے بتا کیوں رہے ہو؟راحیل جھنجھلایا۔

کیونکہ یہ اب تمہاری زمداری ہے۔میں آج رات آٹھ بجے کی فلائیٹ سے دبئ کے لیۓ روانہ ہو رہا ہوں۔علی نے جیسے اسکے سر پر دھماکا کیا۔

لاڈو کے میڈیکل میں اڈمیشن ہوتے ہی میں ہوسپٹل کا کام دوبارہ شروع کرنے والا ہوں۔دو سے تین سال کے اندر انشااللہ ہوسپٹل کا کام ہو جائے گا اور پانچ سال میں لاڈو ڈاکٹر بن جائے گی آگر اللہّ نے چاہا تو۔اس لیئے آج سے یہ فائل اور زمداریاں تیری ہوئی۔ علی فائل راحیل کے ہاتھ پر رکھتے ہوئے بولا۔ جسے راحیل نے فوراً ٹیبل پر رکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

ہو گئی تیری بکواس۔تو اب میری سن۔ناہی یہ فائل میں لے رہا ہوں اور ناہی تو دبئ جا رہا ہے۔راحیل نے غصہ سے اپنا فیصلہ سنایا۔

راحیل پلز یار سمجھنے کو کوشش کر صرف تین سے چار مہینے کی بات ہے تو یہ فائل اپنے پاس رکھ اور پندرہ دن بعد سے جو ہوسپٹل کام شروع ہو رہا ہے اس پر بھی چیک رکھ۔ علی عاجزی سے بولا۔

میں ایسا کچھ نہیں کرنے والا ہوں۔اور یہ فائل تو میں بلکل بھی نہیں لے رہا اس لیئے اپنے دماغ سے دبئ جانے کا فتور نکال دے۔

www.novelsclubb.com

راحی! سمجھنے کی کوشش کر میرا جانا ضروری ہے۔

اچھا کیا ضروری ہے تیرا جانا وہاں تیرے بیوی بچے رو رہے ہیں

تیرے لیئے یا تیرا کروڑوں کا بزنس برباد ہو رہا ہے وہاں پر۔ راحیل

اسکی بات کاٹ کر بولا۔

یہ میرے لیئے کوئی اہمیت نہیں رکھتے میرے لیئے میری لاڈو اہم ہے۔ اور میری

لاڈو کے لیئے میرا یہاں سے جانا ضروری ہے۔ ہر باپ کی طرح میں بھی

چاہتا ہوں کی میری بیٹی کا گھر بسے لیکن میرے یہاں رہنے تک یہ ناممکن ہے۔ ایک

شہر میں رہ کر نا میں اس سے دور رہ سکتا ہوں۔ اور نا وہ مجھ سے دور رہ سکتی

ہے۔ اور ہم دونوں کے قریب رہتے ہوئے وہ تیرے یا اس فیملی کے قریب کبھی

نہیں آپائے گی اور نا ہی اس رشتہ کو سمجھ پائے گی۔ تو نے دیکھا نا کل کیسے میرے چار

کے بجائے چار پندرہ پر آنے سے لاڈو کتنی پریشان ہو گئی تھی۔ کیسے میرے گلے لگ

کر رو رہی تھی۔ علی نے اب اصل وجہ بتائی۔

راحیل پلز سمجھنے کی کوشش کر اور مجھے جانے دے ابھی میں آفس جا رہا ہوں۔ آفس کا کام نبٹا کر چار بجے تک ایئرپورٹ کے لیئے نکلو نگا۔ علی راحیل کے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔ یہ فیصلہ علی کے لیئے بہت مشکل تھا لیکن ضروری بھی بہت تھا۔ علی فائل اٹھا کر راحیل کر ہاتھ پر رکھنے لگا تھا جب عقب سے آئی آواز پر اسکے ہاتھوں کے ساتھ وہ بھی فریز ہوا۔

ماپا!!! اجالا کی رندھی ہوئی آواز پر سب نے ایک ساتھ پلٹ کر پیچھے دیکھا تھا۔ جہاں وہ آنسوں سے بھری آنکھوں میں بے یقینی لیئے علی کو دیکھ رہی تھی۔ اس کے چہرے سے اندازا نہیں لگایا جا رہا تھا کی اس نے کتنا سنا۔ لیکن وہ سن چکی ہے یہ بات پکی تھی۔ اور اب نجانے وہ کونسا طوفان لانے والی تھی۔ علی کا دل تو ویسے بھی سوکھے پتہ کی طرح ڈول رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماپا۔۔۔آاا۔۔۔۔۔پپ۔۔۔اجالا لڑکھڑاتے قدموں کے ساتھ علی کی طرف بڑھی۔آنکھوں سے آنسوں ایک تسلسل کے ساتھ بہ رہے تھے۔جنہیں اس نے پوچھنے کی زحمت بلکل نہیں کی تھی۔وہ تو مشکل کے زمین پر قدم جماتے ہوئے اپنے ماپا کے پاس آرہی تھی۔

ماپا۔۔۔آپ نے ابھی مم۔۔مذاق۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیا نا آپ اپنی۔۔۔۔۔۔۔۔لاڈو کو چھوڑ کر۔۔۔۔۔۔۔نہیں جائیں گے ہیں نا۔۔۔۔اجالا علی ہاتھ پکڑے کپکپاتی آواز میں اسکی غلط بیانی کی تصدیق چاہ رہی تھی۔اسکی آنکھوں میں ایک امید تھی کے اسکے ماپا ابھی ہنس کر کہیں گے کی یہ مذاق تھا۔

لیکن علی میں تو اپنی ڈبڈباتی آنکھیں اٹھا کر اسکی آس بھری آنکھوں میں دیکھنے تک کی ہمت نہیں تھی۔جبکہ کمرے موجود باقی سبھی نفوس کی نظریں ان دونوں پر ہی تھی۔اور راحیل سینے پر ہاتھ باندھے پر سوچ نظروں سے علی کو دیکھ رہا تھا۔وہ پہلے ہی جانتا تھا کی ایسا ہونے والا ہے۔

www.novelsclubb.com

دد۔۔دیکھو۔۔۔۔۔۔۔لاڈو۔۔۔۔۔ علی نے کچھ کہنا چاہا لیکن اجالا نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

مجھے کچھ نہیں دیکھا ماپا۔لاڈو کو بس اتنا سننا ہے کی اسکے ماپا مذاق کر رہے تھے۔وہ اپنی لاڈو کو چھوڑ کر کہیں نہیں جا رہے۔اجالا قطعت سے بولی۔ علی نے بے بسی سے سب کی طرف دیکھا۔آخر میں نظریں راحیل پر ٹکا دی جیسے کہنا چاہ رہا ہو کی کچھ کرو۔لیکن راحیل نے نفی میں سر ہلایا وہ بیچارہ کر بھی کیا سکتا تھا۔

لاڈو! بیٹا سمجھنے کی کوشش کرو میرا جانا ضروری ہے۔علی لاچاری سے بولا۔

کیوں؟ کیوں ضروری ہے۔آپ نے کہا تھا نا ماپا کی میں شادی کر لونگی یہاں آکر رہونگی سب کی باتیں مانونگی کوئی ضد نہیں کرونگی تو آپ مجھے چھوڑ کر نہیں جائیں گے پھر کیوں جانا ضروری ہے۔اجالا اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اسی کے کہے الفاظ یاد دلا رہی تھی۔

ماپا آپ۔۔۔آپ سب سے پوچھ لیں آپ کی لاڈو نے کوئی شرارت نہیں کی ہے وہ گارڈن میں بھی نہیں گئی۔پیر پر بھی نہیں چڑھی کسی کو پریشان بھی نہیں کیا۔کوئی ضد بھی نہیں کی۔اور میں سب کی بات بھی مانتی ہوں۔

راحی۔۔۔راحی آپ بتائیں نا ماپا کو میں آپ کی ساری باتیں مانتی ہوں نا۔اب وہ راحیل کے آگے کھڑی اسے اپنی گواہی دینے کو کہہ رہی تھی۔پھر چل کر مہر کے پاس آئی۔

مہر آپی بولیں نا ماپا کو میں آپ کے بتائے ہوئے ہی کپڑے پہنتی ہوں نا۔میں جینس شرٹ کی ضد نہیں کرتی نا۔ماما بابا بتائیں نا آپ ماپا کو کی میں نے کسی کو پریشان نہیں کیا ہے۔پھر یہ مجھے چھوڑ کر کیسے جا سکتے ہیں۔اجالا ایک ایک سے سب کے پاس آکر علی کی یقین دہانی کرا رہی تھی۔اور اسکے اس طرح بلک بلک کر رونے پر سب کا دل پھٹا جا رہا تھا۔سب سے برا حال تو علی کا تھا۔کتنی مشکل سے اسنے یہ فیصلہ اپنے دل پر پتھر رکھ کر لیا تھا۔اور اب اجالا کے آنسوں اس پتھر کو پگھلا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

لیکن اسے ابھی پگھلنا نہیں ہے۔اسے مظبوط بننا ہے۔یہی سوچ کر وہ آگے بڑھا۔پھر اجالا کو دونوں بازوں سے تھام کر صوفے پر بیٹھا دیا۔اپنے آپ پر ضبط کے کڑے پہرے لگا کر آنسوں کو باہر آنے سے روکتے ہوئے سختی سے گویا ہوا۔

لاڈو!اب آپ بچی نہیں ہے جو ہر وقت میں آپ کی پرچھائی بن کر آپ کے ساتھ رہوں۔اب آپ بڑی ہو چکی ہیں اپنا خیال رکھ سکتی ہیں۔اور میں دبئی جا رہا ہوں کیونکہ میرا جانا ضروری ہے۔میں آپ کی ضد پر بھی نہیں رکنے والا کیونکہ وہاں میرا لاکھوں کا نقصان ہو رہا ہے۔علی ایک جھٹکے سے اسکا کاندھا چھوڑتے ہوئے رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔آنسوں اسکی گالوں پر روانی سے بہ رہے تھے۔وہ ضبط کی کڑے مرحلے سے گزر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج تک جس علی نے اپنے لاڈو کو سخت نظر سے دیکھا تک نہیں تھا۔آج اس نے اس سے اتنے سخت لہجے میں بات کی تھی۔دوسری طرف اجالا بے یقینی سے اپنے ماپا کا یہ روپ دیکھ رہی تھی۔

ماپا۔۔۔۔۔۔۔آپ۔۔۔آپ کا نقصان ہو رہا ہے نا۔آپ نے کہا تھا نا کی میرے نام کان پور میں زمین ہے۔آپ اسے بیچ دیں نا آپ کا۔۔۔۔اجالا ہمت کر کے بول رہی تھی۔جب علی نے پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے اس بانا چاہتے ہوئے بھی اپنے لہجے میں سختی لاتے ہوئے گویا ہوا۔

لاڈو!آج کہدیا آئندہ یہ بات کبھی مت کہنا۔جو میری لاڈو کا وہ صرف میری لاڈو کا ہے۔ہاں میرے ہر چیز پر میری لاڈو کا مجھ سے زیادہ حق ہے لیکن میری لاڈو کے نام کی ایک سوئی بھی مجھ پر حرام ہے۔علی فائل اٹھا کر راحیل کے ہاتھ پر رکھتا ہوا بولا۔پھر اجالا سے پوری طرح رخ موڑ کر کھڑا ہو گیا۔اجالا دو قدم کا فاصلہ سیمٹتی اسکے قریب ائی۔

ماپا۔۔آپ ناجائیں نا آپ کی لاڈو آپ کے بغیر نہیں رہ سکتی۔آپ جو کہیں گے وہ میں کرو نگی۔ماپاادھر دیکھیں نا۔اجالا نے علی کا چہرہ اپنے چھوٹے ہاتھوں میں تھام کر اپنی طرف کیا۔میں کچن کے کام بھی سکھو نگی۔بی اماں کہتی ہیں نا مجھے گھر کے کام سیکھنے چاہیئے میں وہ سارے کام سکھو نگی۔بال بنانا بھی سیکھ لو نگی۔اور۔۔اور آپ جو کہیں گے سب۔بس آپ ناجائیں ناماپا پلززز۔اجالا بولتے ہوئے علی کا ہاتھ پکڑ کر اس کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔

علی کسی کرینٹ لگے شخص کی طرح دو قدم پیچھے ہوا تھا۔اس نے تو اپنی لاڈو کو اپنے پلکوں پر بیٹھار کھا تھا۔وہ اس کے قدموں میں۔نہیں۔علی خود بھی گھٹنوں کے بل اسکے پاس بیٹھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

لاڈو بیٹا بس تین مہینے کی بات ہے میں آپ کے برتھ ڈے پر لوٹ آو نگا۔اور ہمیشہ کی طرح میں اپنے بچے کو سب سے پہلے فش کرو نگا دیکھنا آپ۔علی

اسے سمجھانے کے انداز میں نرمی سے بولتا ہوا اسکا ہاتھ تھامنا چاہا جب اجالا اسکا ہاتھ جھٹکتے ہوئے چلاّ کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

نہیں دیکھنا نہیں سننا مجھے کچھ۔سب مجھے چھوڑ جاتے ہیں۔پہلے ماما بابا کے ساتھ بڑے بابا بھی چلے گئے۔ایک بڑی ماما تھی انہوں نے کبھی مجھ سے کوئی بات نہیں کی کبھی گلے نہیں لگایا۔پھر ایک دن وہ بھی مجھے چھوڑ گئی۔ایک میرے ماپا تھے آج وہ بھی مجھے چھوڑ کر جا رہے ہیں۔آپ نے تو کہا تھا کی آپ میرے ماما بابا دونوں ہیں۔سہی کہتی ہیں آپ کی پھوپھو اجالا بیڈ لک ہے کوئی اسکے ساتھ نہیں رہتا۔اجالا منحوس ہے۔اجالا چلاّ کر بولی۔

اجالا!!!!!!!!!! علی کی آواز کے ساتھ اسکا ہاتھ بھی ہوا میں کافی بلند ہوا تھا۔اسی منحوس لفظ کی وجہ سے اس نے اپنے پورے خاندان سے ناتا توڑ دیا تھا۔اور آج اجالا خود وہ لفظ اپنے لیئے استعمال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

میری لاڈو کے لیئے جو یہ لفظ استعمال کرے گا اس سے میرا کوئی ناتا نہیں ہو گا۔اس بات پر میں آج بھی قائم ہوں۔ علی چٹانوں کی سی آواز میں دہاڑا۔

میری لاڈو میری قسمت ہے۔میرے تقدیر کا روشن ستارہ۔ جس کے میری زندگی میں آنے سے میں نے سترہ سال کی عمر میں ڈوبتے ہوئے بزنس کو آسمان کی بلندیوں تک پہونچایا ہے۔ علی اپنا ہاتھ غصہ سے نیچے گراتے ہوئے بولا۔ لیکن اسکی بات سن کون رہا تھا۔اجالا تو اسکی دھاڑ اور ہوا میں لہرائے ہاتھ کو دیکھ کر ہی فریز ہو گئی تھی۔اور جب سکتا ٹوٹا تو وہ بھی ٹوٹ چکی تھی۔

آااپ۔۔ ممم۔۔میرے۔۔۔ مما پا۔۔۔ نہیں ہیں۔۔۔۔۔لاڈو کے ماپا ایسے نہیں تھے۔۔۔۔آپ میرے۔۔۔ماپا۔۔۔۔ نہیں ہیں۔اجالا نفی میں سر ہلاتی ایک ایک قدم پیچھے دروازے کی طرف لے رہی تھی۔

اسکا دوپٹہ ایک کاندھے پر بے جان پتہ کی طرح جھول رہا تھا۔کمر سے نیچے آتے بال پشت پر ویسے ہی بکھرے تھے۔کچھ بال آنسوں کی وجہ سے گال پر چپک

گئے تھے۔وہ نہا کر نکلی ہی تھی کی ملازم سے ماپا کی آمد کا سن کر ٹاول بیڈ پر اچھالتی ننگے پاؤں ہی بھاگی تھی۔اور دروازے پر قدم رکھتے ہی اسکی ساری خوشی ملیامیٹ ہو گئی تھی۔

سنا آپ لوگوں نے یہ میرے ماپا نہیں ہے۔میرا اب کوئی نہیں ہے۔اجالا چلاّ کر کہتی دوڑتے ہوئے ڈرائینگ روم سے نکل گئی تھی اور اجالا کا دوپٹہ بھی علی کی طرح پیچھے ہی بے جان ہو کر گر چکا تھا۔

علی نے وہی ہاتھ پوری قوت سے شیشہ سے بنی ٹی ٹیبل پر دے مارا تھا۔اتنی بھاری ضرب کی وجہ سے ٹی ٹیبل پر لگا کانچ کئی ٹکروں میں بٹ کر نا صرف قالین پر بکھرا تھا بلکہ علی کے ہتھیلی میں بھی بری طرح سے گھس گیا۔ہاتھ سے نکلتی خون کی فوار کو دیکھ کر سبھی کی چینخیں نکل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پاگل ہو گیا ہے علی یہ تو نے کیا کیا۔راحیل اسکے ہاتھ پر اپنا رومال باندھتے ہوئے بولا۔

سزا دی ہے میں نے اسے یہ میرے لاڈو بیٹا پر کیسے اٹھ سکتا ہے۔ علی خون سے رنگے سفید رومال کو وہیں پھینکتا ہوا باہر نکل گیا۔ راحیل بھی بنا دیر کئے اسکے پیچھے بھاگا تھا۔ جبکہ باقی سب ابھی تک شاک میں تھے۔

مہر کچھ دیر اسی حالت میں رہنے کے بعد راحیل کے کمرے کی طرف اجالا کو دیکھنے بھاگی تھی۔ جبکہ صدیقہ بیگم وہیں سر پکڑ کر بیٹھ گئی تھی۔ تنویر صاحب نے ملازم کو آواز دیکر کانچ صاف کرنے کا کہا اور خود انکے پاس آ گئے۔

تنویر صاحب یہ سب کیا تھا۔ کیا ضرورت ہے علی کو باہر جا کر خود کو اور اجالا کو تکلیف دینے کی۔ صدیقہ بیگم اپنے آنسوں صاف کرتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

ضرورت ہے بیگم۔ جب تک علی اجالا کے آس پاس رہے گا۔ اجالا بچی ہی رہے گی۔ وہ ذہنی طور پر بڑی نہیں ہو پائے گی اس نئے بنے رشتے کی باریکیوں کو نہیں سمجھ پائے گی۔ اس لیئے اس رشتے کی اور اجالا کی بھلائی کے لیئے علی بیٹا کو

کچھ مہینے اجالا سے دور رہنا ہو گا۔ جانتا ہوں یہ ان دونوں کے لی ئے مشکل ہے۔ لیکن ضروری بھی ہے۔ تنویر صاھب نے انکے ہاتھ پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔

آپ ہی سوچیں بھلے ہی راحیل نے اپنے دوست کی محبت میں یہ شادی کی ہے۔ لیکن وہ بھی ایک انسان ہے اسکے بھی جذبات اور احساسات ہیں اسنے بھی اپنے لائف پارٹنر اپنی زندگی میں آنے والی لڑکی کے لی ئے کچھ خواب دیکھے ہونگے۔ اور آگر اجالا علی کے ساتھ رہی تو وہ اپنے رشتے کی نزاکت کو نہیں سمجھ پائے گی۔ اور جب وہ رشتہ ہی سمجھے گی تو راحیل کے جذبات کیسے سمجھے گی۔ اس لی ئے جو ہو رہا ہے ہونے دیں۔ ہم اجالا بیٹا کو سمبھال لینگے اور انشااللہ۔ اللہ علی کو بھی صبر دے گا۔ تنویر صاھب اپنی بات کہ کر وہاں سے چلے گئے۔ پیچھے صدیقہ بیگم کتنے ہی دیر تک ہلتے پردے کو دیکھتی رہیں۔

---

www.novelsclubb.com

کیوں کر رہے ہو تم ایسا علی بیٹا؟ آخر ضرورت کیا تمہیں باہر جانے کی؟ بی اماں دو بجے کے وقت علی کو اپنا بیاگ پیاک کرتا دیکھ جھنجھلا کر بولی۔

کل رات سے وہ علی کو سمجھا سمجھا کر تھک گئیں تھی لیکن علی کی وہی ایک رٹ تھی کے وہ صرف دو تین مہینے کے لی ئے جا رہا ہے۔ راحیل کے گھر سے نکلنے کے بعد بھی راحیل نے اسے بہت سمجھایا تھا۔ زبردستی اسے کلینک لے جا کر بینڈ یج کروا کر پانچ گھنٹے اسکے آفس میں بیٹھا اسے سمجھاتا رہا تھا۔ لیکن علی کی بس ایک ہی تان تھی کے اسکا جانا ضروری ہے۔ تنگ آ کر راحیل خود ہی وہاں سے چلا گیا تھا۔

بی اماں میں آپ کو رات ہی میں وجہ بتا چکا ہوں۔ اس لی ئے پلز آپ مجھے مجبور نا کریں پلززز۔ علی بیاگ کی زیپ لگاتے ہوئے بنا انکی طرف دیکھے بولا۔

www.novelsclubb.com

مجبور میں نہیں مجبور تم خود کو رہے ہو۔ بلکہ جان بوجھ کر خود کو اور اس معصوم کو تکلیف دے رہے ہو۔ آیا تھا مجھے صدیقہ بیگم کا فون بتا رہی تھی۔ وہاں کیا تماشہ

ہوا تھا۔اور کتنی بری حالت ہے اجالا کی رو رو کر۔بی اماں علی کا کاندھا پکر کر اپنے طرف گھماتی ہوئی بولی۔

بی اماں میں بھی مجبور ہو کر خود کو مجبور کر رہا ہوں۔ علی نے بی اماں کا وہی ہاتھ پکڑ کر انہیں بیڈ پر بیٹھایا اور خود انکے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

بی اماں آپ جانتی ہیں نا لاڈو مجھ سے کتنا اٹیچ ہیں۔جب ہم دونوں ساتھ ہوتے ہیں تو پھر ہمیں آس پاس کا بھی ہوش نہیں رہتا۔میں لاڈو کی باتوں میں اتنا ڈوب جاتا ہوں کی پھر مجھے کچھ سنائی ہی نہیں دیتا۔ایسا ہی کچھ حال لاڈو کا ہوتا ہے۔

لیکن بی اماں کل تک یہ ٹھیک تھا۔ لیکن آج یہ غلط ہے کیونکہ آج لاڈو کسی کی زندگی اور پریوار کا ایک اہم حصہ ہے۔اسکی توجہ کی انہیں بھی ضرورت ہے۔آپ ہی سوچیں بی اماں بھلے ہی راحی نے میری مجبوری کو سمجھ کر یہ شادی کی ہے۔ لیکن وہ بھی ایک انسان ہے ایک مرد ہے اور دنیاں کا کوئی بھی مرد اپنی بیوی سے خود کو اگنور کیا جانا برداشت نہیں کرتا خواہ وہ کتنا ہی کشادہ دل کیوں نا ہو۔

جانتی ہیں آپ دو دن پہلے میں لاڈو اور راحیل کی پوری فیملی راحیل کے ساتھ اسکے گارڈن میں بیٹھے تھے۔راحیل نے تقریباً سات آٹھ مرتبہ لاڈو کو آواز لگائی اس سے پوچھا کی وہ کالج کب سے جا رہی ہے ایگزامس کب سے ہیں۔لیکن مجال ہے جو لاڈو نے اسے جواب دیا ہو یا اسکی طرف دیکھا بھی ہو۔صرف یہ ہی نہیں اس ایک ہفتہ میں میں نے ایسا بہت بار نوٹس کیا ہے۔بس لاڈو کو آزمانے کے لیئے کل میں جان بوجھ کر پندرہ منٹ لیٹ ہو گیا تھا۔اور پتا ہے ان پندرہ منٹ میں اس نے اپنا کیا حال بنالیا تھا اور میرے جاتے ہی جو میرے گلے لگ کر رونا شروع کیا وہ الگ تھا۔

بی اماں جانتا ہوں لاڈو شادی اور رشتوں کا مطلب نہیں سمجھتی۔لیکن میں اس بات سے بھی نظریں نہیں پھیر سکتا کی لاڈو وہاں صرف میرے کہنے پر رہ رہی ہے۔اس لیئے پلیز آپ لوگ میرا ساتھ دیں اور مجھے خوشی خوشی رخصت کریں۔میں عین لاڈو کے برتھڈے والے دن واپس لوٹ آونگا۔اور آپ دیکھنا یہ کچھ دنوں کی ہم

www.novelsclubb.com

دونوں کی دوری اور تکلیف میری لاڈو کی زندگی میں بہت خوبصورت تبدیلی لیکر آئے گی۔انشااللہ۔علی پر یقین ہوا۔

آمین میرے بچے۔بی اماں نم آنکھوں سے اسکی کشادہ پیشانی چوم کر بولی۔علی نے سچ میں ثابت کر دیا تھا کی وہ اجالا کا ماں ہے۔

اچھا تم اپنا گھر کب بسانے کا ارادہ رکھتے ہوئے۔بیٹا اب میں بوڑھی ہو گئی ہوں۔اور اس گھر کو اب ایک مالکن کی ضرورت ہے۔بی اماں بولیں۔

ایک بار لاڈو کا گھر بس جائے پھر۔علی اٹھکر راحیل کو چار بجے تک گھر آنے کا ٹیکسٹ کرتے ہوئے بولا۔

تمہیں مہر کیسی لگتی ہیں۔مجھے تو وہ بچی بہت پیاری لگی ہیں۔اجالا کا بھی کتنا خیال رکھتی ہے۔اور ہے بھی بہت سمجھدار سلجھی ہوئی۔تمہارے لیئے کوئی ایسی ہی لڑکی چاہیئے جو تمہیں اور اس گھر کو محبت اور اپنائیت سے سمیٹ لے۔بی اماں کی بات پر علی کے ذہن میں مہر کا نازک سراپا لہرایا تھا۔لیکن وہ سر جھٹک گیا۔

کیا خیال ہے پھر تمہارا؟ بی اماں اسکو خاموش دیکھ کر پوچھا۔

ٹھیک ہے۔ لیکن میں ابھی کچھ نہیں بول سکتا۔ علی فون

پر تین بجے کا وقت دیکھ کر کپڑے اٹھا کر واشروم جانے لگا جب پیچھے سے بی اماں کی آواز آئی جو کہہ ہی تھی۔

تم آؤ دبئی ہو کر جب تک میں یہاں سب طئے کر کے رکھو نگی۔ اخر اتنی پیاری بچیاں کہاں زیادہ دن گھر رہتی ہیں۔ بی اماں کی بات پر علی اتنی پریشانی میں بھی مسکرا دیا تھا۔

رات کے گیارہ بجے راحیل علی کو ایئرپورٹ چھوڑ کر جب گھر آیا تو تنور صاحب صدیقہ بیگم اور مہر کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھا دیکھ کر وہیں چلا آیا تھا۔

السلام علیکم۔ راحیل دروازے پر کھڑے ہو کر ہی سب کو مشترکہ سلام کیا۔

وعلیکم اسلام۔ علی سہی وقت پر ایئرپورٹ پہونچ تو گیا تھا نا؟ وہاں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی۔ صدیقہ بیگم اپنی جگہ سے کھڑی ہوتی ہوئی بولی۔

نہیں! سب اچھے سے ہو گیا۔ اب تو کچھ دیر میں وہ دبئی ایئرپورٹ پر لینڈ بھی کرے گا۔ لیکن آپ لوگ اب تک کیوں جاگ رہے ہیں؟ راحیل کورٹ دوسرے ہاتھ پر منتقل کرتے ہوئے بولا۔

اجالا کی وجہ سے بیٹا۔ اس بچی کی تو زرا سکون نہیں ہے۔ کتنی مشکل سے ابھی آٹھ بجے تمہارے بابا کے اتنا منانے پر آدھا گلاس دودھ پیا ہے۔ اسی میں مہر نے تمہارے بابا کی نیند کی گولی کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا ڈال کر اسے سلایا ہے۔ لیکن بیہوشی میں بھی اسکی ہچکیاں کم نہیں ہو رہی ہے۔ صدیقہ بیگم کی بات پر راحیل صرف سر ہلا کر رہ گیا۔

ہاں علی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔ مشکل سے ایئرپورٹ پر میں نے اسے کھانا کھلایا ہے۔ آپ فکر نا کریں سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اب آپ لوگ

www.novelsclubb.com

جا کر آرام کریں میں بھی چلتا ہوں۔ گڈ نائٹ۔ راحیل سیڑھیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اب اسے ایک نئے امتحان کے لیئے نکلنا تھا۔

راحیل جب کمرے میں داخل ہوا تو کمرے میں نائٹ بلب کی پیلی روشنی پھیلی ہوئی تھی۔ راحیل نے دروازہ بند کرنے کے ساتھ ہاتھ بڑھا کر لائٹس بھی اُن کی تھی۔

ایک نظر بیڈ پر کمفٹر میں گھڑی بنے وجود پر ڈال کر کپڑے نکالتا واشروم میں چلا گیا۔ بیس منٹ میں راحیل شاور لیکر نکلا نم بالوں کو ہاتھ سے سوارتے ہوئے لائٹ اوف کرتا بیڈ پر چلا آیا۔ اپنی جگہ پر بیٹھ کر دھیرے سے دھڑکتے دل کے ساتھ اجالا کے منہ سے کمفٹر ہٹایا۔

لیکن مقابل کا ہمیشہ گلابی گلابی شادابی چہرے کو ایک دم زرد اور کملایا ہوا دیکھ کر راحیل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔ اس نے آہستہ سے اپنی شہادت کی انگلی سے اسکے چہرے کو چھوا۔ پھر اسی انگلی کی مدد سے اسکے ایک ایک نقوش کو محبت سے چھونے لگا۔ ابھی راحیل اسکی آنکھوں کو چھونے لگا تھا کی اجالا کی آواز آئی۔

ماپا! آپ آ گئے۔۔۔لاڈو آپ سے بہت۔۔۔نن۔ناراض ہے۔۔۔۔وہ آپ۔۔سے بات بھی نہیں کرے گی۔۔۔۔۔۔اجالا رونے کی وجہ سے بھاری آواز میں بول رہی تھی۔ساتھ مسلسل رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی آنکھوں سے آنسوں بھی جاری تھے۔جنہیں راحیل نے اپنی وہی شہادت کی انگلی کے پوروں میں لیکر تکیہ میں جذب ہونے سے بچا لیا تھا۔

آاااپ۔۔۔ ممم۔۔ماپا۔۔۔ ککک۔۔۔ کہاں ہے؟اجالا نے جب اپنی سوجی آنکھیں پوری طرح کھولی تو سامنے راحیل کو دیکھ کر کپکپاتی آواز میں بولی۔راحیل خاموشی سے نظریں جھکا گیا جیسے سارا قصور ہی اسکا ہو۔

چچ۔۔چلے گئے ماپا؟ چھوڑ دیا انہوں۔۔۔۔۔۔نے اپنی۔۔۔۔۔۔لاڈو کو اکیلا۔۔۔۔۔۔۔چلے گئے وہ۔وہ بھی ماما لوگوں کی طرح۔۔۔۔۔چلے گئے۔۔ ممم۔۔۔میرا اب کوئی نہیں ہے۔اجالا کے آخری بات پر راحیل نے کھینچ کر

www.novelsclubb.com

اسے اپنے سینے میں چھپایا۔ایک مہربان سہارا ملتے ہی وہ ایسے بکھری کے راحیل کے لیئے سمیٹنا مشکل ہو گیا۔

نہیں! میری جان لاڈو کے ماپا اسے چھوڑ کر نہیں گئے ہیں۔وہ لاڈو کے لیئے آئیں گے۔اور خبردار جو دوبارہ کبھی خود کو اکیلا کہا۔میں ہوں نا اپنی جان کے پاس اور میں ہمیشہ تمہارے پاس رہو نگا۔راحیل دھیرے دھیرے اسکی پیٹھ سہلاتا ہوا اسے تصلی کے ساتھ اپنے ہونے کا مان دے رہا تھا۔

چھوٹ! یہی ماپا بھی کہتے تھے۔دیکھا وہ مجھے چھوڑ گئے۔چھوٹ آپ بھی چھوٹ۔۔۔۔۔۔بولرہے ہیں۔سب اجالا کو چھوڑ جاتے۔۔۔۔۔۔ہیں۔آپ بھی چلے جائیں۔۔۔۔۔گے دیکھنا۔لیکن آپ بھی دیکھنا میں۔۔۔۔۔۔بھی ایک دن سب کو چھوڑ کر چلی۔۔۔۔۔۔۔۔جاؤ نگی۔اجالا اسکے سینے سے لگی دوبارہ غنودگی میں جاتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی۔اور کچھ ہی دیر میں وہ پوری طرح اسکے سینے سے لگ کر سو چکی تھی یا غنودگی میں جا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم کہیں نہیں جاؤ گی۔ تمہارا راجی تمہیں کسی اور منزل کی طرف روانہ ہی نہیں ہونے دیگا۔ کیونکہ اس ایک ہفتہ میں تم اسکی منزل بن گئی ہو۔ سینے میں دل کی جگہ تم دھڑکنے لگی ہو۔ میں ایک پریکٹیکل بندہ تھا اجالا کبھی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کی میں ایسا کچھ محسوس کرونگا کسی کے لیئے وہ اتنے کم عرصہ میں۔ اب میری ایک ہی خواہش ہے کی میرے ہر صبح کے اجالے میں میری پہلی نظر اپنی زندگی کے اجالا پر پڑے۔ راحیل اسکی پیشانی سے اپنی پیشانی ٹکائے ایک جذب سے بول رہا تھا۔

کیا حال بنالیا تم نے سالے صاحب کے جانے کی غم میں۔ لیکن اب میں تمہیں اپنا عادی بناؤنگا۔ تاکہ تم اور علی میں سے کوئی بھی دوبارہ ان حالات سے نا گزرو۔ راحیل ایک ایک کر کے اسکے دونوں سوجے ہوئے پپوٹوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے بولا۔ پھر اسکی پیشانی پر لب رکھ کر اسے اپنی باہوں میں

www.novelsclubb.com

کسی قیمتی متاع کی طرح سمیٹ کر آنکھیں بند کر گیا۔اور کچھ ہی پل میں نیند اس پر مہربان ہو چکی تھی۔

عجیب حالات ہوتے ہیں اس محبت میں دل کے

اداس جب بھی یار ہوتا ہے قصور اپنا ہی لگتا ہے۔

صبح راحیل کی آنکھ اپنے کاندھے اور سینے پر حرارت محسوس کر کے کھلی تھی۔اسکا ایک ہاتھ ابھی تک اجالا کے کمر کے گرد بندھا ہوا تھا۔اس نے دوسرے ہاتھ سے اپنے گردن پر رکھی گرم چیز ہٹانی چاہی لیکن ہاتھ نرم و نازک جلد سے ٹکرائی تو اس نے پٹ سے پوری آنکھیں کھول کر سینے کی جانب دیکھا جہاں اجالا بخار سے لال ہو رہے چہرے کے ساتھ بے سدھ اسکے سینے سے لگی تھی۔اور اسکا ایک ہاتھ راحیل کے کاندھے پر پڑا تھا۔

زندگی کچھ اور بھی حسین ہو جاتی ہے۔

جب وہ میرے سینے پر سر رکھتی ہے اور سو جاتی ہے۔

راحیل نے فوراً اپنا ہاتھ اسکے پیشانی پر رکھا۔ہاتھ کے پیشانی پر رکھتے ہی اسے اگلے لمحے اپنا ہاتھ بے ساختہ کھینچنا پڑا تھا۔کیونکہ اجالا کی پیشانی ایسے تپ رہی تھی جیسے گرم تندور۔اسے اتنی تیز بخار میں پھٹکتا دیکھ کر راحیل کو اپنی سانسیں رکتی معلوم ہو رہی تھی۔راحیل نے اتنے پریشانی میں بھی احتیاط سے اسکے نازک وجود کو بیڈ پر لیٹایا۔

پھر خود پریشانی سے اٹھ کر ڈاکٹر کو کال کرتا نیچے سب کو بتانے چلا گیا۔کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر کے ساتھ صدیقہ بیگم تنویر صاحب مہر سبھی لوگ وہاں موجود تھے۔

ڈاکٹر نے اجالا کا چیک اپ کرنے کے بعد بتایا تھا کی مسلسل رونے نا کھانے اور سٹریس کی وجہ سے بخار ہو گیا ہے۔اور کمزوری کی وجہ سے وہ بیہونش ہے۔جو اس نے کل سے بھوکے رہ کر بڑھالی تھی۔ڈاکٹر نے ایک انجکشن

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

دینے کے ساتھ ڈرپ لگادی تھی۔ میڈیسن وغیرہ کے ساتھ کچھ ضروری ہدایت دے کر چلا گیا تھا۔

تنور صاحب اس نے ابھی تک آنکھیں کیوں نہیں کھولی۔ ہم ایسا کرتے ہیں ہوسپٹل لے چلتے ہیں۔ صدیقہ بیگم کو ڈاکٹر کے جاتے ہی۔ اجالا کے ہونش میں نا آنے کی پریشانی نے آن گھیرا تھا۔ وہ تب سے اجالا کے سرہانے ہی بیٹھی بار بار پریشانی سے اسکی پیشانی چھو رہی تھی۔

مہر دوسری طرف بیٹھی اجالا کے سر کی ٹھنڈے پانی سے پٹی کر رہی تھی۔ تنویر صاحب صوفے پر بیٹھے تھے راحیل پریشان سا نائٹ ڈریس میں ہی اسکے سرہانے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

آجائے گا بیگم ہونش ابھی تو ڈرپ آدھا بھی نہیں ہوا ہے۔ پھر ڈاکٹر نے کہا ہے نا کی کمزوری کی وجہ سے بے ہونش ہے۔ تنویر صاحب انہیں پریشان دیکھ کر مسکراتے ہوئے بولے۔ ورنہ اجالا کے بے سدھ وجود کو دیکھ کر توانکے بھی پسینہ

چھوٹ گئے تھے۔ پھر مزید پندرہ منٹ کے مشکل انتظار کے بعد آخر اجالا کو ہونش آ ہی گیا تھا۔ ساتھ راحیل کی جان میں جان بھی آئی تھی۔

صدیقہ بیگم تو اسکے ہونش میں آتے ہی پہلی فرصت میں ملازم سے ناشتہ منگوالیا تھا۔ اور اجالا کے لاکھ منع کرنے کے باوجود مہر اور تنویر صاحب کی مدد سے اسے زبردستی اپنے ہاتھوں سے نوالے بنا کر کھلا رہی تھی۔ راحیل کچھ دیر تک اجالا کے زرد چہرے پر نظر جمائے اپنی آنکھوں کو تسکین پہونچاتا رہا پھر اپنے کپڑے لیکر فریش ہونے چلا گیا۔ اب یہ تو طئے تھا کی آج آفس سے دسویں دن بھی چھٹی ہی تھی۔

---

www.novelsclubb.com

راحیل اجالا نہیں جاگی؟ راحیل کے ناشتہ کے ٹیبل پر آتے ہی صدیقہ بیگم نے پیچھے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

نہیں! ماما وہ جاگ تو گئی ہے۔ لیکن ابھی فریش ہونے کے بجائے اپنے ٹیڈی بیر سے تین دن اسے وقت نا دینے کی معافی مانگ رہی ہے۔ جبکہ محترمہ نے تین دن سے جان میری سولی پر لٹکائی ہوئی ہے۔ آخری بات راحیل کافی آہستہ سے بولا تھا۔

لیکن پھر بھی سائیڈ پر بیٹھے ماہیر کے تیز سماعت سے محفوظ نہیں رہ سکا تھا۔ تبھی تو اسکی بے وقت کھانسی شروع ہوئی تھی۔ جو راحیل کے کمر پر دھموکہ پڑنے تک جاری تھی۔

چلو اچھا ہے اس طرح بہل جائے گی۔ ورنہ ہر وقت میری جان اس میں اٹکی رہتی ہے۔ گھٹنوں میں درد کی وجہ سے میں بار بار اپر چڑھ بھی نہیں سکتی۔ صدیقہ بیگم راحیل کی طرف بریڈ بڑھاتے ہوئے بولی۔

ہاں! بھائی کی جان بھی تو کمرے میں ہی اٹکی ہوئی ہے۔ ماہیر راحیل کو آنکھ مارتا ہوا بولا۔

www.novelsclubb.com

میرا مطلب ہے۔اب بھائی آفس جا رہے ہیں تو بھابھی کی طبیعت پوری طرح ٹھیک نہیں ہوئی وہ پریشان ہونگے نا۔راحیل کی گھوری پر ماہیر نے بات بنائی۔اجالا کی طبیعت کا سن کر ماہیر دو دن پہلے ہوسٹل سے آیا تھا۔

راحیل تم آفس جا رہے ہو؟ہونش میں تو ہو اس بچی کو ابھی تمہاری ضرورت ہے۔ماہیر کی بات پر صدیقہ بیگم کا دھیان اسکی تیاری کی طرف گیا تھا۔

ماما آفس میں پینڈنگ ورک بہت بڑھ گیا ہے۔شادی کے چار دن پہلے سے میں آفس نہیں جا رہا ہوں اور آج دسواں دن ہے۔راحیل نیپکن سے ہاتھ صاف کرتے ہوئے بولا۔

تو؟تم نے کونسا انوکھا شادی کے لیئے دفتر سے چھٹی لی ہے۔سب ہی لے تے ہیں۔کوئی ضرورت نہیں ہے آفس جانے کی اجالا بہت اداس ہے اس لیئے کچھ دن کے لیئے اسے لیکر کہیں گھومنے پھرنے چلے جاؤ۔اُوٹی

کیسا رہے گا پہاڑی علاقہ ہے مزاج پر اچھا اثر کرے گا۔ صدیقہ بیگم جیسے سب طئے کئے بیٹھی تھیں۔

ماما گھومنے سیر یسلی؟ راحیل نے اپنے مخصوص انداز میں ابرو اٹھائے۔

کہاں سے میں تمہیں مذاق کر رہی لگتی ہوں۔ صدیقہ بیگم نے تیوری چڑھائی۔

ماما اگلے ہفتہ سے اجالا کے پریکٹیکل ہے۔ اور پندرہ دن بعد اسکے فائنل ایگزامس۔ ابھی صبح ہی اسکے کالج سے کال آیا ہے مجھے اسکے سر بتا رہے تھے کی وہ پندرہ دن سے آپسینٹ ہے۔ راحیل چیر سے اٹھکر کوٹ ہاتھ پر رکھتے ہوئے بول کر کچھ آگے بڑھا۔ پھر کچھ یاد آنے پر پلٹ کر انہیں دیکھا۔

اور رہی بات آپ کی بچی کے من بہلنے کی تو میں آج علی کے گھر جا رہا ہوں۔ اجالا کے بکس لانے۔ کل نہیں لیکن پرسوں سے وہ کسی بھی حال میں کالج جوائن کر رہی ہے۔ پڑھائی میں دھیان لگائے گی تو خود ہی بہل جائے گی۔ اور آپ کی تصلی کے لی ئے میں لنچ پر آنے کی پوری کوشیش

کرونگا۔راحیل ایک اطمینان بھری نظر اپنے کمرے کے بند دروازے پر ڈال کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔جبکہ پیچھے صدیقہ بیگم مہر سے اجالا کو ناشتہ کے لیئے لانے کا کہہ رہی تھی۔

ان دو دنوں میں سب نے اجالا کو ہاتھ کا چھالا بنا رکھا تھا۔ہر وقت سب محفل لگائے راحیل کمرے میں جمع رہتے تھے۔کبھی ماہیر اپنے بے تکے جوک سے اسے ہسنانے کی ناکام کوشش کرتا۔کبھی تنویر صاحب پرانی باتیں بتاتے ہوئے اسے بہلانے کی کوشش کرتے تو کبھی صدیقہ بیگم ان تینوں کے بچپن کی شیطانیاں بتا کر اسے ہنسنے پر مجبور کرتی۔ان سب کی محبت اور مورل سپورٹ کی وجہ سے اجالا پوری طرح تو نہیں لیکن کافی سمبھل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سب سے زیادہ راحیل نے اسے سمبھالا تھا دن رات ایک کر دیا تھا اس نے اجالا کے لیئے ساری رات اسے سینے سے لگائے رکھتا اسکے ذرا سا کسمسانے پر بھی پٹ سے آنکھیں کھول کر اسے کسی چیز کی ضرورت

تو نہیں چیک کرتا۔ ہر پل سایہ کی طرح اجالا کے آس پاس رہتا۔ دو دن میں صرف تین بار وہ اپنے کمرے سے چند سیکنڈ کے لی ئے باہر نکلا تھا۔ آج آفس میں ضروری میٹنگ ہونے کی وجہ سے وہ اپنے اپر جبر کر کے جا رہا تھا۔ ورنہ اسے چھوڑ کر جانے کا من تو آج بھی نہیں تھا۔

راحیل بارہ بجے تک میٹنگ اٹینڈ کر کے علی کے گھر گیا تھا۔ کچھ دیر بی اماں کے ساتھ بیٹھنے کے بعد رضیہ کے کتابوں کے کاٹون لاتے ہی بی اماں سے مل کر وہاں نکل گیا تھا۔

جب وہ گھر پہونچا تو پورے گھر میں خاموشی کا راج تھا۔ ملازم سے پوچھنے پر بتا چلا کی مہر کے امتحانات ہونے والے ہیں۔ اس لی ئے آج وہ یونی گئی ہے۔ ماہیر دوستوں سے ملنے گیا ہے۔ تنویر صاحب آفس گئے ہیں۔ صدیقہ بیگم کمرے میں آرام

کر رہی ہیں۔ جبکہ بہو بیٹا اپنے کمرے میں ہے۔اجالا کا سن کر وہ کاٹون اٹھا کر اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

راحیل نے کمرے میں داخل ہو کر پہلے ڈور کے قریب رکھے رائٹنگ ٹیبل پر کاٹون رکھا پھر پلٹ کر دروازہ بند کرتے ہوئے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیئے نظریں دورائی۔

جو ڈریسنگ ٹیبل کے آگے سٹول پر بیٹھی اپنے بالوں اور برش کے بیچ چل رہی سرد جنگ ختم کرنے کی کوشش میں بالوں کو برش میں لپیٹ لپیٹ کر اور الجھا رہی تھی۔راحیل نفی میں سر کو جنبش دیتا اسکی طرف بڑھا۔

کیا کر رہی ہو اجالا ایسے بال سلجھنے کے بجائے زیادہ الجھ جائیں گے۔لاؤ میں تمہاری مدد کر دیتا ہوں۔ بال بھی تو پورا ایک ٹوکرا ہے۔راحیل نے بولتے ہوئے اسکے بال سے برش نکالنا چاہا جب اجالا نے اپنا سر آگے کر کے اسکی پہونچ سے دور کیا۔

مجھے کسی کی ہیلپ کی ضرورت نہیں ہے۔اب میں اپنے سارے کام خود ہی کرونگی۔خاص کر اپنے بال میں خود بناونگی چاہے جیسے بنے۔اور آگر نہیں بنے تو انہیں کاٹ دینا ہے میں نے بس۔اجالا نم آواز میں کہتی غصہ میں اپنے بال سے کھینچ کر برش نکالنے لگی تھی جب راحیل نے اسکے ہاتھ اپنے قبضے میں لیا۔

اتنا غصہ۔وہ بھی اتنی چھوٹی سی ناک پر نوٹ فیر اجالا۔اور ان خوبصورت بال کو کاٹنا تو دور کی با آگر تم نے انہیں غصہ سے چھوا بھی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔راحیل اسے سٹول پر بیٹھاتے ہوئے بولا۔اجالا غصہ میں دوبارہ اٹھنے لگی تھی۔لیکن کاندھے پر راحیل کے ہاتھ کا دباؤ محسوس کر کے واپس بیٹھ گئی۔

میرے رہتے ہوئے پر نسیس اجالا اپنے بال خود بنانے کی تکلیف کیوں کرے یہ تو ناانصافی ہے۔اور تمہیں پتا ہے میں بہت اچھا بال بناتا ہوں۔بچپن میں ماما کی طبیعت جب خراب رہتی تھی تو اکثر میں ہی مہر کے بال بناتا تھا۔راحیل اسے باتوں

www.novelsclubb.com

میں لگائے آہستہ آہستہ اسکے بال اپنی انگلیوں کی مدد سے سلجھا رہا تھا۔جو تین دن سے برش نا کرنے کی وجہ سے کافی الجھ گئے تھے۔

ماپا بھی یہی کہتے تھے۔پھر دیکھا کیسے وہ مجھے یہاں آپ لوگوں کے بیچ اکیلا چھوڑ گئے۔ایسے ہی مجھے سب چھوڑ جاتے ہیں دیکھنا ایک دن آپ لوگ بھی اجالا کو چھوڑ دو گے۔لیکن اس بار نا میں کسی کے چھوڑنے سے پہلے خود سب کو چھوڑ کر بہت دور چلی جاؤ نگی۔اجالا اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے بولی۔راحیل نے اسکی بات پر ہلکا قہقہ لگایا۔

اچھاااا۔تمہیں لگتا ہے کی میں تمہیں اپنے سے دور کہیں جانے دونگا یا خود کہیں جاؤ نگا۔راحیل اسکی رونے کی وجہ سے گلابی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے بولا۔یہ جانے بغیر کی اجالا سنجیدگی کی آخری حد تک سنجیدہ ہے اور وقت آنے پر وہ ایسا کرنے والی بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

اور یہ ہم لوگوں میں اکیلا چھوڑنے والی کیا بات ہوئی بھلا۔اتنے لوگوں میں اکیلا کون ہوتا ہے۔اور تمہارے ماپا تم سے بہت پیار کرتے ہیں اجالا جب سے اس نے تمہاری طبیعت کا سنا ایک پل چین نہیں ہے اس کو دیارِ غیر میں وہ ہم دونوں کی وجہ سے تنہا ہے۔یہ سب باتیں راحیل صرف سوچ سکا تھا۔جب سے علی کو اجالا کی طبیعت کا پتا چلا تھا ایک گھنٹہ میں پچاسوں کال کرتا تھا وہ راحیل کے موبائیل پر تو کبھی گھر کے دوسرے لوگوں کے فون پر۔

ویڈیو کال پر اسے بیہونش دیکھ کر باضابطہ رویا تھا وہ۔لیکن اجالا اس سب سے انجان اپنے ماپا سے ناراض ہو کر خود سے بھی ناراض ناراض رہنے لگی تھی۔اسی لیئے راحیل نے ابھی بی اماں کو اسے ملنے آنے سے روک دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحیل نے اجالا سے ادھر ادھر کے باتوں کے درمیان اسکے بال سلجھادئے تھے۔پھر ان میں نرمی سے برش چلا کر اسکی چٹیا بنادی

تھی۔ چٹیا کو گردن کے ایک طرف ڈالتے ہی راحیل کی نظر گردن کے بیچ و بیچ مسکراتے ہوئے تل پر گئی تھی جو اسکی نظروں سے ابھی گزرا تھا۔

تت۔۔ تمہارا۔۔ دوپٹہ کہاں۔۔۔۔۔۔۔ہے؟ راحیل اس تل کو دیکھ کر اچانک اپنے اندر جاگ رہے جذبات پر بندھ باندھتے ہوئے بولا۔

وہاں! اجالا پلٹ کر بیڈ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔ اسکے اس طرف پلٹنے سے تو راحیل کی پریشانی اور دگنی ہو گئی تھی۔ وہ آئینہ میں نہیں دیکھ پا رہا کیونکہ اس میں مسکراتا تل اسے کچھ کرنے پر اکسا رہا تھا۔

اور نا ہی وہ نظریں نیچی کرنے کی پوزیشن میں تھا۔ کیونکہ اجالا کی قمیض کافی ڈھیلی تھی جس کی وجہ سے گلا بھی اچھا خاصہ ڈیپ تھا۔ دراصل اجالا کے سارے کپڑے مہر کے سائز کے سلوائے گئے تھے۔ اور مہر اجالا کے مقابل تھوری صحت مند تھی جبکہ اجالا کافی نازک دھان پان سی تھی۔

اور اجالا کے چہرے کی طرف دیکھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔ معصوم من موہ لینے والا چہرہ دیکھ کر تو جذبات قابو میں ہی نہیں آتے تھے۔ جس کی وجہ سے کئی بار وہ چھوٹی موٹی گستاخیاں کر چکا تھا۔

راحیل کو اس پریشانی سے دروازے پر ہو رہی دستک نے نکالا تھا۔ وہ بنا ایک پل کی دیر کئے دروازے کی طرف بڑھا۔ پھر ملازم کی بات سن کر وہیں سے پلٹا۔

اجالا! تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے جوس بھیج رہا ہوں اسے یاد سے پینا۔ میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔ اور ہاں دوپٹہ سینے پر رکھا کرو۔ راحیل نے آخری ہدایت نظر جھکا کر دی تھی۔ پھر پلٹ کر دروازہ بند کرتا وہاں سے نکل گیا تھا۔ پیچھے اجالا نا سمجھی سے دوپٹہ اٹھا کر اپنے سینے پر پھیلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد جب راحیل واپس کمرے میں آیا تو اسکے ہاتھ میں سرخ تازہ گلاب کا بنا بکا تھا۔ اسے ہاتھ میں اٹھا کر وہ بیڈ کی طرف چلا آیا جہاں اجالا ٹیڈی سے کچھ ڈیسکس کر رہی تھی۔

اہمم! راحیل کے گلا کھنگارنے پر اجالا نے سر اٹھایا تھا۔اور راحیل کے ہاتھ میں اپنی کمزوری سرخ گلاب دیکھ ٹیڈی سے بے وفائی کرتی اسے وہیں چھوڑ کر بکے کی طرف بڑھی تھی۔جب راحیل نے ہاتھ پیچھے کر کے بکے اسکی پہونچ سے دور کیا۔

صبر پہلے پوچھ تو لو میں نے یہ لایا کیوں ہے۔راحیل اسکی جلد بازی پر مسکراتے ہوئے بولا۔

آپ ہی بتادیں نا پلززز۔مجھے ان فلورس کو چھو کر دیکھنا ہے۔آپ کو پتا ہے ریڈ روز مجھے کتنا پسند ہے۔اجالا حسرت سے پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولی۔راحیل کھل کر مسکرایا کیونکہ اسے علی نے بتایا تھا کی اجالا کو ریڈ روز بہت پسند ہے۔ایسے اس نے بہت سی چیزیں بتائی تھی جو اجالا کو پسند تھی۔جو راحیل دھیرے دھیرے عمل میں لانے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

میں یہ تمہارے دوبارہ سے کالج جوائن کرنے کی خوشی میں لایا ہوں۔یہ لو اپنے پھول اور وہ رہے تمہارے بکس۔راحیل بکے اسکے ہاتھ پر رکھتا بکس کی کاٹون کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولا۔لیکن اجالا کا سارا دھیان تو پھولوں پر تھا۔

تھنکیو۔تھنکیو سو مچ۔اجالا بنا ایک پل کی دیر کئے بکے بیڈ پر رکھتی خوشی سے اسکے گلے لگی۔راحیل اس اچانک افتاد پر بکھلاتے ہوئے آہستہ سے اسکی پیٹ تھپتھپاتا اسے خود سے الگ کیا۔پھر بے ترتیب ہوتی دھڑکنوں پر قابو پاتے ہوئے بے اختیار منہ سے پھسلہ۔

آج تک دیکھی نہیں میں نے کہیں ایسا شباب

تیرے ہونٹوں کے تبسم سے شرمندہ گلاب

کیا مطلب؟شعر اجالا کے سر کے اپر سے گزر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کک۔۔کچھ نہیں۔وہ اگر تم پر و مس کرو کی تم ہمیشہ ایسے ہی مسکراتے رہو گی تو میں روز تمہارے لی ئے ایسا ہی بُکا لیکر آو نگا۔راحیل اپنی بے اختیاری پر لعنت بھیجتے ہوئے اسے خوش دیکھنے کی خواہش سے مجبور ہو کر آفر کی۔

سچّی !اجالا پر جوش ہوئی۔

مچّی !راحیل بھی اسی کے انداز میں بولا۔

اچھا میں کالج کب سے جا رہی ہوں۔اجالا بکا سائیڈ ٹیبل پر رکھتی رائٹنگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

کل تک انشااللہ تم پوری طرح ٹھیک ہو جاؤ گی۔سو پرسوں سے جوائن کر لینا۔

ہمممم !ویسے فلاورس کے لی ئے اگین تھنکس۔

www.novelsclubb.com

اب کیا تم روز میرا شکریہ ادا کرو گی۔ویسے آج اتنے چھوٹے سے سرپرائز پر تم نے تھنکیو کی دکان لگالی ہے۔جب پرسوں میں تمہیں دو وہ بھی

بڑے بڑے سرپرائیز دونگا تب تم کیا کرو گی۔راحیل بکس کو الٹ پلٹ کے دیکھتی اجالا کے کان میں جھک کر سرگوشی کے انداز میں بولا۔

آآپ۔۔۔۔۔اور۔۔ سر۔۔۔پرائز دینگے۔اجالا اسکی سانسوں کو اپنے کانوں کی لو پر محسوس کر کے پزل ہوئی۔جس پر راحیل نے اس سے دور ہوتے ہوئے صرف گردن ہلائی۔

تم نا سمجھ نہیں ہو۔بس ضرورت سے زیادہ معصوم ہو۔ورنہ حساسیت کافی تیز ہے تمہاری۔راحیل کہتا کپڑے لیکر واشروم میں بند ہو گیا تھا۔جبکہ اجالا ایک بار پھر نا سمجھی سے اسکی باتوں کا مطلب سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

کچھ بھی ہو میں الزام تمہیں ہی دونگا

تم معصوم بہت ہو مگر یہ تمہاری آنکھیں توبہ!

اجالا! یار اٹھ جاؤ یہ دسویں مرتبہ ہے جو تمہیں جگانے آیا ہوں۔پتا نہیں کونسا نشہ کر کے سوتی ہو جو اتنی پکی نیند ہے تمہاری کے پاس نگاڑا بھی بجایا جائے تو نیند نہیں ٹوٹتی۔راحیل ہاتھ میں گھڑی باندھتا ہوا ایک بار پھر بیڈ کے قریب آکر اجالا کے منہ سے کمفٹر ہٹایا جسے اس نے دوبارہ اپنے منہ پل لے لیا تھا۔

ٹھیک ہے! مرضی ہے تمہاری۔راحیل زچ ہوا عجیب لڑکی تھی۔پھر ریڈ روز کے بکے پر نظر جاتے ہی اسکی آنکھوں میں ایک چمک سی آئک۔

ایسا کرتا ہوں جو ریڈ روزیس کا بکا آیا ہے تمہارے لیئے وہ مالی کاکا کو دے دیتا ہوں۔وہ اپنی بھینس کو کھلا دینگے۔اور میں بھی آلموسٹ ریڈی ہوں۔سو میں تو آفس جا رہا ہوں۔تم ایسا کرو سیدھا ایکزام حال ہی چلے جانا میں آج تمہارے کالج جا کر حال ٹکٹ لے آونگا۔راحیل اونچی اونچی آواز میں بولتا آئینہ سے اجالا کا اٹھ کر شکل بگاڑتے ہوئے اپنی نقل اتارتا دیکھ مشکل سے اپنی ہنسی کانٹرول کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسا کرتا ہوں یہ ابھی دے آتا ہوں۔راحیل ڈریسنگ سے بکا اٹھا کر پلٹا جب سامنے اسکی معصوم بیوی ڈاکو حسینہ بنی دونوں ہاتھ کمر پر جمائے کھڑی اسے گھور رہی تھی۔

آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے اتنے پیارے پھول بھینس کو کھلانے کے بارے میں سوچنے کی ہاں! جواب دیں۔اجالا جھپٹ کر راحیل کے ہاتھ سے پھول لیتی پیار سے اس پر ہاتھ پھیرتی غرّاتے ہوئے بولی۔

راحیل اسکے اس بیویوں والے جلال پر دل تھام کر رہ گیا۔پھر آگے بڑھ کر کبرڈ سے اسکا یونیفارم نکال کر واپس ریڈ روز کی ملکہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔

45:8 ہو رہے ہیں۔سو ان سے راز و نیاز بعد میں کرنا ابھی جا کر فریش ہو کر آؤ مجھے تمہیں کالج ڈراپ کرتے ہوئے آفس جانا ہے۔راحیل کلائی پر بندھی گھڑی اسکے آگے کرتے ہوئے کپڑے اسکے کاندھے پر ڈالا۔جسے اس نے فوراً ایک ہاتھ سے تھام لیا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے راحیل کا گھڑی والا ہاتھ

پکر کے دیدے پھاڑ کر وقت دکھا اور سچ میں وقت نکلتا دیکھ سر پر پیر رکھ کر وہاں سے بھاگی۔

میں دس منٹ میں ائی آپ یہیں رہنا میرے بال بنانے ہیں۔اجالا بکے وہیں ڈریسنگ پر رکھتی واشروم کے دروازے پر جا کر بولی۔راحیل نے اسکی بات پر دوبارہ گھڑی کی طرف اشارہ کیا۔وہ چھپاک سے واشروم میں بند ہوئی۔

اللہ!اللہ! جس عمر میں لوگ اپنے بچوں کو سکول کے لیئے ریڈی کرتے ہیں میں اپنی بیوی کو کالج کے لیئے ریڈی کر رہا ہوں۔ نجانے اس کی معصومیت مجھ معصوم سے اور کیا کیا کروائے گی۔راحیل بند دروازے پر نظر ڈالتا بیڈ سے کمفرٹر تہ کرنے لگا پھر بیڈ شیٹ کے ٹھیک کرنے تک اجالا فریش ہو کر آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جلدی سے بال بنا دیں۔دیکھیں 56:8 ہو رہے ہیں۔اجالا ٹاول وہیں بیڈ پر ڈالتی راحیل کا گھڑی والا ہاتھ تھام کر اسے ڈریسنگ کے پاس لے آئی راحیل نے تاسف بھری نظر ٹاول پر ڈالی پھر برش اٹھا کر اسکے بال بنانے لگا۔

بال بنانے کے بعد اس نے یوٹیوب پر دیکھ کر دو کے بجائے پانچ چھے سیفٹی پن کی مدد سے اسکا دوپٹہ دونوں کندھوں پر سیٹ کیا۔ کیونکہ محترمہ کا کہنا تھا کی گھر میں دوپٹہ رضیہ سیٹ کرتی تھی۔ اب رضیہ یہاں آنے سے رہی تو یہ کام بھی راحیل کے زمہ ہی آیا تھا۔

چلو! راحیل اجالا کا بیاگ اٹھاتا اسے لیکر دروازے کی طرف بڑھا۔ نیچے پہونچ کر پہلے اپنا اور اس کا بیاگ ملازم سے کہ کر گاڑی میں رکھوایا۔ پھر کرسی کھینچ کر اجالا کو بیٹھایا اور خود بھی اسکے بازو والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

بیٹا! آرام سے کھاؤ کیا کر رہی ہو؟ صدیقہ بیگم اجالا کو جلدی جلدی کرتا دیکھ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

ماما دیکھیں نا نو بج گئے ہیں۔ میں لیٹ ہو جاؤنگی۔ اجالا گھڑی کی طرف دیکھتی زبردستی سینڈوچ منہ میں ڈال کر جلدی جلدی ختم کرنے کوشش کرنے لگی۔

ماما جب لوگوں کو اتنی جلدی ہو تو صبح جلدی جاگنا بھی چاہیئے نا۔ راحیل دودھ سے بھرا گلاس اسکے آگے رکھتے ہوئے میٹھا سا طنز کیا۔

ہاں! تو ماما ان کی غلطی ہے انہیں مجھے جلدی جگانا چاہیئے تھا نا۔ یہ خود تیار ہو گئے تب مجھے جگایا پھر لیٹ تو ہونا ہی تھا۔ اجالا نے بری صفائی سے سارا ملبہ راحیل پر ڈالا۔ جس پر راحیل کا تو حیرت سے منہ ہی کھل گیا تھا۔

میری غلطی ہے۔ سیریسلی؟ ماما آپ کو پتا ہے ساڑھے سات سے جگا رہا ہوں میں میڈم کو۔ پہلے تو پندرہ منٹ وہیں بیڈ پر بیٹھ کر جگانے کی ناکام کوشش کرتا رہا۔ پھر لیپ ٹاپ پر کام کرتے ہوئے کپڑے نکالتے ہوئے یہاں تک کی شاور لیتے ہوئے بھی دو بار ڈور کھول کر آواز لگائی لیکن مجال ہے جو سلیپنگ بیوٹی کے کان پر جوں تک رینگی ہو۔ مجھے تو ایسا لگ رہا تھا جیسے مردوں سے شرط باندھ کر سوئی تھی۔ راحیل یہ الزام لینے کے لیئے زرا تیار نہیں تھا اس لیئے ترخ کر اپنی

www.novelsclubb.com

صفائی پیش کی لیکن جلد ہی اسے اپنی جلد بازی پر پچھتاوا بھی ہوا تھا کیونکہ۔سب نیچے سر جھکائے ہنسنے میں مگن تھے۔

ہاں! بھئی راحیل غلطی سراسر تمہاری ہے تم نے ہی ہماری بیٹی کو لیٹ کیا ہے۔بابا مسکراتے ہوئے بولے۔

بلکل! سہی بابا بھائی کو بھابھی کے تیار ہونے کے بعد تیار ہونا چاہیئے تھا خواہ بھابھی نو بجے اٹھ کر تیار کیوں نہیں ہوتی۔ماہیر نے بھی اپنا حصہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

اور آپ کو پتا ہے بابا۔میں صرف بیس منٹ میں ریڈی ہوئی ہوں۔اور انہوں نے صرف میرے کپڑے نکالے بال بنائے اور دوپٹہ کے پنس لگا کر دئے۔باقی سب میں نے خود کیا۔اُپر سے یوٹیوب میں دیکھنے کے باوجود دوپٹہ پانچ چھے پن لگا کر بھی ڈھیلا ہی سیٹ کیا ہے جبکہ رضیہ دو پن میں ہی فٹ سیٹ کرتی تھی۔اجالا نے سب کو اپنی ہمایت کرتا دیکھ مزید گوہر افشانی کی۔راحیل صرف دانت پیس کر رہ گیا۔

ہاں! تو میڈم مجھے کیوں کہا تھا رک کر میری ہیلپ کرا دیں۔ بلا لیتی اپنی بوٹیشن رضیہ کو۔ راحیل کی زبان ایک بار پھر پھسلی۔ راحیل کو اس وقت اپنی زبان کے ساتھ اپنی معصوم بیوی کی معصومیت پر بھی غصہ آ رہا تھا۔ اللہ کسی کو اتنا بھی معصوم نا بنائے کی سامنے والے کی واٹ ہی لگ جائے۔

بھائی! آپ کو رضیہ سے دوپٹہ سیٹ کرنے کا سہی طریقہ سیکھنا چاہیئے وہ بھی صرف دو پن سے۔ کیوں بابا؟ ماہیر راحیل کو کاندھا مارتے ہوئے بولا۔ اب کی بار کسی نے قہقہ روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ سب کو ہنستا دیکھ کر راحیل فوراً اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔ ورنہ اس کے منہ سے ضرور کچھ نا کچھ نکل جاتا۔

کیا ہوا برخردار؟ اسے اس طرح کھڑا ہوتا دیکھ کر تنویر صاحب اپنی ہنسی روکتے ہوئے پوچھا۔

بھائی رضیہ ابھی فری نہیں ہو گی آپ بعد میں سیکھ لینا۔ ماہیر نے ایک اور شگوفہ چھوڑا۔ جس کی سزا راحیل نے اسکی پیٹھ پر فوراً ہی دی تھی۔

www.novelsclubb.com

بابا میری ایک فائل کمرے میں رہ گئی ہے۔میں وہ لیکر آتا ہوں۔اجالا تم جب تک دودھ فنیش کرو۔راحیل دودھ کا گلاس اسکے خالی پلیٹ پر رکھتے ہوئے سیڑھیوں کی طرف بڑھا۔

ارے! ناشتہ تو ختم کر کے جاؤ۔صدیقہ بیگم نے اسکی پلیٹ میں ہاف سینڈوچ دیکھ کر آواز لگائی۔

آپ کی چہیتی بہو کی باتوں سے پیٹ بھر گیا۔راحیل بڑبڑاتے ہوئے اپر چلا گیا۔اور جب راحیل کچھ دیر میں فائل لیکر نیچے آیا تو بابا ماما اپنی لاڈلی کو ایسے نصیحت کرنے میں مصروف تھے جیسے وہ پہلی بار سکول جا رہی ہو۔

ماما! کالج جا رہی ہے آپ کی بچی جہاد کے لیئے نہیں نکل رہی۔اب چلیں۔راحیل انہیں کہنے کے ساتھ اجالا کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی طرف بڑھ گیا تھا۔

تنویر صاحب کتنا بدل گیا ہے نا ہمارا راحیل۔صدیقہ بیگم اسکی پشت دیکھتے ہوئے بولی۔

ہممممم!راحیل کے لیئے ایسی ہی لڑکی چاہیئے تھی ہمیں جو۔

جو انہیں دوپٹہ سہی سے پن نا کرنے پر آپ لوگوں سے باتیں سنائے ہے نا۔ماہیر نے انکی بات بیچ سے اچک لی۔

ہاہاہاہا۔۔۔بد معاش پٹو گے تم اس سے۔تنور صاحب قہقہ لگاتے ہوئے بولے۔

نو چانس بابا۔ورنہ میں بی جمالو کا کردار ادا کرتے ہوئے اپنی معصوم بھابھی اور انکی معصوم بیوی کو اچھے بھر کا دونگا۔آخر لارڈ گورنر کی کمزوری ہاتھ لگی ہے۔ماہیر بولنے کے ساتھ وہاں سے دور بھی لگائی تھی کیونکہ صدیقہ بیگم نے انکے لاڈلے کی شان میں گستاخی کرنے پر اپنی چپل اتار لی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب میں نے ایسا کیا بول دیا تھا جو آپ کا منہ سوجا ہوا ہے۔اجالا کالج کے پاس گاڑی رکتے ہی منہ بنا کر بولی۔راحیل نے پورا راستہ کوئی بات نہیں کی تھی۔اور منہ بھی کسی کیوٹ سے بچے کی طرح پھلا رکھا تھا۔

نہیں! میڈم آپ نے کچھ نہیں کیا سب میں نے کیا ہے۔ہے نا؟ مجھے تو ایک پن تک لگانی نہیں آتی۔مجھے رضیہ سے سچ میں سیکھنا چاہئے۔راحیل اسکی معصومیت پر دانت پیس کر بولا۔مطلب معصومیت کی بھی حد ہے۔

نہیں! اب اتنا بھی برا نہیں لگایا تھا آپ نے گزارے لائق تو ہے۔اجالا اپنا بیاگ اٹھاتے ہوئے بولی۔

نوازش ہے آپ کی۔راحیل جل کر بولا۔پھر کچھ یاد آنے پر والٹ اٹھایا اس سے کچھ پیسے نکال کر اجالا کے ہاتھ پر رکھا۔

کل ہی تمہاری طبیعت ٹھیک ہو ئیکینٹین سے کچھ بھی فضول چیزیں مت کھانا اسپیشل تیل کی بنی۔ نجانے کونسا تیل یوز کرتے ہونگے یہ لوگ۔راحیل فکر مندی سے بولا۔پھر جھک کر اسکے پیشانی پر اپنے لب رکھ دئے۔

ممم۔۔میں۔۔۔وہ۔۔۔لیٹ۔اجالا اسے خود پر جھکا دیکھ کر ہکلاتے ہوئے بولی۔ایک بار پھر اسکی دھڑکن تیز ہوئی تھی۔جبکہ علی روز اسی جگہ اسی طرح اسکی پیشانی کا بوسہ لیتا تھا تب تو ایسا کچھ نہیں ہوتا۔بلکہ تب اندر ایک سکون سا اترتا معلوم ہوتا۔سکون تو اب بھی محسوس ہو رہا تھا۔لیکن کچھ تھا جو اجالا کے دھڑکنوں کو بے ترتیب کئے دیتا تھا۔اور وہ تھے راحیل کے دل میں اجالا کے لیئے انوکھے جذبات جنہیں وہ اپنے لمس سے اجالا کے اندر اتار رہا تھا۔اب معصوم اجالا کو کیسے پتا ہو گا کی لمس میں جذبات کا فرق بہت اثر انداز ہوتا ہے۔لمس ہی وہ ذریعہ ہے جس سے ہم کسی پر اپنی محبت شدت نفرت دیوانگی اشکار کر سکتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

راحیل چار بجے تک اپنے آفس کا سارا کام نپٹا کر اجالا کو لینے وقت سے پہلے پہونچ گیا تھا۔اجالا کو کالج سے پک کرنے کے بعد وہ دونوں آئس کریم پارلر لے گئے تھے۔وہاں سے سب کی پسند کی آئس کریم لینے کے بعد بیکری۔بیکری سے راحیل نے نجانے کون کون سے سنیکس خود لی ئے تھے۔اجالا تو ہونقوں کی طرح اسے اپنی پسند کی ساری چزیں لیتا دیکھ رہی تھی۔

اب اجالا کو کون بتائے کی اسکے ماپا نے خود اسکے شوہر کو اسکی تمام عادتوں کی ایک لسٹ دی ہے۔جس میں یہ بہت اچھے سے مینشن ہے کی اجالا میڈم کو پڑھتے ہوئے کچھ نا کچھ کھانے کی بہت ہی کوئی بری عادت ہے۔

www.novelsclubb.com

بیکری سے نکلنے کے بعد ان کا رخ اب گھر کی طرف تھا۔راحیل گاڑی چلاتے ہوئے چور نظروں سے اپنی پہلو میں بیٹھی اپنی معصوم بیوی کو بھی دیکھ رہا تھا۔جو ہونق شکل لی ئے سامنے دیکھ رہی تھی۔جبکہ کالج سے لیکر آئس کریم

پارلر تک اسکی زبان کینچی کی طرح چل رہی تھی لیکن بیکری میں اسے سب لیتا دیکھ کر جو منہ بند ہوا تھا تو ابھی تک نہیں کھلا تھا۔اور راحیل جانتا تھا گھر پہونچتے ہی یہ منہ چیخ کے ساتھ ہی کھلے گا اس لیئے اس نے اسے چھیڑنے کی کوشش بلکل نہیں کی تھی۔

گیٹ کے آگے گاڑی روک کر راحیل نے چابی چوکیدار کے ہوالے کی اور خود اجالا کے ساتھ گیٹ سے اندر داخل ہو گیا۔اجالا جیسے ہی اندر داخل ہوئی اسکی پہلی نظر سامنے بڑے سے آم کے درخت پر پڑتے ہی اسکی چیخ نکل گئی تھی۔وہ دور کر وہاں پہونچی۔

جہاں درخت کے ایک موٹے سے تنے سے بڑا سا جھولا لٹک رہا تھا۔کمال جھولے میں نہیں اسکی سجاوٹ میں تھا۔خوبصورت چمکیلے نقلی پتوں کے بنے بیل کو موٹے لوہے کی زنجیر پر بڑی مہارت سے لپیٹا گیا تھا ایسے کی زنجیر بلکل بھی نظر نہیں آرہی تھی دیکھ کر ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے بیلوں سے ہی جھولا بنا ہو۔اور ان

www.novelsclubb.com

نقلی پتوں کے بیچ اجالا کی کمزوری سرخ گلاب لٹک رہے تھے جو دیکھنے میں تو اصلی معلوم ہوتے تھے لیکن چھونے پر نقلی ہونے کی تصدیق ہو جاتی تھی۔ جھولے کی خوبصورتی ڈیکوریشن بتا رہی تھی کے کسی شہزادے نے بڑی فرصت کے اوقات میں اپنی شہزادی کے لئے یہ حسین تحفہ تیار کیا ہے۔

رررر۔۔راحی یہ۔۔۔یہ۔خوشی میں تو اجلا سے کچھ بولا ہی نہیں جا رہا تھا۔اجالا کو اتنا خوش دیکھ کر راحیل کو لگا کی اسکی اتنی کڑی محنت وصول ہو گئی ہے۔جو اس نے لنچ ٹائم میں آکر پورے دو گھنٹے کی ہتک محنت سے کی تھی۔جس چکر میں وہ لنچ بھی گول کر گیا تھا۔

اچھا لگا تمہیں؟تمہارے لئے بنایا ہے۔راحیل نے مسکراتے ہوئے پوچھا ورنہ اجالا کے چہرے پر لکھا تھا کی اسے یہ سب کتنا پسند آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

راحی۔اچھاا۔بلکہ بہت! بہت! بہت اچھا لگا ہے۔راحی آپ بہت! بہت! بہت! بہت! بہت! اچھے ہیں۔اجالا اچھل کر اسکے گلے لگی تھی۔ایسے کے اسکے پیر ہوا میں لہرا رہے تھے۔آگر راحیل بروقت اسے کمر سے نا تھامتا تو اسکا گرنا طئے تھا۔

شکریہ جناب! میری محنت کو پسند کرنے کے لی ئے۔! تم خوش ہو میرے لی ئے یہی کافی ہے۔اب زرا اس پر بیٹھ کر تو دکھاؤ۔راحیل نے اسے خود سے الگ کر کے جھولے پر بیٹھایا اور خود پیچھے کھڑے ہو کر ہلکے ہلکے جھولا دینے لگا۔

راحی! تھوڑا زور سے دیں نا۔

اس طرح بار بار راحی بول کر تم میری پریشانی بڑھا رہی ہو۔اور آگر میں نے کچھ ایسا ویسا کر دیا تو تمہاری سانسیں روک جانی ہے۔۔راحیل نے اسکے کان میں سرگوشی کر کے جھولا چھوڑ دیا تھا۔اب جھولا ہوا میں لہرا رہا تھا۔پھر کچھ دیر جھولا جھولنے کے بعد راحیل زبردستی اسے لیکر اندر بڑھا تھا۔

گھر میں سب سے ملنے کے بعد جب وہ لوگ فریش ہونے کمرے میں گئے تو صوفے کے پاس دیوار کے ساتھ لگے گلابی رنگ کا رائٹنگ ٹیبل اور کرسی دیکھ کر اجالا کی دوبارہ سے چیخ نکل گئی تھی۔

راحی! اسکے آواز دینے سے پہلے ہی راحیل نے اسکے کاندھے پر ہاتھ رکھا تھا۔

کیسا لگا ٹیبل؟ وہ مجھے اتنے ہی باربی سٹیکر ملے اس لیئے بس ٹیبل پر لگا دیا کرسی پر نہیں ہوئے۔ راحیل اسے ٹیبل پر لگے باربی سٹیکرس پر ہاتھ پھیرتا دیکھ کر بولا۔

بہت اچھا ہے۔ اور کرسی پر کوئی بھی سٹیکر نہیں لگاتا۔ اجالا کرسی پر بیٹھ کر بولی۔

اب یہاں بیٹھ کر تم اپنی سٹڈی کرو گی۔ اور یہاں صوفے پر بیٹھ کر میں اپنے آفس کا کام کرونگا۔ اور یہاں نیچے ڈرار میں تم اپنے سنیکس رکھ لینا۔ میں نے اسپیشلی یہ دیکھ کر ہی خریدا ہے۔ راحیل نیچے بنے بڑے سے ڈرار کی طرف اشارہ کرتا ہوا بولا۔ اسے اس طرح اپنے لیئے اتنا کچھ کرتا دیکھ اجالا کی آنکھیں بھیگنے لگی تھی۔

آپ کو پتا ہے راحی آج تک ماپا کے علاوہ کسی نے مجھے ایک چوکلیٹ تک نہیں دیا۔چوکلیٹ تو بہت دور کی بات کسی نے میرے سر پر اپنائیت سے ہاتھ تک نہیں رکھا۔میری وجہ سے ماپا بھی اپنے رشتہ داروں سے دور ہو گئے۔لیکن مجھے کبھی کسی کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔کیونکہ ماپا نے ہونے ہی نہیں دی تھی۔اجالا نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اپنے آنسوں صاف کئے۔

نہیں! میری جان روتے نہیں بے شک میں تمہارے ماپا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔لیکن میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کرونگا پرومس۔راحیل آگے ہو کر اپنی قیمتی متاع کو اپنے اندر چھپاتے ہوئے ایک عزم سے بولا۔اور پہلی بار اجالا نے اپنے بازو اسکے پیٹھ پر پھیلائے تھے۔

www.novelsclubb.com

اچھا ایسا کرتے ہیں کی میں تمہارے سارے سبجیکٹس کا شیڈیول بنا دونگا۔تم اسکے حساب سے سٹڈی کرو گی تو زیادہ برڈن فیل نہیں ہو گا۔پھر میں روز تمہارے ٹیسٹ بھی لیا کرونگا۔راحیل اسے اپنا آگے کا لائحہ عمل بتا رہا تھا۔اور

اجالا اسکے چہرے کے ایک ایک نقش میں کھوئی ہوئی تھی آخر میں اسکی نظر ہلتے عنابی لبوں پر آ رکی تھی۔

--

❤تم سے محبت تو ہر کوئی کرے گا جاناں

لیکن کہاں سے لاؤ گی تعبداری ہمارے جیسی❤

آج اجالا کے کالج کا آخری دن تھا۔حال ٹکٹ بھی آج ہی دئے جانے تھے۔اس لیئے کالج ہاف ٹائم ہی رکھا گیا تھا۔راحیل اپنے بزی شیڈیول کے باوجود وقت نکال کر اسے پِک کرنے وقت سے پہلے پہونچ گیا تھا۔اور پچھلے دس منٹ سے گیٹ پر کھڑا اسکے باہر نکلنے کا انتظار کر رہا تھا۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد راحیل فون نکال کر وہیں پر میلس چیک کرنے لگا۔

اچھا عافیہ پھر ایکزام حال میں ملتے ہیں۔اجالا راحیل کو پارکنگ میں کھڑا دیکھ اپنے ساتھ چل رہی اپنے کلاس فیلو سے کہا جس کا سینٹر بھی اسی کالج میں تھا۔جہاں اجالا کا تھا۔

لیکن علی بھائی تو نہیں آئے ابھی۔

نہیں! ماپا نہیں اینگے۔وہ راحی آئے ہیں نا مجھے لینے۔ماپا تو آوٹ اوف کنٹری ہیں۔اجالا گیٹ سے باہر نکلتے ہوئے بولی۔

اچھا! لیکن یہ ہیں کون؟ آج سے پہلے تو کبھی نہیں دیکھا۔عافیہ راحیل کو گاڑی سے ٹیک لگائے دیکھ کر حیران ہوئی۔

میرے شوہر ہیں۔اجالا اطمینان سے بولی۔

واٹ! عافیہ کا تو منہ ہی کھل گیا تھا اس نے بے یقینی سے اجالا کی طرف دیکھا جو بڑی پیاری مسکراہٹ ہونٹوں پر سجائے راحیل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

آر یو سیریس۔ مطلب کب ہوئی تمہاری شادی؟ عافیہ گاڑی کے پاس اپنے فون میں مگن ہینڈسم سے راحیل پر نظر جماتے ہوئے پوچھا۔

اس میں مذاق والی تو کوئی بات نہیں ہے۔اور پچھلے پندرہ دن سے میں کس خوشی میں غیر حاضر تھی۔اجالا تڑخ کر بولتی راحیل کے قریب چلی گئی۔

❤جو تجھے دیکھنے سے ملتا ہے

سارا مسئلہ اسی سکون کا ہے❤

اجالا کو دیکھتے ہی راحیل نے فون اپنے جیب میں رکھا۔ مسکراتے ہوئے اسکے لیئے فرنٹ سیٹ کا ڈور کھول دیا۔اجالا کے بعد ابھی وہ خود ڈور کھول کر بیٹھنے لگا تھا کی عقب سے آئی آواز پر اسکے ہاتھ ڈور پر جم گئے۔

اسلام علیکم دولہا بھائی۔عافیہ کے سلام کرنے پر راحیل ڈور چھوڑ کر پورا کر پورا پلٹ کر اس اجالا کی ہم عمر لڑکی کو دیکھا۔جس نے ابھی اسے دولہا بھائی کہہ کر مخاطب کیا تھا۔

جی کیا آپ مجھ سے مخاطب ہیں؟راحیل نے اپنی حیرانی چھپا کر آس پاس دیکھتے ہوئے پوچھا شائد اسے غلط فہمی ہوئی ہو۔

آپ اجالا کے ہسبنڈ ہیں نا؟وہ ابھی اجالا نے بتایا۔بہت بہت مبارک ہو آپ کو۔اب شک کی کوئی گنجائش ہی نہیں بچی تھی۔

جی!شکریہ!راحیل ایک نظر فرنٹ سیٹ پر بیٹھی اپنی معصوم بیوی پر ڈال کر زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔ورنہ بات ہارٹ اٹیک انے والی تھی

کیا آپ مجھے اسٹاپ تک ڈراپ کر سکتے ہیں ایکچولی دوپہر کا وقت ہے نا اس لئے یہاں بس نہیں آتی۔اور کوئی کیب وغیرہ بھی نہیں ہے یہاں۔وہ لڑکی

اسکے مسکراتے ہی اپنے مدع پر آگئی تھی۔راحیل تو ابھی تک اس بات پر حیران تھا کی اسے اجالا نے انکے رشتہ کا بتایا ہے۔

آپ ڈراپ کر دیں گے ؟وہ ایک بار پھر بولی۔

جی !جی !آپ بیٹھے !راحیل نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے پیچھے کا ڈور کھول دیا۔وہ فوراً پیچھے کی سیٹ سمبھال چکی تھی۔راحیل نے بھی ڈرائیونگ سیٹ سمبھال کر گاڑی اگے بڑھادی۔اسے بس اسٹاپ پر ڈراپ کرتے ہوئے گاڑی آئس کریم پارلر کے راستہ پر ڈال دی۔

اجالا تم نے اپنی فرینڈ کو بتایا کی میں تمہارا۔۔۔شوہر ہوں۔راحیل سب کے لی ئے آئس کریم لینے کے بعد گاڑی میں بیٹھ کر ایک آئس کریم اجالا کے ہاتھ میں پکڑاتے ہوئے آخر کب سے اپنی زبان پر مچل رہے سوال کو پوچھ لی لیا۔

ہاں !اس میں اتنا حیران ہونے والی کیا بات ہے۔آپ کو کیا لگا میں پھر سے ورڈ بھول گئی ہو نگی۔میں نے ناپورے فیفٹی ٹائم اس ورڈ کو اپنے بک پر لکھ

لکھ کر پریکٹس کی تھی۔تاکہ دوبارہ آپ کو میری وجہ سے کسی کے سامنے امبیرس ناہونا پڑے۔اجالا آئس کریم کا کور ہٹاتی ہوئی آرام سے اسے اپنا عظیم ٹاسک بتایا۔

❤مجھ میں ہنر نہیں ہے خاص

معصومیت کے علاوہ کچھ نہیں میرے پاس❤

اچھا! میں نے تو کچھ اور ہی سمجھا تھا۔راحیل کے سارے ارمان ٹھنڈے ہوئے تو خاموشی سے گاڑی آگے بڑھا دیا۔

میں سوچ رہا تھا میڈم کو اب رشتہ سمجھ آنے لگا ہے۔یہاں تو لفظ شوہر بھی انہیں پچاس مرتبہ مشک کرنے پر یاد ہوا ہے۔رشتہ سمجھنے میں تو شائد صدیاں بیت جائے۔راحیل نے جلے دل کے پھپھولے بھی دل میں ہی پھوڑے باہر بھی پھوڑتا تو اس معصوم مگر ظالم حسینہ کو کہاں سمجھ آنا تھا۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔ لیکن راحیل کے کمرے کی لائٹ جل ابھی تک رہی تھی۔ راحیل اپنا کام ختم کر کے اجالا کو کمپنی دینے کے لئے صوفے پر بیٹھا یوں ہی لیپ ٹاپ پر پرانے میلس چیک کر رہا تھا جبکہ اجالا اپنے ریٹینگ ٹیبل پر بیٹھی اپنے پہلے پرچے کی تیاری کر رہی تھی۔

چونکہ پہلا پرچہ ہی کیمسٹری کا تھا سو وہ بہت زیادہ محنت کر رہی تھی۔ سب سے بڑے چاپٹر آرگنانک کیمسٹری کے تین پارٹ کے وہ ٹیسٹ لکھ کر راحیل کو دکھا چکی تھی۔ اب آخری ٹیسٹ لکھ رہی تھی۔

اور اسکے ٹیسٹ کو دیکھ کر راحیل کو اندازہ ہو گیا تھا کی وہ واقعی ایک قابل اور زہین سٹوڈنٹ ہے۔ اس لئے پچھلے پانچ دن سے وہ بھی رات کے ایک بجے تک اجالا کے برابر جاگ رہا تھا۔ کیونکہ محترمہ کا کہنا تھا کی اگر وہ ایک بار سو جائے تو پھر وہ اپنی نیند پوری کر کے ہی اٹھتی ہیں۔ اس لئے فجر میں اٹھ کر پڑھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

www.novelsclubb.com

یہ لیں ہو گیا پورا۔اب میں آرام سے سو پاؤ نگی بس کل پیپر اچھا ئے۔اجالا راحیل کے طرف ٹیسٹ کے پیپر بڑھاتے ہوئے بولی۔

ویری گڈ۔جتنی اچھی تمہاری تیاری ہے ایم شیور تم سینٹ ماکس ہی لاؤ گی۔راحیل نے اسے شاباشی دی۔جس پر اجالا تو کھل اٹھی تھی۔

اور یہ میں نے کل تمہارے ایکزام حال لے جانے کے لی ئے ریڈی کیا ہے۔تم ایک بار چیک کر لو کچھ کم تو نہیں ہے۔راحیل ایک کو راجالا کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا پھر خود پلٹ بکس سمٹنے لگا جو اجالا نے پڑھتے ہوئے پھیلا دئے تھا۔

❤ وہ کہتے ہیں محبت کی وضاحت کرو

ہم کہتے ہیں فقط محبوب کی اطاعت کرو ❤

www.novelsclubb.com

اب کھڑی کیا ہو چیک کر لو کچھ کم رہا تو کل پرو بلم ہو جائے گی۔راحیل اسے ہنوز کھڑا دیکھ کر بولا۔واشروم کی طرف چلا گیا۔اجالا اسکے یقین پر دل کیوں! کرتے ہیں آپ اتنی پرواہ میری راحی؟آخر کیوں؟اجالا اپنے کل ایکزام حال لے جانے کے لئے راحیل کی طرف سے تیار کئے گئے چیزوں کو دیکھ کر بولی۔اسکی سمجھ نہیں آتا تھا۔یہ انسان اس کے لی ئے اتنا سب کچھ کیوں کر رہا تھا۔بلکل اسکی ماپا کی پرچھائی تھا راحیل۔اسنے تو کبھی سوچا بھی نہیں تھا کی کوئی اسکے ماپا کی طرح اسکا خیال رکھے۔

کیونکہ مجھے اپنی معصوم سی بیوی کے لی ئے یہ سب کرنا اچھا لگتا ہے اور یہ میرا فرض بھی ہے کی میں تمہارے ضرورت کی ہر چیز کا خیال رکھوں خواہ وہ کتنی بڑی سے بڑی یا چھوٹی سے چھوٹی چیز کیوں نا ہو۔راحیل اسکے سر پر ہلکے ہاتھ سے چپت لگاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

میں فریش ہو کر آتا ہوں۔ تم تب تک یہ دودھ ختم کرو۔اس میں کوئی نخرے نہیں اٹھاؤ نگا میں۔راحیل اسے منہ کھولتا دیکھ کر پہلے ٹوک دیا۔پھر خود پلٹ کر واشروم چلا گیا۔اجالا منہ بسورتے ہوئے دودھ کا گلاس اٹھا کر برے برے منہ بناتی پینے لگی۔

ابھی اجالا نے زہر مار ڈو گھونٹ بھی نہیں لیے تھے کی صوفے پر رکھا راحیل کا فون رینگ کرنے لگا تھا۔وہ اسے اگنور کرتی راحیل کا دیا کام کرنے لگی یعنی دودھ پینے کی کوشش جو راحیل روز اسے زبردستی پلاتا تھا۔ایک دن اس نے دودھ ڈسٹبن میں ڈال دیا تھا۔پھر جو راحیل نے اللہ کی نعمت کی ناقدری کرنے پر ہونے والے عذاب سنائے تھے۔وہ سننے کے لائق تھے۔

www.novelsclubb.com

اجالا ایک ایک گھونٹ لیتی دودھ کو پوچھ پوچھ کر پی رہی تھی اور دوسری طرف فون کرنے والا مستقل مزاجی سے فون کئے جا رہا تھا۔

رات کے بارہ بجے بھی چین نہیں ہے لوگوں کو۔اجالا جس موڈ پہلے ہی دودھ کے گلاس کے ناختم ہونے پر خراب تھا فون کو مسلسل بجتا دیکھ کر کچھ اور خراب ہوا۔وہ گلاس وہیں پٹکتی فون کی طرف بڑھی اور بنا نام دیکھے کال ریسیو کر کے کان سے لگایا۔

بھائی! جب سامنے والا فون نا اٹھائے نا تو بندے کو سمجھ جانا چاہیئے کی یا تو وہ بات نہیں کرنا چاہتا یا تو وہ فون کے پاس موجود نہیں ہے۔اس لیئے اخلاقیات کا تکازہ کہتا ہے کی کچھ وقت بعد دوبارہ فون کرنا چاہیئے۔لیکن نہیں آپ فون پر بیٹھ کر کال کیئے جا رہے ہیں۔مطلب ڈھیٹ پنے کی بھی حد ہوتی ہے۔اجالا فون اٹھاتے ہی نان اسٹاپ شروع ہو چکی تھی۔یہ جانے بغیر کی دوسری جانب موجود علی کی اتنے دنوں بعد اپنی لاڈو کی آواز سن کیا حالت ہو رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

اب کیا فون اٹھاتے ہی آپ نے خاموشی کا روزہ رکھ لیا ہے۔کچھ بولیں بھی یا پھر کال ڈراپ کر دیں۔اجالا دوسری طرف سے جواب نا پا کر کچھ اور زچ ہوئی۔

للل۔۔۔لا۔۔۔ڈو۔۔۔۔ علی بڑی مشکل سے توڑ مڑوڑ کے یہ تین لفظ ادا کر پایا تھا۔ جبکہ اسکی آواز سنتے ہی اجالا کے ہاتھ سے فون چھوٹ کر نیچے قالین پر گرا تھا ساتھ اجالا کا ہاتھ بھی بے جان ہو کر پہلو میں گرا تھا۔اور آنسوں کا ایک سیلاب تھا جو لاڈو کی پکار پر امڈ آیا تھا۔

ممم۔۔ مماپا۔۔۔۔اجالا کپکپاتی آواز میں بول کر وہیں صوفے پر ڈھے گئی تھی۔

اجالا کیا ہوا ہے؟ راحیل جو واشروم سے نکلا تھا اسے اس طرح روتا دیکھ کر پریشانی سے اسکی طرف بڑھا جب قدم قالین پر پڑے پر پڑا تو اسنے پریشانی سے جھک کر فون اٹھایا۔اور اسکرین پر علی کا نام دیکھ کر اچانک ہی پر سکون ہوا۔

اجالا دیکھو تمہارے ماپا ہیں۔ بات کرو۔ راحیل اسکے پاس صوفے پر بیٹھ کر عام سے لہجے میں بولا۔احتیاطً سپیکر پر اسنے اپنا ہاتھ رکھ دیا تھا۔تاکہ ناراضگی میں اجالا کے منہ نکلی کوئی بات علی کو ہرٹ نا کر جائیں۔

مم۔۔۔مجھے کسی سے بات نہیں۔۔۔۔کرنی وہ مجھے۔۔۔۔۔چھوڑ گئے ۔۔۔۔تھے نا۔۔۔۔اجالا فون الٹے ہاتھ سے دور کرتی ہچکیاں لیتے بیڈ پر جا کر کمفٹر منہ تک اوڑھ کر رونے لگی۔راحیل نے ایک پریشان نظر اس پر ڈالی پھر سپیکر سے ہاتھ ہٹا کر فون کان سے لگایا۔

اسلام علیکم علی۔کیسا ہے تو؟راحیل نے اپنے لہجے کو نارمل رکھنے کی پوری کوشش کی تھی۔

رررراحی۔لاڈو تھی نا ابھی فون پر۔تو۔۔۔تو پلززز اسے کال دینا۔۔۔میرے کان ترس گئے ہیں۔۔۔۔۔۔اپنی بچی کی آواز سننے کے لیئے۔۔۔ننن۔۔۔نہیں میں ایسا کرتا۔۔۔۔۔ہوں ویڈیو کال کرتا ہوں۔میں اسکی نظروں کے سامنے آ کر۔۔۔۔۔۔۔مناؤنگا تو وہ۔۔وہ مان جائے گی۔۔۔میں کال کرتا ہوں پھر ہاں۔۔۔۔۔۔۔۔علی اٹک اٹک کر نان اسٹاپ بولتا کال کاٹ گیا تھا۔ابھی راحیل کچھ سوچ بھی نہیں پایا تھا کی علی کی ویڈیو کال آنے لگی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اٹھ کر پہلے لیپ ٹاپ اٹھایا پھر اپنا فون لیکر بیڈ پر آ گیا۔

اجالا کل تمہارے فائنل ایگزام کا فسٹ پیپر ہے۔ کیا تو وہ اپنے ماپا سے بات کئے بغیر لکھنے جانا چاہتی ہو؟ کیا تم نے کبھی اپنے ماپا کے بغیر کوئی نارمل ٹیسٹ بھی لکھا ہے؟ راحیل اسکے منہ کفڑ ہٹاتے ہوئے سمجھانے کے انداز میں بولا۔ کال اس نے ابھی تک پک نہیں کیا تھا۔

راحیل کے سوال پر اجالا خاموش ہوئی۔ ٹیسٹ تو بہت دور کی بات ہے اس نے تو اپنے ماپا کے بغیر کبھی کچھ نہیں کیا تھا۔ اجالا کی خاموشی دیکھ کر راحیل نے یس کا بٹن دباتے ہوئے لیپ ٹاپ کا رخ اجالا کی طرف کیا۔

لل۔۔۔لاڈو۔۔لاڈو بیٹا۔۔ کیسی ہیں آپ؟

کیا کر رہی ہیں؟

تیاری پوری ہو گئی آپ کی؟

لاڈو میرا بچہ ماپا کی طرف دیکھو پلززز؟ علی بے چینی سے اس سے سوال کر رہا تھا۔اور وہ تھی کے نظریں جھکائے آنسو بہانے میں مگن تھی۔اسے اپنی طرف نا دیکھتا پا کر علی کی آواز بھرائی۔

بچے ماپا کو ایسے سزا نا دو۔ماپا کان پکڑ کر سوری کرتے ہیں۔علی نے سچ میں اپنے کان پکڑے تھے۔راحیل نے ایک ہاتھ اجالا کے

کاندھے پر پھیلا کر اسے سر اٹھانے کا اشارہ کیا۔لیکن اجالا نے تو جیسے سمجھا ہی نہیں۔

لاڈو میری طرف دیکھو بچے۔ماپا سوری کر رہے ہیں نا۔ماپا کان پکڑ کے اٹھک بیٹھک بھی کریں گے پلززمیری طرف دیکھو۔علی منت

کر رہا تھا اور اجالا سر جھکائے روئے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اجالا! سکرین کی طرف دیکھو۔راحیل کچھ سختی سے بولا۔

نہیں! راحی۔علی نے نفی میں سر ہلا کر اسے سختی کرنے سے روکا۔

اچھا میری لاڈو بتائے کی میں کیا کروں کی وہ مان جائے۔ علی

اپنے آنسو پوچھتے ہوئے مصلحت کا راستہ اپنایا۔ جس پر

اجالا نے ہولے سے سر اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔ جس سے علی کا چہرہ پل میں کھل

اٹھا تھا۔

لل۔۔لاڈو کو اسکے ماپا واپس چاہیئے اسکے سامنے۔ کیونکہ اسے اسکے ماپا کو ہگ

کرنا ہے۔انکے ہاتھ سے کھانا کھانا ہے۔انکے ساتھ بہت ساری باتیں کرنی

ہے۔انکے ساتھ سیکل ریس لگا کر پارک تک

جانا ہے اسے اپنے ماپا کو ہرانا ہے۔اور بہت کچھ کرنا ہے۔اجالا سر اٹھا کر آنسو بھری

گلابی گلابی آنکھوں سے اپنے معصوم ڈیمانڈس بتا رہی تھی۔ وہ علی جو اپنی

لاڈو کے منہ سے نکلنے سے پہلے اسکی ہر خواہش پوری کرتا تھا آج اسکی ان معصوم سی

خواہشوں پر سر جھکا گیا تھا کیونکہ ابھی وہ ایسا نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

آ ینگے نا آپ؟اجالا اسکی خاموشی محسوس کرتے ہوئے ایک آس سے پوچھا۔لیکن دوسری طرف علی نے سر بھی نہیں اٹھایا تھا۔کیسے مان لیتا وہ اجالا کی بات ابھی تو اجالا راحیل کے قریب آنا شروع ہوئی تھی۔وہ آتا تو سب بگڑ جائے گا۔

I got my answer mapa.bye.take care

اجالا نم آنکھوں سے کہتی واپس کمفٹر منہ تک لیکر لیٹ گئی تھی۔راحیل ایک نظر اپنے پہلو میں ڈالنے کے بعد سکرین پر ڈالا جہاں علی اپنے آنسوں صاف کر رہا تھا۔جو بار بار اسکے گال کو بھگائے جا رہے تھے۔پھر فون لیپ ٹاپ سے ڈسکنیکٹ کرتا فون اٹھا کر کھڑکی کے پاس چلا آیا۔

کیوں دے رہا ہے تو خود کو اتنی سزا؟واپس کیوں نہیں آجاتا؟آخر کیا مل رہا ہے تجھے وہاں دبئ کے ہوٹل میں خود کو قید کر کے رکھنے میں؟یہاں تیری لاڈو تیرا گھر کاروبار سب تیرے لیئے تڑپ رہے ہیں اور وہاں تو تڑپ

رہا ہے۔راحیل فون کان سے لگاتے ہی شروع ہو چکا تھا۔جبکہ علی خاموشی سے اپنے بیسٹ فرینڈ کی ڈانٹ سن رہا تھا۔جو ہر بار فون کرنے پر وہ اسے سناتا تھا۔

تو سن رہا۔میں تیری کل کی ٹکٹ بک کر رہا ہوں۔فوراً اپنی پیکینگ شروع کر۔کل اجالا کو ایکزام حال سے تو واپس لا رہا ہے۔آواز آرہی ہے تجھے۔راحیل اسے خاموش دیکھ غصہ سے بولا۔

آرہی ہے۔لیکن میں ایسا کچھ نہیں کر رہا ہے دو مہینے بعد لاڈو کی برتھڈے ہے میں تبھی آونگا۔ابھی تو لاڈو کے پاس جا اسے سمبھال۔علی نے کہنے کے ساتھ فون بند بھی کر دیا تھا۔اور راحیل ہیلو ہیلو کرتا ہی رہ گیا۔

افففف خدایا کیا کروں میں ان دونوں کا۔راحیل غصہ سے فون کو ہاتھ میں دباتے ہوئے بیڈ کی طرف بڑھا۔پہلے لائٹ اوف کی پھر بیڈ پر اپنی جگہ لیٹ کر اجالا کے ہاتھ مانگنے کا انتظار کرتا رہا۔کافی دیر انتظار کرنے کے باوجود اس نے ہاتھ نہیں مانگا تو خود اسکے قریب گھسک کر کمفٹر اپنے اپر لیتے ہوئے اسے ہاتھ

بڑھا کر قریب کیا پھر دوسرے ہاتھ سے اسکا سر اپنے سینے پر رکھا۔ پھر اسکے سر میں نرمی سے انگلیاں چلاتے ہوئے گویا ہوا۔

❤ کسی بے تاب آرزو کی طرح

آپ دھڑکتے ہیں میرے سینے میں ❤

علی وہاں ایک امپورٹنٹ پروجیکٹ کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ جو وہ نہیں چھوڑ سکتا کیونکہ علی کے بابا کا ڈریم پروجیکٹ تھا۔ کیا تم چاہو گی کے تمہارے بڑے بابا کا ڈریم پروجیکٹ ادھورا رہ جائے۔ راحیل نے کچھ سچی کچھ جھوٹی کہانی بنائی۔ مجبور تھا کیونکہ وہ اپنی معصوم بیوی کی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا تھا۔

آپ سچ کہ رہے ہیں؟ اجالا نے اسکے سینے سر اٹھا کر پوچھا۔

بلکل میری جان۔ میں اپنی ریڈ روز کی ملکہ سے جھوٹ بول سکتا ہوں بھلا۔ راحیل باری باری اسکے دونوں آنکھوں کو پر اپنے تشنہ لب رکھتے ہوئے بولا۔ جس

سے اجالا کی بولتی فوراً بند ہوئی تھی۔وہ خاموشی سے سر اسکے سینے میں چھپا گئی۔راحیل اسکی اس ادا پر جی جان سے مسکرایا تھا۔

--

❤تمہاری یاد کی خوشبو میری دامن سے لپٹی ہے۔

میں تنہائی میں بھی کبھی تنہاء نہیں ہوتی۔❤

اجالا گارڈن میں اپنے جھولے پر بیٹھی دوسرے پیپر جو کے فیزکس کا تھا اسکی تیاری کر رہی تھی۔اسکا کیمسٹری کا پیپر بہت اچھا گیا تھا۔اور اسے بھی راحیل کی طرح یقین ہو گیا تھا کی سینٹ ماکس ہی اینگے۔

www.novelsclubb.com

لیکن فیزکس کے پیپر کے لی ئے وہ تھوری پریشان تھی کیونکہ شادی کے ہنگامون کی وجہ سے اس نے فیزکس کے ہر چاپٹر کے اینڈ میں انے والے پرو بلمس کی بلکل بھی

پراکٹس نہیں کی تھی۔اوران پروبلم کے حل کرنے کے لیئے فارمولا یاد ہونا بہت ضروری تھااس لیئے وہ ساری تیاری مکمل ہونے کے بعد آخر میں فارمولے یاد کررہی تھی۔اور کل اسکا ایگزام تھا۔

ابھی اجالا بک الٹا رکھے آنکھیں بند کر کے انگلی کی مدد سے فارمولے ہوا میں لکھتے ہوئے پریکٹس کررہی تھی۔جب راحیل اسکے پاس آیا۔اوراسے اس طرح ہوا میں انگلی نچانچا کر زور زور سے فارمولے بولتا دیکھ مسکراتے ہوئے وہیں سینے پر ہاتھ باندھے کھڑا اسکے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

ہو گیا تمہارا؟اسکے آنکھوں کھولتے ہی راحیل نے پوچھا۔

اپ۔۔۔۔۔اجالا اچانک آواز آنے پر ہڑبڑا کر اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی اس سے پہلے کی جھولا پیچھے سے آکر اسے لگتا راحیل اسکا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا۔

آپ کب آئے؟اجالا راحیل کے ہاتھ سے اپنا بازو چھراتے ہوئے بولی۔راحیل کا اسے چھونا اجالا کو عجیب احساسات سے دوچار کر رہا تھا۔اس لیئے وہ اب راحیل سے کچھ کچھ کترانے لگی تھی۔راحیل اسے اس طرح اپنے آپ سے کتراتا دیکھ کچھ اور زچ کر رہا تھا۔

ابھی جب تم ہوا میں کچھ لکھ رہی تھی۔راحیل ہوا میں اسکی طرح ہاتھ گھماتے کر مسکراتے ہوئے بولا۔پھر اسے منہ پھلاتا دیکھ اپنی مسکراسیمیٹی۔

ہو گئی پوری تیاری؟

جی! فارمولے پنڈینگ تھے وہ میں نے اب کمپلیٹ کر دیئے ہیں۔اب رات میں صرف ایک بار ریویجن کرنا ہے۔وہ جلدی ہی ہو جائے گا۔کیونکہ فیزکس میں چاپٹرس بہت کم ہے۔اجالا نے خوشی میں اسے ساری تفصیل بتا ڈالی۔راحیل سر ہلاتا۔اسکے ہاتھ سے بک لیکر پاس کام کر ہے ملازم کے ہوالے کیا اور خود اجالا کو بولنے کا موقع دیئے بغیر اسکا بازو پکڑتا گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

راحی کیا ہے؟ بازو تو چھوڑیں۔اجالا گیٹ پر اسکے رکتے ہی جھنجھلا کر بولی۔راحیل نے بنا زبان کا استعمال کئے بس سامنے کی طرف اشارہ کیا۔

واؤووو!!!!!!اجالا نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھتے ہوئے حیرت سے آنکھیں پھیلائی۔ساتھ آگے بڑھ کر اسے چھوتے ہوئے واؤ کے اؤ کو جہاں تک ہو سکا کھینچ ڈالا۔

راحی۔۔یہ۔۔۔اجالا پنک کلر کے سائیکل پر ہاتھ پھیرتے ہوئے خوشی سے تمتماتے چہرے کے ساتھ اسے دیکھا جو اسکی خوشی پر دل و جان سے نصار ہوتی نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔

یہاں بھی راحیل نے اسکی پسند کا پورا خیال رکھتے ہوئے سائیکل کو باربی ڈول کے سٹیکرس سجایا تھا۔ساتھ سامنے لگی جالی کی باسکٹ میں سرخ گلاب کا بکے بھی رکھا تھا۔

جلدی سے اپنی پسندیدہ سواری پر بیٹھو اور پارک طرف چلو۔چار بجے کا وقت ہے ابھی وہاں لوگ نہیں آئے ہونگے۔لیکن پانچ بجتے ہی وہاں لوگ جمع ہو جائیں گے۔اس لیئے ہمیں پانچ بجنے سے پہلے واپس آنا ہے۔راحیل نے اسے پوری پلانگ بتائی وہ اس ٹائم آیا ہی اس لیئے تھا کی اجالا کی خواہش بھی پوری ہو جائے اور وہ لوگوں کی نظروں میں بھی نا آئیں۔

لیکن آپ؟اجالا کو خود سائیکل پر بیٹھنے کے بعد اسکا خیال آیا۔اسکی معصوم فکر پر راحیل مسکراتے ہوئے پیچھے کی سیٹ پر بیٹھ گیا۔

آپ اتنے موٹے ہیں میں نہیں چلا سکتی آپ کو بیٹھا کر۔اجالا منہ بسور کر بولی۔اپنے موٹے کہے جانے پر راحیل نے اسے گھورا۔

www.novelsclubb.com

❤تم کہو نا کہو پھر بھی

تمہارے ہر سفر میں ساتھ ہوں میں ❤

پہلی بات میں موٹا نہیں اسے پرفیکٹ مین بوڈی کہتے ہیں۔اور دوسری بات کس کافر نے کہا کی میں اپنی نازک معصوم سی بیوی کو اکیلے سائیکل چلانے دے رہا ہوں۔جب زندگی کی گاڑی ساتھ چلانی ہے تو سائیکل تم اکیلے کیوں چلاو گی۔راحیل نے بولنے کے ساتھ نیچے پیڈل پر اپنے دونوں پیر رکھے اور اجالا کے پیر اپنے دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر سامنے اسٹینڈ پر رکھا پھر اجالا کو ہینڈل سمبھالنے کا اشارہ کیا۔ساتھ احتیاطًا اجالا کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے تھے۔جس سے اجالا کی سانسیں حلق میں ہی اٹک گئی۔

راحی پلزز آپ مجھے۔۔۔۔۔۔۔اس طرح نا پکڑیں مجھے۔۔۔۔۔عجیب فیل ہوتا۔اجالا ہینڈل کے نیچے سے اپنا ہاتھ نکالتے ہوئے اتھل پاتھل ہوتی دھڑکنوں کے ساتھ نظریں جھکا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

اور ایسا کیوں ہوتا ہے؟راحیل ہنوز پیڈل مارتا ہینڈل سمبھالتے ہوئے اسکے کانوں کے پاس جھک کر بولا۔جو وہ محسوس کر رہا تھا وہ اجالا کے زبان پر بھی آگیا تھا۔

جب سے اجالا کے ایکزامس شروع ہوئے تھے انہیں ساتھ زیادہ وقت گزارنے کا موقع مل رہا تھا۔ تبھی اجالا پر اب اسکی قربت کا اثر ہونے لگا تھا۔

ممم۔۔۔ مجھے نہیں پتا۔اجالا نے اپنا سر آگے کیا۔

❤میری گستاخیوں کو معاف کرنا

میں تمہیں تمہاری اجازت کے بغیر بھی ہر پل دیکھتا ہوں❤

تمہیں میرا چھونا برا لگتا ہے؟راحیل نے کسی خدشہ کے تحت پوچھا کیونکہ وہ اجالا کے ساتھ کسی بھی معاملے میں زرا سا بھی زبردستی کرنے کا قائل نہیں تھا۔

نن۔۔۔ نہیں۔۔بب۔۔بس عجیب۔۔ عجیب لگتا ہے۔اجالا سرخ ہوتے ہوئے اٹک اٹک کر بولی۔یہ سہی تھا کی اسے راحیل کا چھونا یا قریب آنا برا نہیں لگ رہا تھا۔ہاں وہ نا سمجھ تھی اس لیئے اسے عجیب بہت لگ رہا تھا۔اسکے جواب

پر راحیل کچھ نہیں بولا بس ہولے سے مسکرا کر اسے مزید پریشان کرنے کا ارادہ ترک کرتا تیز تیز پیڈل مارنے لگا۔

پانچ بجنے سے پہلے پہلے وہ لوگ گھر آ گئے تھے۔راحیل سائیکل چوکیدار کے حوالے کرتا خود اجالا کے ساتھ اندر داخل ہوا۔وہ دونوں جیسے ہی گیٹ سے اندر داخل ہوئے سامنے ایک خوشگوار محفل انکا منتظر تھا۔

وہ دونوں چلتے ہوئے گارڈن میں رکھی کرسیوں کی طرف چلے آئے جہاں تائی جان کی فمیلی کے ساتھ انکے فیملی کے سبھی بیٹھے باتوں کے درمیان لوازمات کے ساتھ چائے سے لطف اندوز ہوتے ہوئے شام کے خوبصورت منظر کا مزہ لے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

السلام علیکم تائی جان۔دونوں سلام کرنے کے ساتھ انکے آگے جھکے بھی تھے۔

وعلیکم اسلام جیتے رہو۔تائی جان نے منہ بنا کر کسی قدر ناگواری سے جواب دیتے ہوئے دونوں کے سر پر ہاتھ رکھے۔

کیسی ہیں تائی جان؟ کب آنا ہوا آپکا؟ راحیل ایک کرسی اجالا کے لئے کھینچ کر اسے بیٹھایا پھر خود اسکے پاس والی کرسی پر بیٹھ کر پوچھا۔ لیکن یہ سب دیکھ کر تو تائی جان کا پارہ ہی ہائی ہو گیا تھا۔

جب تم اپنی ایک مہینے کی بیوی کو لیکر مٹر گشتی کرنے گئے تھے تب۔ارے! شرم و حیاء جیسی بھی کوئی چیز ہوتی ہے۔یوں کون بیوی کو سائیکل پر لیکر گالیاں ناپتا پھرتا ہے۔۔تو بہ تو بہ یہ بھی دن دیکھنا تھا۔تائی جان کان کو ہاتھ لگاتی ناگواری سے بولی۔

تائی جان میں کوئی مٹر گشتی کرنے نہیں گیا تھا۔دو دن سے اجالا مسلسل امتحان کی تیاری کر رہی ہے۔اور اس طرح مسلسل فزکس جیسا سبجیکٹ پڑھنے سے انسان بہت زیادہ ذہنی طور پر تھک جاتا ہے اس لئے میں اسے پارک کے ہرے بھرے ماحول میں لے گیا تھا۔تاکہ گرینری کا ذہن پر اچھا اثر پڑے اور دماغ پر سکون

www.novelsclubb.com

ہو۔راحیل کو انکی بات ناگوار تو بہت گزری تھی۔لیکن وہ تائی جان کے تلخ زبان اور بڑوں کے آداب سے بخوبی واقف تھا اس لیئے تحمل سے بولا۔

ہاں! تو بھئی کس نے کہا ہے اس سے کے گھر بار زمداریاں سب چھوڑ کر پڑھائی کرے۔شادی ہو گئی ہے اسے نہیں پتا ہے کیا۔تائی جان اب کی بار اجالا کو گھور کر بولی۔اجالا نے ڈرتے ہوئے راحیل کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔

تائی جان وہ ایک پوزیشن ہولڈر ہے۔اور ایک پوزیشن ہولڈر سٹوڈنٹ کے کندھوں پر پورے ادارے کی زمداری ہوتی ہے۔راحیل اجالا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھتا اپنے غصہ کو قابو کرتے ہوئے بولا۔

زمداری یہ بھی خوب کہی بھئی۔تائی جان طنزیہ نظروں سے دونوں کو دیکھا۔

اس کی زمداری اب یہ ہے کی یہ تمہاری ضرورتوں کا دھیان رکھے۔تم آفس سے آؤ تو تمہیں چائے پانی پوچھے تمہارے کپڑے نکالے۔لیکن نہیں یہاں تو بیگم نے میاں کے آتے ہی اپنی خواہش آگے رکھدی کے وہ انہیں بے شرموں کی طرح

سائیکل پر بیٹھا کر پارک کی سیر کرائے۔گھر کے بڑے بھو بیٹا ہی ایسے ہیں تو باقی سب کا خدا ہی محافظ ہیں۔تائی جان نے تو بات کا بتنگر ہی بنا دیا تھا۔

تت۔۔تائی جان میں نے۔۔۔۔۔۔راحی سے نہیں کہا تھا۔میں تو وہاں جھولے پر بیٹھی۔۔۔۔۔پڑھ رہی تھی راحی نے خود۔اجالا کپکپاتی آواز میں اپنی صفائی پیش کر رہی تھی جب راحیل نے اسکے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں لیکر دبایا۔

استغفر اللہ!راحی!!!!تائی جان کی آنکھیں ابل کر باہر آئی۔اجالا نے ڈر کر راحیل کا ہاتھ دونوں میں ہاتھوں میں جکڑ لیا تھا۔

مجال ہے جو آج تک میں نے طاہر صاحب کا نام کبھی اپنے سے بڑوں کے آگے لیا ہو۔اور یہاں انکی بے شرمی دیکھو ساس سسر بیٹھے ہیں۔اور بہو بیگم دھڑلے سے اپنے شوہر کا نام لے رہی ہے۔وہ بھی راحیل صاحب نہیں راحی۔توبہ توبہ۔تائی جان تو آج ہر بات میں کیڑے نکالنے ہی بیٹھی تھی۔

انکی بات پر اجالا کے آنکھ ڈبڈبائی۔ باقی سب کو بھی انکی یہ بے تکے نقص برے ہی لگ رہے تھے۔ لیکن خاموش تھے تو صرف انکے احترام میں۔ لیکن راحیل کے اب برداشت کے باہر تھا۔

اجالا تم کمرے جا کر شاور لو مائنڈ فریش ہو گا۔ میں کچھ دیر میں آتا ہوں۔ راحیل اسکے آنسوں بھری آنکھوں سے نظر چراتے ہوئے بولا۔ اس کے داخلی دروازے سے گھر میں داخل ہوتے ہی وہ تائی جان کی طرف پلٹا۔

تائی جان اجالا کو سائیکل میں نے لا کر دی تھی۔ اسے پارک بھی میں لیکر گیا تھا۔ اور اسے مجھے راحی کہنے کے لیئے بھی میں نے کہا تھا۔ مطلب اس سب میں میری مرضی شامل تھی۔ اور ایک بیوی کے لیئے اسکے شوہر کے حکم اور مرضی سے اپر کچھ نہیں ہوتا۔ اس لیئے آپ کو جو بھی کہنا ہے مجھ سے کہیں اس سے نہیں۔ راحیل صدیقہ بیگم کے چپ رہنے کے اشاروں

www.novelsclubb.com

کو اگنور کرتے ہوئے بولا۔ کیونکہ وہ اجالا کا محافظ تھا اسکی ڈھال اسکے طرف جانے والے ہر تیر کو پہلے راحیل جیسے دیوار کو پار کرنا ضروری تھا۔

یہ بھی سہی بے شرمی ہے۔ بھئی صدیقہ تمہارا بیٹا تو جوڑو کا غلام ہو گیا۔ تائی جان نے اب صدیقہ بیگم کو گھسیٹا۔

معذرت کے ساتھ تائی جان میں نے کوئی نازیبا حرکت نہیں کی ہے جو آپ اسے بے شرمی کا نام دے رہی ہیں۔ راحیل ضبط کی انتہاء کو چھوتا ہوا بولا۔

اور مجھے تو یہ انصاف ہی سمجھ نہیں آتا۔ کی اگر ایک مرد اپنی بہن کی پرواہ کرتا ہے تو وہ ایک پرفیکٹ بھائی ہے۔ اگر وہ ماں کا خیال رکھتا ہے تو بیٹا نمبر ون۔ اگر بیٹی کے قدم سے قدم ملا کر چلتا ہے تو وہ بامثال باپ ہے۔ لیکن اگر یہی عمل وہ اپنی زندگی کی ایک اور اہم عورت بیوی کے لیئے کرتا ہے تو فوراً اسے جوڑو کے غلام کے خطاب سے نواز دیا جاتا ہیں۔

کیوں؟

کیا نکاح کا مطلب صرف اپنی بیوی کا نان نفقہ اٹھانا ہوتا ہے۔بدلے میں آپ اس بیوی نامی مخلوق سے اپنے گھر والوں سے لیکر اپنی اور اپنے بچوں کی تک خدمت کروالو سب سہی ہے۔کیونکہ شوہر تو مجازی خدا ہے نا۔راحیل تلخ ہوا۔

ہاں! تو بر خردار پیر دھو کر پیو اپنی بیوی کے۔تائی جان طیش میں اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں۔

ضرورت پڑی تو وہ بھی کرونگا۔کیونکہ میں ان مردوں میں سے نہیں ہوں جو اپنی انا کا پرچم بلند رکھتے ہوئے عورتوں پر اپنی زورِ بازو د آزمانے جیسی جہالت اور بزدلی والے فعل کو مردانگی کا نام دیتے ہیں۔راحیل بھی انکے برابر کھڑا ہوا۔

سن رہی ہو صدیقہ تمہارے بیٹے کی وکالت۔تائی جان کے پاس اب بات نہیں بچی تو انہوں نے صدیقہ بیگم کا سہارا لیا۔

تائی جان آپ ہی سوچیں جب ایک باپ اپنی بیٹی کا ہاتھ کسی انجان کے ہاتھ میں دیتا ہے تو کیا کہتا کی میری بیٹی کے قدموں میں ساری دنیاں کی دولت لا کر رکھنا؟ راحیل انکے سامنے آیا جس پر تائی جان نے نظر چرائی۔

نہیں! بلکہ اس باپ کے زبان سے ایک ہی لفظ ادا ہوتا کی اسکی بیٹی کو خوش رکھا جائے۔ اور روٹی کپڑا دولت زیور جیسی بے جان چیزیں خوشی نہیں دیتی۔ خوشی احساس جذبات محبت اور اپنائیت دیتی ہے۔ جو دینا ہر کسی کے بس کی بات نہیں ہوتی۔

میں بھی ایک مرد ہوں ایک بہن کا بھائی ہوں۔ کل کو ایک بیٹی کا باپ ہو سکتا ہوں۔ اس لیۓ ڈرتا ہوں اس خدا کے انصاف سے جس نے مقافات عمل جیسا اصول رکھا ہے۔

ان سب کے علاوہ مجھے اسکی معصومیت بہت عزیز ہے جس کے لیۓ میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔ وہ ابھی ایک بچی ہے اسکے اٹھارہ سال ہونے تک وہ بچی ہی رہے گی اور

www.novelsclubb.com

عام لڑکیوں کی طرح ہی زندگی گزارے گی خواہ وہ میرے نکاح میں کیوں ناہو۔راحیل نے ڈھکے چھپے لفظوں میں بہت بڑا پیغام بھی دے ڈالا تھا۔اپنی بات کہتا آگے بڑھا۔

اگر میری باتیں کسی کو بری لگی ہو تو ایک بار پھر میں معذرت چاہتا ہوں۔راحیل پلٹ کر بولا۔پھر لمبے لمبے ڈگ بھرتا داخلی دروازہ ابور کر گیا۔

صدیقہ یہ۔

مجھے فخر ہے اپنے بیٹے کی سوچ پر باجی۔کاش! سب مرد ایسا سوچتے تو کبھی کوئی حوا کی بیٹی برباد ہی نہیں ہوتی۔تائی جان کے کچھ کہنے سے پہلے صدیقہ بیگم فخر سے گردن اکڑا کر بولی۔جس پر تائی جان کے علاوہ سب نے ہنس کر انکی بات کی تائید کی تھی۔

بلکل سہی چچی۔احسن اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

جب بھائی نے اپنے سے تیرہ سال چھوٹی لڑکی سے شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔اور میرے پوچھنے پر کہا تھا کی انہیں اسکی اجازت انکا مذہب دیتا ہے تو میں دل میں ہنسا تھا کی عام مردوں کی طرح انہیں بھی اپنے فائدے کے وقت اسلام یاد آرہا ہے۔

لیکن اب مجھے احساس ہوا کی میں غلط تھا۔میرے بھائی نے ایک نازک رشتہ بنایا ہے تو وہ اپنے سنجیدہ طبیعت کے خلاف جا کر اسے نزاکت سے نبھا بھی رہے ہیں۔ورنہ لوگوں کو شادی کرتے وقت مذہب یاد ہوتا بعد میں نجانے کیوں بھول جاتے ہیں۔

اور جوڑو کے غلام والی بات بھی ماما آپ نے کیا خوب کہی ہے۔ہمارے نبی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا ہے کی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرو۔گھر کے کاموں میں اسکی مدد کرو۔اسکے لاڑ اٹھاؤ۔یہاں تک کبھی کبھی اسکے ساتھ کھیل کود بھی کرنا غلط نہیں ہے۔ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم

www.novelsclubb.com

خود حضرت عائشہ رضی اللہ تعلہ عنہُ کے ساتھ دور کا مقابلہ لگایا کرتے تھے۔ میں نے بیان میں سنا ہے۔ احسن نے بھی بڑی ٹھوس دلیل دی تھی۔ جس سے تائی جان کی بولتی وہیں بند ہوئی۔

--

راحیل کمرے میں جانے سے پہلے کچن میں گیا تھا۔ فریج سے اجالا اور اپنے لیئے فریش جوس لے نے کے ساتھ اجالا کے فیوریٹ فروٹ اینڈ نٹ چوکلیٹ بھی لیا۔ پھر پانی پی کر خود کو پوری طرح نارمل کرتا کمرے کی طرف بڑھا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحیل جب کمرے میں داخل ہوا تو اسے اجالا بال کھولے سوچوں میں گم صوفے پر بیٹھی نظر آئی تھی۔

❤ کھلنا غضب ہوا تیری زلفوں کا درے زار

پھندا بنا کے ساری دنیاں لٹک گئی ❤

راحیل صوفے کی پشت پر پھیلے اسکے نم بالوں کو ایک طرف کرتے ہوئے بولا۔ جس پر اجالا سیدھی ہوئی۔

تم نے بال ڈرائے نہیں کیا۔ سردی لگ گئی تو لکھتی رہنا امتحان۔ اب میری شکل کیا دیکھ رہی ہو پاگل لڑکی اٹھو میں تمہارے بال ڈرائی کر دوں۔ راحیل اسے زبردستی اٹھا کر ڈریسنگ کے پاس لے آیا۔ اسے سٹول پر بیٹھا کر خود کھڑے ہو کر ڈرایر سے بال سکھانے لگا۔

اچھا یہ لو تم جب تک چوکلیٹ کھاؤ۔ راحیل نے اسے خاموش دیکھ کر اپنے جیب میں سے چوکلیٹ نکال کر اسے ہاتھ پر رکھا۔ جسے اجالا نے خاموشی سے سامنے رکھ دیا۔

کیا ہوا؟ کھاؤ۔ راحیل جانتا تھا اسے تائی کی بات زیادہ سمجھ تو نہیں ائی ہے اور جتنا آیا ہے اسے سوچ کر وہ خود کو ہلقان کر رہی ہے۔

میں نے آج ایک بار پھر آپ کو سب کے اگے امبیرس کر دیا نا؟اجالا نے آئینہ میں نظر آرہے راحیل کے عکس کو دیکھ کر پوچھا جو اسکے بالوں کو ہاتھ میں لی ئے ہلکے ہاتھ سے پھیلا رہا تھا۔راحیل نے جھٹکے سے سر اٹھایا لیکن بولا کچھ نہیں۔اسے خاموش دیکھ کر وہ مزید گویا ہوئی۔

میری وجہ سے آپ کو آپ کی تائی کی ڈانٹ بھی سننی پڑی۔ایسے ہی جب میں چھوٹی تھی ماپا نے مجھے سپورٹ کیا تھا تو بڑے بابا کے فیملی ممبرس نے انہیں ڈانٹا تھا۔میں جس کے پاس بھی ہوتی ہوں اسے میری وجہ سے ڈانٹ پڑتی ہے۔کاش میرے ماما بابا کی اللہّ جی کو ضرورت نہیں ہوتی وہ میرے پاس ہوتے تو کسی کو میں پریشان نہیں کرتی۔اجالا دل برداشتہ ہوئی۔راحیل کے ہاتھ ڈرایر پر تھمے تھے۔اس نے بے یقینی سے اجالا کی سنجیدگی دیکھی۔

علی نے بھلے ہی اسے ہر سرد گرم سے دور رکھا تھا۔لیکن اسکے خاندان والے اسکی غیر موجودگی میں آکر اجالا کو برا بھلا کہہ جاتے۔اور جب ایک دن یہ بات علی کو

www.novelsclubb.com

پتا چلی تو اس نے ان سے پوری طرح ناتا توڑ دیا تھا۔ لیکن یہ باتیں اجالا کے ننھے ذہن میں نقش ہو چکی تھی۔

کیا ضرورت تھی آپ کو میرے لیۓ سائیکل لانے کی؟ مجھے پارک لے جانے کی میں جھولے سے ہی خوش تھی۔ اجالا آج اپنی عمر سے بڑی بڑی باتیں کر کے راحیل کو پریشان کر رہی تھی۔ کیونکہ اسے اجالا کی معصومیت سے عشق تھا اسکی سنجیدگی اسے تکلیف دے رہی تھی۔

پتا ہے کبھی کبھی میں سوچتی ہوں کیا ہوتا اگر میری پھوپی مجھے لے جاتی۔ لیکن پھر سوچتی ہوں پھر مجھے ماپا کیسے ملتے۔ اجالا پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ بس راحیل کی برداشت یہی تک تھی۔ وہ اس لڑکی کی معصوم خالص کھلکھلاہٹ کا دیوانہ تھا۔ اور وہ اب جبراً مسکرا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

راحیل ڈرایر وہیں زمین پر پھیکتا ایک جھٹکے سے اجالا کا رخ اپنی طرف موڑ کر اپنے اندر بھینچ گیا تھا۔اسکی گرفت اتنی ساخت تھی کی اجالا کو اپنی سانسیں رکتی معلوم ہو رہی تھی۔

❤ مجھ میں بس اتنا ہی حصہ ہے اسکا

اسے خود سے نکالوں تو مجھ میں بچتا کچھ نہیں ❤

کس نے کہا ہے کی تم نے مجھے شرمندہ کیا ہے ہاں؟ تم میری عزت ہو اجالا راحیل احمد۔راحیل احمد کا عشق اسکا جنون اسکا پاگل پن اسکی دیوانگی اسکی منزل ہو تم تمہارے بنا راحیل احمد ادھورا ہے تم اسکی تکمیل ہو۔ سمجھ آیا۔راحیل اسکی پیشانی سے پیشانی ٹکائے شدت سے بول رہا تھا۔اجالا کو اسکی باتیں تو سمجھ نہیں آئی تھی۔ لیکن اسکی دیوانگی سے وہ کپکپانے لگی تھی۔

چلو جا کر بیڈ پر بیٹھو میں نے لیپ ٹاپ پر ڈزنی لینڈ کی مووی ڈونلوڈ کی ہے وہ دیکھتے ہیں۔ پھر آدھے گھنٹے سے تم ریوائز کر لینا۔ راحیل اسے کپکپاتا دیکھ کر خود سے الگ کرتا ہوا بولا۔ اجالا بنا دیر کئے بیڈ کی طرف بڑھی تھی۔

تائی جان آپ نے اچھا نہیں کیا اجالا کے معصوم سمندر جیسے دل میں پتھر پھیک کر۔ راحیل کو اجالا کی کچھ دیر پہلے کی حالت یاد آئی تو اسنے غصہ سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔

پھر لیپ ٹاپ اٹھا کر بیڈ پر چلا آیا۔ مووی کے سٹارٹ ہوتے ہی اس نے جوس اجالا کی طرف بڑھایا۔ پھر اسے کہانی میں ایسا الجھایا کی وہ سب کچھ بھول کر مووی انجوئے کرنے لگی۔ جبکہ راحیل مووی نہیں بلکہ اجالا کے چہرے کے ایک ایک نقش دیکھ کر حفظ کر رہا تھا۔ کیونکہ اب وہ اسکی معصوم بیوی بن گئی تھی۔

❤ مجھ سے ناپوچھو کے تم میرے کیا لگتے ہو

کوئی نیکی ہے میری جس کا تم صلہ لگتے ہو ❤

آج اجالا کے ایکزام کا آخری پیپر تھا۔ لیکن صد افسوس آج ہی راحیل اسے پک کرنے نہیں جا پایا تھا۔ عین وقت پر تنویر صاحب نے آفس آنے سے منع کر دیا تھا اور قسمت کی ستم ظرفی یہ ہوئی کے آفس میں ایک اہم میٹنگ بھی آج راحیل اور اجالا کے بیچ حائل ہو گئی۔ جو بارہ بجے کلائنٹ کے آنے کے بعد سٹارٹ ہونی تھی۔ اس لیۓ راحیل نے جلے دل سے ماہیر کو فون کر کے اجالا کو پک کرنے کا کہہ دیا تھا۔

راحیل نے سوچ رکھا تھا کی وہ اجالا کے آخری پیپر کے بعد اسے کسی اچھے سے ہوٹل میں لنچ کرائے گا ساتھ شاپنگ کا بھی پلان تھا۔ لیکن سارے پلان پر بابا اور میٹنگ نے مل کر پانی پھیر دیا تھا بلکہ پورا سمندر بہا دیا تھا۔

راحیل تین بجے کے قریب میٹنگ سے فری ہوا تھا۔اور فری ہوتے ہی پہلی فرصت میں وہ آفس سے نکلا تھا۔وہاں سے اسکا رخ سیدھا مال کی طرف تھا مال میں اجالا کے پسند کا کا خیال رکھتے ہوئے تحفہ کے طور پر ایک چھوٹا سا ٹیڈی خریدا۔پھر بیکری سے اسکے پسند کے کچھ سنیکس ساتھ ایک پینپل فلیور کا کول کیک بھی لے لیا کیونکہ وہ جانتا تھا یہ اجالا کے پسندیدہ فلیور ہے۔

افففف خدایا ساڑھے تین ہو رہے ہیں وہ نیند کی شیدائی تو سو چکی ہو گی۔راحیل پورچ میں گاڑی روکتے ہی منہ ہی منہ بڑبڑایا۔پھر جلدی جلدی ساری چیزیں اٹھا کر اندر بڑھ گیا۔گھر میں داخل ہوتے وقت بھی راحیل کو پورا یقین تھا کی اجالا کیا پورا گھر آرام کر رہا ہو گا۔لیکن جب اس نے ٹی وی لاؤج میں قدم رکھا تو بھونچکا کے رہ گیا۔کیونکہ آگے منظر تھا ہی کچھ ایسا کی بندے کو اپنی بصارت پر ایک بار نہیں بلکہ بار بار شک ہو۔

www.novelsclubb.com

سامنے "ڈی۔وی۔ڈی" پر تیز آواز میں گانا بج رہا تھا۔ لیکن اس سے زیادہ تیز آواز میں اجالا مہر ماہیر گانے کے بول ادا کرتے ہوئے جھومنے میں مصروف تھے۔

مقتول جگر یا بابا! قاتل ہے نظر یا بابا!

ایک ماہ جبیں یا بابا! ایک نور نگیں یا بابا!

رب کی رباعی کیا ہے تباہی

کر منظر ائی بولی الٰہی

افغانی جلیبی معشوق فریبی گھائیل ہے تیرا دیوانہ

www.novelsclubb.com

بھئی واہ! بھئی واہ!

بندوق دکھا کے کیا پیار کرے گی چہرہ بھی کبھی دکھانا

بھئی واہ! بھئی واہ!

دیکھ درازی واللہ بندہ نمازی واللہ

کھیل کے بازی خواہ مخواہ

اب ٹھہرانا کسی کام کا

میر کا کوئی شعر سنا کے گھونٹ لگا کے جام کا

میں رہا خان محض نام کا

اوئے! لختِ جگر یا بابا!۔اوئے نورِ نظر یا بابا!

ایک تیر ہے تو ہے چاک جگر

بندوں سے نہیں تو اللہ سے ڈرے گی

www.novelsclubb.com

وعدہ تو کبھی نبھانا

بھئی واہ! بھئی واہ!

راحیل اتنی دیر میں بھی انہیں اپنی طرف متوجہ نہیں پا کر۔ریموٹ اٹھاتے ہوئے پہلی فرصت میں ڈی وی ڈی بند کیا۔گانے کے بند ہونے کی دیر تھی کمرے میں قبرستان سا سناٹا چھا گیا۔

اور رقص کر رہے تینوں گانے کے رکتے ہی۔جو جس پوزیشن میں تھا اسی پوزیشن میں کسی کٹھ پتلی کی طرح تھم گئے تھے۔مختصر آئینوں ڈال تو بھنگڑے رہے تھے۔اس لیئے تینوں کے ہاتھ ہوا میں تھے۔راحیل غصہ سے پہلے صوفے کی طرف جا کر ساری چیزیں رکھی پھر کڑے تیور لیئے تینوں کے پاس آیا۔

کیا ہو رہا تھا یہ؟راحیل تینوں پر ایک ایک نظر ڈال کر بولا۔راحیل کی آواز پر تینوں ایک دم ہونش میں آئے تھے۔پھر ہوا کچھ یوں کی ماہیر نے اجالا کو آگے کیا اجالا نے مہر کو آگے کیا اور مہر نے پھر سے ماہیر کو راحیل کے آگے کھڑا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

بس کرو یہ چوہے بلی کی طرح چھپنا چھپانا ابھی رقص کرتے وقت تو تینوں میں سے کسی کو ہوش نہیں تھا اب یہاں ایک دوسرے کو ڈھال بنا رہے ہیں۔راحیل ماہیر کا ہاتھ دوبارہ سے اجالا کی طرف بڑھتے دیکھ کر تینوں کو گھور کر بولا جس پر فوراً تینوں ایک لائن میں سر جھکا کر کسی مجرم کی طرح کھڑے ہو گئے۔

ہاں! تو اب بتاؤ کیا ہو رہا تھا؟راحیل پشت پر ہاتھ باندھتے ہوئے تھوری سختی سے استفسار کیا۔آخر میں اسکی نظر اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک پر پڑی تھی۔جو سر جھکائے اپنے گلابی ہاتھوں کو بے دردی سے آپس میں مسل رہی تھی۔

جواب آج آجائے گا یا میں نئے سال کا انتظار کروں؟راحیل نے تینوں کو خاموش دیکھ کر طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ۔۔۔وہ بھائی۔۔ہم نابھا بھی کے ایکزام ختم ہوئے ہیں نا۔ماہیر نے اتنا بول کر مہر کو ٹھوا لگایا کی آگے وہ بولے۔

ہاں! میں جانتا ہوں۔آگے بولو۔

تو۔۔تم ہم اسے۔۔سیلبریٹ کر رہے تھے۔مہر کے بات مکمل کرنے پر تینوں نے سامنے دیکھا جہاں راحیل منہ کھولے کھڑا تھا۔مطلب یہ گلا پھاڑ کر گانا اور بے ڈھنگے بھنگڑے ڈالنا سیلیبریشن تھا انکا۔

مم۔۔مجھے ماما بلا رہی ہیں۔مجھے بھی۔۔مہر کے ساتھ ماہیر نے بھی دور لگائی۔

اور مجھے بھ۔۔۔ابھی اجالا نے ایک قدم اٹھایا تھا جب راحیل نے پیچھے اسکے کاندھے پر اپنا بھاری ہاتھ رکھا۔

وہ۔۔آج میرا ایکزام ختم ہو گیا اور میں فری ہو گئی۔اسی لیۓ ماہیر بھائی نے کہا تھا کی ہم اسے سیلبریٹ کرتے ہیں۔اس کے لیۓ ہم نے ماما بابا سے بھی اجازت لی تھی ماما بابا نے کہا کی جو بھی کرنا ہے ٹی وی لاؤج میں کر لو اس لیۓ وہ لوگ اپنے کمرے میں چلے گئے۔اب آپ مجھے چھوڑ دیں آپ غصہ میں ہیں۔آپ کا غصہ ٹھنڈا ہونے تک میں مہر آپی کے پاس جا رہی ہوں۔اجالا کسی روبوٹ کی طرح ایک سانس میں بنا رکے بولتی اسکا ہاتھ چھڑا کر آگے بڑھی تھی۔

جب راحیل نے اسکے کمر میں ہاتھ ڈال کر اپنی طرف کھینچا اور ایک ہی پل میں اجالا کی پشت آکر راحیل کے سینے سے لگی۔

ڈیروائفی میں چاہے غصہ کے موڈ میں رہوں۔یا پیار کے موڈ میں ایک بات طئے ہے کی تمہیں میرے قریب ہی رہنا ہے۔اس لئے اب کمرے میں چلو سرپرائز کا تو تم نے ویسے بھی بینڈ بجا دیا ہے۔راحیل اسے ایک جھٹکے سے اپنے طرف موڑتے ہوئے بولا۔

نن۔۔نہیں۔۔مجھے مہر۔۔آپی نے بلایا ہے۔اجالا جو راحیل کے ٹھوڑی تک آرہی تھی۔اسکے ہونٹ اپنی پیشانی پر ہلتے محسوس کر کے بے ترتیب دھڑکوں کو سمبھال کر وہاں سے بھاگنا ہی مناسب سمجھا تھا۔لیکن ہائے رے قسمت۔

www.novelsclubb.com

تمہاری مہر آپی کی تو!!!!!۔راحیل نے ایک پل کی دیر کئے بغیر اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر سیڑھیاں چڑھنے لگا۔اور اجالا ایسا بوکھلائی کے کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔

قسم سے بھائی آپ نے اس وقت کیک لا کر ہم بلکہ مجھ غریب کی دل کی دعا لی ہے بڑی شدت سے کیک کھانے کو دل چاہ رہا تھا۔ لیکن گاڑی نے عین آپ کی بیوی کو گھر لیکر پہونچتے ہی ہاتھ دے دیا۔ ماہیر ٹی ٹیبل پر کیک کو للچا تو نظروں سے دیکھتے ہوئے بولا۔

اجالا بیٹا آگے آؤ کاٹو کیک۔ تنویر صاحب نے مسکرا کر پیچھے کھڑی اجالا کو آواز دی جو کنفیوز سی کھڑی تھی۔

راحیل جو ایک گھنٹہ پہلے اجالا کو اٹھا کر اپر لے گیا تھا۔ تب سے اجالا بوکھلائی بوکھلائی پھر رہی تھی۔ جبکہ اس نے کچھ کیا بھی نہیں تھا سہی سلامت اسے پلنگ پر بیٹھا کر خود چینج کرنے چلا گیا تھا۔ اور واپس آکر اسے ساتھ نیچے لے آیا تھا۔

جی! اجالا خاموشی سے آگے ہوئی۔

اب تمہیں دعوت دینی پڑے گی کیا برخردار۔ تنویر صاحب راحیل کو مسکراتا دیکھ کر بولے۔ جس پر وہ خاموشی سے اگے ہو کر اجالا کا ہاتھ پکڑ کے کیک کٹ کر دیا۔ پھر اجالا نے ایک پیس لیکر سب کو اپنے ہاتھوں سے کھلایا۔ اور ماہیر نے یہ بیسٹ فیملی مومینٹ کو ہمیشہ کے لیئے اپنے کیمرے میں قید کیا تھا۔

.Ujala it's ten o clock

راحیل نے گھڑی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اسے وقت کا احساس دلایا جو مہر اور ماہیر کے ساتھ لگی نجانے کونسے لطیفے سن اور سنا رہی تھی۔ جس سے تینوں کے قہقہ ہی نہیں رک رہے تھے۔ اور یہ اب سے نہیں کیک کٹنگ کے بعد سے چل رہا۔

کیک کھلانے کے بعد اجالا بی تو جیسے بھول ہی گئی تھی کے انکے ایک عدد شوہر بھی ہیں جنہیں انکی نظرے کرم کی سخت ضرورت ہے۔ حد تو یہ تھی

کے ڈنر کرتے وقت بھی تینوں ایک جگہ بیٹھ گئے اور راحیل کو ناچاہتے ہوئے بی شادی کے بعد پہلی دفع اجالا سے دور بیٹھ کر کھانا پڑا۔

راحی ! ابھی دس ہی تو ہوئے ہیں۔ کل نامیر ا ایکزام ہے اور ناہی ماہیر بھائی اور مہر آپی ک یونی۔ اجالا بول کر دوبارہ پلٹ گئی۔ یہاں تک کے راحیل کے گھورنے تک کا انتظار نہیں کیا۔

ایکزام اور یونی ہونا ہورات ہو گئی ہے اس لی ئے فوراً سے محفل برخواست کرو تم لوگ۔ راحیل اپنی جگہ سے کھڑا ہوا۔

راحیل ! کیوں پیچھے پڑے ہو ان لوگوں کے بھئی۔ بچی کے امتحانات ختم ہو گئے ہیں۔ انجوئے کرنے دو۔ ہاں کل تمہارا آفس ہے تم جا کر آرام کرو۔ تنویر صاحب نے راحیل کو ٹوکا۔ جس پر راحیل نے ان تینوں کو گھورا۔ پھر کچھ یاد آنے پر تنویر صاحب کی طرف پلٹا۔

کس نے کہا ہے بابا کی ابھی اجالا کے امتحان ہو گئے ہیں۔ابھی تو سب سے اہم امتحان باقی ہی ہے۔اینٹرینس ایکزام آخر اسی کے بیسیس پر تو اسے اچھی میڈیکل یونیورسٹی میں اڈمیشن ملے گا۔راحیل اتنی زور سے بولا کی اجالا کے کانوں تک آواز باآسانی جا سکے۔

راحی !اسکی میں نے پہلے ہی اچھی تیاری کر رکھی ہے۔اور ویسے بھی اس ایکزام میں ابھی پندرہ دن ہیں۔اور سبجیکٹ چار ہیں۔میں نے چار دن کے حساب سے اسے ڈیوائیڈ کر لیا ہے۔اور ایک دن میں فور آورس بھی اگر میں پریکٹس کرونگی تو کافی ہو گا۔آخر پورا سال اسی پر تو محنت کی ہے۔اجالا ایک بار پھر بول کر واپس پلٹ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

مل گیا جواب۔تنویر صاحب اپنی مسکراہٹ چھپا کر بولے ورنہ راحیل کی حالت اور چہرے کے ایکسپریشن دیکھنے لائق تھے۔

جی ! جا رہا ہوں میں !راحیل اونچی آواز میں بولتا دھپ دھپ کرتا وہاں سے نکل گیا۔

ہمارے بیٹے کو پیار ہو گیا ہے۔ تنویر صاحب صدیقہ بیگم کو دیکھ کر بولے۔

جی! اجالا بیٹا آپ کمرے میں جاؤ امتحان لکھ کر آنے کے بعد آپ نے بلکل بھی آرام نہیں کیا ہے۔ جبکہ دوسرے بچے دو تین دن کر بس سوتے رہتے ہیں۔ صدیقہ بیگم ایک وقت میں اپنے بیٹے کی بے قراری اور بہو کی تھکان دونوں کا خیال کرتے ہوئے بولی۔

لیکن ماما۔

کچھ نہیں! بیٹا آپ جاؤ۔ صدیقہ بیگم ماہیر کو آنکھ دکھاتی اجالا سے بولی جس پر وہ جی کہتی دونوں کو گڈ نائٹ کر کے چلی گئی۔ پیچھے ماہیر کا منہ اب راحیل کی طرح پھول گیا تھا۔ وہ اجالا سے اس لڑکی کے بارے کچھ جان جو نہیں سکا تھا۔ جسے اس نے آج اسکے ساتھ سینٹر پر دیکھا تھا جس کی زبان کینچی سے تیز چل رہی تھی۔

ظالم!

ہرجائی!

مطلبی!

مفاد پرست!

معصوم! ظالمہ

ظالم حسینہ! جب تک کام تھا ہر پل میرے آس پاس رہ کر مجھے اپنے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کا عادی بنا دیا۔ اور اب جب مجھے اسکے بغیر اس کمرے کی ہر چیز کاٹنے کو دوڑ رہی ہے تو محترمہ باہر اپنے عزیز جان نند اور دیور کے ساتھ بیٹھی ہے۔ راحیل غصہ سے ایک ایک کشن بیڈ پر پھینکنے کے انداز میں جمع رہا تھا۔ ساتھ بڑ بڑانے کا عمل زور و شور سے جاری تھا۔

ہنہ ! میڈم کو کیا لگتا ہے مجھے انکے بغیر نیند نہیں آئے گی۔ بلکل غلط میں تمہیں سو کے بتاو نگار یڈ روز کی ملکہ دیکھنا تم۔ راحیل دھپ سے اپنی جگہ لیٹتے ہوئے ایک عزم سے بول کر آنکھیں بند کی۔

❤ نیند بھی نیلام ہو جاتی ہے بازار عشق میں

دلوں میں رہنے والوں کی عادت چھورنے سے نہیں چھوٹتی ❤

لیکن مجھے تو ایک جمائی تک نہیں آرہی۔ دو منٹ بعد ہی راحیل منہ بسور کر بولا۔ پھر ہاتھ بڑھا کر اجالا کے تکیہ کے نیچے جو چھوٹا سا ٹیڈی رکھا تھا اسے سرپرائز کرنے اسے باہر نکالا۔

یار تمہاری مالکن کو اپنے شوہر کی زرا پرواہ نہیں۔ مجھے وہ لیفٹ ہی نہیں کرا رہی کیا یہ انصاف ہے میرے ساتھ ؟ راحیل نے ٹیڈی کو جھنجھوڑا۔

یار جا کر اسے بتاؤ کے انکا معصوم سا شوہر اپنی معصوم سی بیوی کے بغیر سو نہیں پا رہا ہے۔ راحیل ٹیڈی کو ہلا کر بولا۔ پھر کلک کی آواز آتے ہی فوراً ٹیڈی کو اپنی جگہ رکھتا آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر لیٹ گیا آخر ناراضگی بھی تو جتانی تھی۔

اجالا دس منٹ میں فریش ہونے کے بعد لائٹ اوف کر کے بیڈ پر آئی تھی۔ اور آتے ہی اسنے جیسے ہی تکیہ سہی کیا وہاں ایک خوبصورت بھورے رنگ کا ٹیڈی دیکھ کر چیخ اٹھی۔ راحیل کا من تو بہت کیا کی اسکی خوشی دیکھے لیکن پھر یاد آیا ابھی وہ ناراض ہے اور ایسا کرنا ناراضگی کے اصولوں کے سخت خلاف ہے۔

یہ آپ لائے ہیں نا؟ تھنکیو! تھنکیو! تھنکیو سووو!!!!! مچ۔ اجالا فوراً اسکے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتی اسکے سینے پر ٹھوڑی ٹکا کر بولی۔ راحیل کی ناراضگی وہیں اڑنا چھو ہوئی لیکن اکٹنگ جاری تھی۔

ہاں! لیکن تمہیں کیا پرواہ تمہیں تو اپنے ماہیر بھائی اور مہر آپی سے بات کرنی ہے نا جاؤ۔ انکے پاس اور مجھے سونے دو۔ راحیل کا منہ ہنوز پھولا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

اچھا!!!!!اب سمجھ آیا آپ ناراض ہیں؟لیکن مجھے تو منانا نہیں آتا۔اجالا اسکے سیدھے ہاتھ کی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے تھوڑی فکر مندی سے بولی۔

یہ تمہارا مسئلہ ہے۔راحیل نے کاندھے اچکائے۔اور یہ بات تمہیں مجھے ناراض کرنے سے پہلے سوچنی چاہیئے تھی۔

میں کونسا پیر پر چڑھی تھی جو آپ مجھ سے ناراض ہو گئے۔کیونکہ ماپا تو پیر پر چڑھنے کی وجہ سے ہی ناراض ہوتے تھے اور پھر مان بھی جاتے تھے۔لیکن آپ نے تو کسی کیوٹ بچے کی طرح منہ ہی پھلا لیا ہے۔آپ کو کم از کم ناراض ہونے سے پہلے بتانا تو چاہیئے نا۔میں مہر آپی لوگوں سے پوچھ لیتی کے مناتے کیسے ہیں۔اب اتنی رات کو تو وہ لوگ سو چکے ہونگے۔اجالا فکر مندی سے بولی۔راحیل کا تو منہ ہی کھل گیا تھا مطلب بول کر کون ناراض ہوتا ہے۔

خیر آپ وہ سب چھوڑیں۔اور میری بات سنیں میں آپ کو آج سینٹر پر کیا ہوا بتاتی ہوں۔اجالا اسکے انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھسا کر انہوں مڑوتے ہوئے جو شروع

ہوئی تھی تو پھر بولتے ہی چلی گئی۔ جبکہ راحیل ابھی تک اپنی بیوی سے پہلی بار ناراض ہونے پر نامنائے جانے کے صدمہ میں تھا۔

❤ کتنی معصومیت جھلک جاتی ہے

جب وہ چھوٹے بچوں کی طرح میری انگلیوں سے

کھیلتے کھیلتے سو جاتی ہے ❤

راحیل تھوری دیر بعد اپنے سینے پر گرم سانس محسوس کر کے نیچے دیکھا تو اجالا اسکے انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھسائے چہرے پر معصومیت سجائے سو چکی تھی۔

میری معصوم ریڈ روز کی ملکہ۔ راحیل اسکی پیشانی پر بکھرے بال سنوار کے وہاں اپنے لب رکھتا اسے اپنے اندر سمیٹ کر نیند رک وادیوں میں اتر گیا۔

❤ جسے یاد کرنے سے لبوں کو ہنسی چھو جائے

ایک ایسا خوبصورت خیال ہو تم ❤

شام کا وقت تھا۔راحیل آج آفس سے جلدی گھر آگیا تھا اسکا ارادہ اجالا کو باہر کہیں گھمانے لے جانے کا تھا۔کیونکہ کے ایکزام کے دوسرے دن سے ہی اجالا نے واپس محنت کرنی شروع کر دی تھی۔جس کی وجہ سے وہ راحیل کو کم ہی دستیاب ہو رہی تھی۔

صبح نو بجے وہ آفس جاتا تھا تب اجالا بے خبر سو رہی ہوتی تھی۔جس کی وجہ وہ سوئے ہوئے ہی اسکی پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلا کر چلا جاتا تھا۔اور جب وہ گھر آتا تھا تب محترمہ ماہیر اور مہر کے ساتھ محفل لگائے بیٹھی رہتی تھی۔کچھ مروت اور جھیجھک کے مارے وہ اسے ڈائریکٹ اٹھنے کا نہیں کہہ سکتا تھا۔اور اشارے کرنے سے تو راحیل کے سات نسلوں نے توبہ کر لی تھی۔

اسکی وجہ مندرجہ ذیل ہے 👇👇👇

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

😂(دو دن پہلے لاؤنج میں تینوں کی محفل جمی تھی۔اور راحیل اپنے کمرے میں اکیلا بور ہو رہا تھا۔اس نے سوچا کی اپنی ریڈ روز کی ملکہ کو بلا لے آخر اسکے وقت پر راحیل کا بھی حق ہے۔

اس خیال کے آتے ہی راحیل نیچے آیا پھر سیڑھیوں پر کھڑے ہو کر اپنا سیدھا ہاتھ کان کے پیچھے لیجا کر گردن پر ہاتھ پھیرتے ہوئے آنکھوں سے اسے اشارہ کیا کی وہ کمرے میں آئے۔

جس پر آگے سے اسکی معصوم بیوی نے کسی ماہر تجربہ کار ڈاکٹر کی طرح اپنا قیاس لگاتے ہوئے کہا کی "راحی لگتا ہے آپ آفس میں چیئر پر سر ٹکا کر سو گئے تھے جس کی وجہ سے آپ کی گردن اکڑ گئی ہے آپ ایسا کریں بام لگا کر ہلکے ہلکے گردن کو موو کریں"۔اجالا نے بڑے بزرگ کی طرح مشورہ بھی دے ڈالا۔

www.novelsclubb.com

اور جاسوس ماہیر جو اسکا اشارہ دیکھ اور سمجھ چکا تھا۔قہقہ لگانے کے ساتھ اسکے لیے بام بھی لے آیا تھا۔ تبھی راحیل نے کان پکڑ کر اشارے کے نام سے بھی توبہ کر لیا تھا۔) 😂

راحیل جب گھر پہونچا تو گھر کی خاموشی نے اسکا منہ چڑھایا دل میں آیا کی تینوں غائب ہیں ورنہ تینوں تو لاؤج میں ہی پائے جاتے تھے۔لیکن پھر بھی کسی امید کے تحت ماما سے انکے بارے میں پوچھ لیا اور جواب وہی آیا جو وہ سمجھا تھا مطلب تینوں کی جوڑی باہر سیر سپاٹے کے لیے گئی ہے۔

اور پچھلے ایک گھنٹہ سے راحیل کھولتے ذہن کے ساتھ لاؤج میں ٹی وی لگائے بیٹھا انکے آنے کا انتظار کر رہا تھا۔چینل بدل بدل کر انگلی اور داخلی دروازے کی طرف دیکھ دیکھ کر گردن اور آنکھیں دکھنے لگی تھی۔ لیکن تینوں کا کوئی پتا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

اب تو دیکھنا ہی پڑے گا آخر ایسا کونسا آئس کریم پارلر ہے جس نے ان لوگوں کو پکڑ لیا ہے۔مزید پندرہ منٹ کے انتظار کے بعد راحیل کے صبر کا پیمانہ پوری طرح لبریز ہوا تو وہ ٹی وی بند کرتا اٹھ کھڑا ہوا۔جب باہر سے ان لوگوں کی ہنس نے کی آوازیں آنے لگی تھی۔وہ چہرے پر سنجیدگی سجائے اپنی شرٹ ٹھیک کرتا واپس بیٹھ گیا۔

آئس کریم خرید کر کھانے گئے تھے یا آئس کریم پارلر کا افتاح کر کے اپنے ہاتھوں سے آئس کریم بنا کر بیچنے کے بعد بچھے کھچے آئس کریم خراب ناہوں وہ کھانے گئے تھے۔ان کے لاؤنج میں قدم رکھتے ہی راحیل لاکھ ضبط کے باوجود پھٹ پڑا۔

www.novelsclubb.com

غصہ اسے اپنا پلان خراب ہونے سے زیادہ اجالا پر تھا جو ابھی بھی ایک آئس کریم ہاتھ میں پکڑے کھا رہی تھی۔اور تھوڑا آئس کریم ہونٹوں کے اپر لگ کر اسے کیوٹ بنا رہا تھا جسے دیکھتے ہی راحیل کے دل میں کئی جذبات

مچلے تھے۔اور دوسرے ہی پل اسے فوراً خیال آیا تھا کی اسے ایسے وہاں بھی کسی نے دیکھا ہو گا۔ جس پر اسکا غصہ برداشت کے باہر ہو گیا۔

کیا ہو گیا ہے بھائی؟ بھابھی نے چودہ دن کا شیڈیول دس دن میں ہتک محنت کر کے ختم کر دیا تھا ہم وہی سیلبریٹ کرنے گئے تھے۔اس میں اتنا ہائپر ہونے کی کیا ضرورت ہے۔دیکھیں آپ کی دہاڑ پر بھابھی کا آئس کریم بھی گڑ گیا۔ماہیر اسکے بے وجہ کے غصہ پر سنجیدگی سے بول کر اجالا کے ہاتھ سے چھوٹ کر گرے آئس کریم کی طرف اشارہ کیا۔

نہیں! میں آفس سے جلدی اگیا تھا میرا ارادہ تم لوگوں کے ساتھ ہینگ آوٹ کرنے کا تھا لیکن تم لوگ چلے گئے اور پچھلے ڈیڑھ گھنٹہ سے بیٹھا میں تم لوگوں کی واپسی کا انتظار کر رہا ہوں اس لیے شائد میں زیادہ بول گیا۔راحیل اجالا کو سہما ہوا دیکھ کر اپنی سختی کا احساس ہوا۔اس لیے نرمی سے بولا۔

❤ محفل میں ہمارا ابھی انتظار کیا جا رہا ہے

خیر نہیں لگتی جو اتنا پیار کیا جا رہا ہے ❤

ماہیر معنی خیز نظروں سے دونوں کو دیکھا۔ پھر راحیل کو گھورتا پا کر قدرے سمبھل کر بولا۔

ہمممم! اب تو یہ ممکن نہیں کیونکہ ہم لوگ وہاں سے ایکزبیشن چلے گئے تھے۔ اور وہاں دو گھنٹے پیدل گھوم گھوم کر زبردست تھک گئے ہیں۔ آپ کے پاس صرف ایک آپشن ہے وہ ہے بھابھی۔ ماہیر کہتا مہر کو اشارہ کیا کی وہ بھی وہاں سے گھسک جائے۔ جس پر مہر نے فوراً عمل کیا تھا دونوں کی جاتا دیکھ اجالا بھی آگے بڑھی تھی۔ جب راحیل اسکے راستہ میں کسی آہنی دیوار کی طرح حائل ہوا۔

آپ کہاں چلی محترمہ؟ میں یہاں آفس چھوڑ کر جلدی گھر آیا کی تمہیں کہیں گھمانے لے جاؤنگا اور یہاں آپ مجھے چھوڑ کر پہلے ہی گھوم آئیں۔ اور جب اب اتنے مشکل انتظار کے بعد دستیاب ہوئی ہیں تو پھر غائب

ہونے کے ارادے ہیں۔راحیل اجالا کا ہاتھ پکڑ کر اسکی ہتھیلی گلابی سہلاتے ہوئے اسکی نرمی محسوس کرتے ہوئے بولا۔

میں نے تو آپ سے نہیں کہا تھا کی آپ جلدی آجائیں۔پھر غصہ مجھ پر کیوں؟اجالا نروٹھے پن سے بول کر منہ دوسری طرف پھیر لیا ساتھ اپنا ہاتھ آزاد کرنے کی کوشش بھی جاری تھی۔

اچھا اتنا غصہ وہ بھی اتنے معصوم سے چہرے پر۔راحیل ہاتھ چھوڑ کر اسے کمر سے تھامتے ہوئے ایک ہاتھ سے اسکی ناک دبائی۔

راحی آپ کو میری کوئی بات بری لگتی ہے تو آپ مجھے بتادیں میں سوری کرلونگی۔اور پرومس وہ ریپیٹ بھی نہیں کرونگی کبھی۔بٹ پلز غصہ نا کریں مجھے غصہ سے بہت ڈر لگتا ہے۔اجالا نم آواز میں بولی۔راحیل کو حیرت ہوئی کے وہ اسکے اتنے سے غصہ سے اس طرح ڈر گئی ہے۔

آپ کو پتا میں ماپا کو بہت مس کرتی ہوں۔ میرا ان سے بات کرنے کا بھی من کرتا ہے۔ لیکن جب بھی بات کرنے کا سوچتی ہوں نا مجھے انکا وہ ڈرائینگ روم والا انگری فیس یاد آجاتا ہے۔ پھر مجھے ان سے ڈر لگتا ہے۔ جبکہ ماپا نے اس دن سے پہلے مجھ پر غصہ کرنا تو دور کی بات کبھی اونچی آواز میں بات تک نہیں کی تھی۔ اجالا سر جھکا کر کسی مجرم کی طرح اپنی کیفیت بتا رہی تھی۔

ایم سوری راحی اگر آپ کو برا لگا ہو تو۔ اجالا نے راحیل کو خاموش پا کر سر اٹھایا۔ پھر اسے اپنی طرف غور سے دیکھتا پا کر اپنی صفائی پیش کرنے کے غرض سے گویا ہوئی۔

پتا ہے بوٹنی کے سر کہتے ہیں۔ کی بدلاؤ کائنات کا اصول ہے۔ اس کائنات میں ہر چیز وقت کے ساتھ تبدیل ہوتی ہے۔ ہمارے اطراف واکناف کا ماحول آب و ہوا۔ لوگ انکے رویہ انکے لہجے ان سے ہمارے رشتے۔ موسم چرند پرند یہاں تک ہم خود غرض ہر زی روح ہر چھوٹی بڑی چیز تبدیلی کے مرحلے سے گزرتی

www.novelsclubb.com

ہے۔اور یہ تبدیلیاں ہماری چاہ کی محتاج نہیں ہوتی۔ہم چاہیں یا نا چاہیں یہ ہو کے رہتی ہے۔اور اسے خوشی سے یا مجبوری سے ہمیں قبول کرنا ہی ہوتا ہے۔

.But you know what i like constant

شائد اسکی وجہ ماپا ہیں۔میرا واحد رشتہ میں نے انکے علاوہ کسی کو دیکھا نہیں جانا نہیں۔اور نا ہی کبھی کسی تبدیلی کے مرحلے سے گزری۔ماپا میرے لیے ہمیشہ ایک جیسے تھے مہربان سائباں ایک ٹھنڈی چھاوں کی طرح۔اجالا اتنی سنجیدگی سے بول رہی تھی کے راحیل کو لگا کی اس وقت وہ کسی اور اجالا کے روبرو کھڑا ہے۔

آپ کو میری باتیں بری لگی۔ایم سوری اگین۔اجالا نے معصومیت سے اپنے دونوں کانوں کو ہاتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

نہیں! میری جان مجھے برا کیوں لگے گا میں تو شوک میں ہوں کی میری معصوم سی ننھی سی جان اتنا گہرا کیسے بول رہی ہے۔راحیل اسکے پیشانی سے پیشانی ٹکاتے ہوئے بولا۔

وہ آج بوٹنی سبجیکٹ کا لاسٹ چاپٹر دیکھا تھا اور ایک ٹوپک کو دیکھ کر سر کی کہی باتیں یاد آگئی اور ابھی آپ کو غصہ میں دیکھ کر آپ کو سب سنا دیا۔

ہمم! اوکے میں پوری کوشش کرونگا کی اپنی جان کے اگے غصہ نا کروں۔اب خوش۔راحیل اسکے گال کھینچ کر پوچھا۔

راحی!!!!!!!!!!!!!!!!!۔اجالا نے چڑ کر اپنے گال آزاد کئے۔

راحی کی جان اب چلو سارا وقت اپنے فلسفہ میں یہیں برباد کر دیا۔راحیل اسے کھینچتے ہوئے لیکر باہر نکل گیا۔

آج سنڈے تھا اس لیے صبح سب ناشتہ کے لیے ٹیبل پر بیٹھے تھے۔ویسے بھی ناشتہ دس بجے کیا جا رہا تھا تو سب کی موجودگی یقینی تھی۔

اچھے سے کھاؤ دو دن بعد بہت امپورٹنٹ ایگزام ہے تمہارا۔راحیل اجالا کو بریڈ کو پوچھ پوچھ کا کھاتا دیکھ جوس سے بھرا گلاس اسکے آگے رکھتے ہوئے بولا۔اجالا نے منہ بنا کر پہلے گلاس کو دیکھا پھر اپنے پہلو میں بیٹھے شوہر کو۔

آپ یہاں کیوں بیٹھے ہیں؟ یہاں تو مہر آپی بیٹھتی تھیں۔اجالا نے منہ میں پورا بریڈ ڈالتے ہوئے پوچھا۔آج راحیل نے جان بوجھ کر اسے کورنر سیٹ پر بیٹھایا تھا۔اور خود اسکی سائیڈ والی کرسی سمبھال لی تھی۔

کیونکہ اجالا راحیل احمد کے پہلو میں ہمیشہ راحیل احمد کی جگہ ہے صرف اور صرف راحیل احمد ہی بیٹھ سکتا ہے۔راحیل ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بولا۔اسکے اس طرح کہنے پر اجالا نے فوراً اپنی نظریں جوس کے گلاس پر مرکوز کی۔

لیڈیز اینڈ جینٹرل مین مے آئی ہیو یور اٹینشن پلز۔ماہیر ٹیبل بجا کر اونچی آواز میں بولتے ہوئے سب کی توجہ حاصل کرنی چاہی۔

www.novelsclubb.com

برخردار سب یہیں ہیں تم آہستہ بولو گے تو بھی سن لینگے۔ تنویر صاحب نے اسکی تیز آواز پر چوٹ کی۔

اوکے۔ سو میں بتانا یہ چاہ رہا تھا کی چار دن بعد بھائی اور کمپنی دونوں کا برتھڈے ہے۔ اور ابھی تک گھر میں اسکی کوئی بات کوئی پلاننگ ہی شروع نہیں ہوئی ہے۔ میں پوچھتا ہوں

کیوں؟

کیوں؟

آخر سال میں یہی ایک دن ہوتا ہے جب ماہیر احمد سہی انداز میں کھل کر اپنی زندگی انجوئے کرتا ہے۔ ماہیر ڈرامائی انداز میں اپنے آنکھوں پر سیدھا ہاتھ رکھ کر بولا۔

ڈرامے بند کرو تمہیں تو بس مستی کرنے کا موقع چاہیئے۔ اور پارٹی کی تیاری الموسٹ ڈن ہو چکی ہے۔ دو دن بعد اجالا بیٹا کا ایگزام ہے۔ تم پارٹی کی فضول پلاننگ

کے چکر میں بچی کی پڑھائی ناڈسٹرب کر دو اس لیے تمہارے کانوں سے اس بات کو دور رکھا گیا ہے۔ تنویر صاحب نیپکن سے ہاتھ پوچھتے ہوئے بولے۔

بابا میں آپ کو ایسا لگتا ہوں؟ میں ماہیر احمد تیئس سال کا سمجھدار باوقار گبرو جوان لڑکا۔ ایک سولہ سال کی معصوم سی بچی کی پڑھائی ڈسٹرب کرونگا۔ نوٹ فیر بابا۔ ماہیر پہلے صدمہ سے پھر کسی قدر اکڑ کے بولا۔

مجھے ایسا لگتا نہیں ہے تم ایسے ہی ہو۔ ناخود پڑھتے ہو اور نا دوسروں کو پڑھنے دیتے ہو۔ تنویر صاحب اطمینان سے بولے۔

اور ہاں ماہیر اگے کے الفاظ تم نے کس لیے استمال کئے تھے میری سمجھ نہیں آیا۔ مہرانجان ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اور ماہیر بھائی میں کوئی بچی وچی نہیں ہوں۔ صرف ڈیڑھ مہینے صرف ڈیڑھ مہینے بعد میں سترہ کی ہو جاؤنگی۔ اور میڈیکل کالج جاؤنگی۔ اجالا کو تو بچی والی بات سر پر لگی تلوں پر بجھی تھی۔

جی! جی! بھابھی صاحبہ آپ کہاں سے بچی ہیں۔آپ تو میرے تیس سالہ بھائی کی جان ہیں۔۔۔مم۔۔۔میرا مطلب ہیں جیون۔۔۔جیون ساتھی ہیں۔راحیل کی گھوری پر ماہیر کے الفاظ تبدیل ہوئے۔

بابا ویسے پارٹی کہاں ہوتی ہے؟اور کیا یہ پارٹی ہر سال ہوتی ہے؟اجالا نے تجسس سے پوچھا۔جس پر تنویر صاحب مسکرائے۔

پارٹی ہوٹل میں ہوتی ہے۔اینڈ بریتھڈے تو ہر سال آتی ہے اس لیے پارٹی بھی ہر سال ہوتی ہے۔

لیکن بابا اب یہ بچے تو نہیں ہیں۔جو بریتھڈے منائے۔اجالا راحیل کو دیکھ کر بولی۔جس پر راحیل کا منہ کھل گیا۔

میں کہاں سے تمہیں بڈھا لگ رہا ہوں۔راحیل نے گھور کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔بچے دراصل بات یہ ہے کی جس دن راحیل ایک سال کا ہوا تھا اسی دن میں نے اپنا بزنس آفیشلی سٹارٹ کیا تھا۔یہ بھی ایک وجہ ہے کی راحیل کا برتھڈے دھوم دھام سے منایا جاتا ہے۔پورے بزنس سرکل کو مدعو کیا جاتا ہے۔ایکچولی بزنس کے لیے اس طرح کی پارٹیز اچھی ہوتی ہے۔تنویر صاحب نے رسان سے سمجھایا۔

مطلب ڈبل سیلیبریشن۔اجالا نے سمجھتے ہوئے پوچھا۔

ڈبل نہیں بھابھی اس بار تو ٹیبل سیلبریشن ہے۔ماہیر چہک کر بولا۔

وہ کیسے؟

وہ ایسے کی اسی دن بھائی اور بھابھی کی فورٹی فائیو ڈے میریج انورسری ہے۔ہوا نا ٹیبل خوشی۔ماہیر نے تائید چاہی۔

دیکھو تو ذرا اجالا کو ہمارے درمیان رہتے ابھی پینتالیس دن ہو رہے ہیں۔اور ہمیں محسوس ہو رہا ہے جیسے برسوں سے اسکے ساتھ رہے ہوں۔ صدیقہ بیگم اجالا کو دیکھتے ہوئے بولی۔

تمہیں میری زندگی میں آئے صرف ڈیڑھ مہینے ہوئے ہیں لیکن تم مجھے اپنا اتنا عادی بنا چکی ہو کی ڈیڑھ منٹ تمہارے بغیر دل نہیں لگتا۔راحیل اجالا پر نظر جمائے سوچ رہا تھا جب تنویر صاحب کی آواز پر گڑبڑایا۔

پھر تو بھئی کیک پر صرف راحیل کا نہیں بلکے اجالا کا بھی نام لکھا جانا چاہیئے۔اصل سیلبریشن کی بات تو یہ ہے کی اس بار راحیل اپنے برتھڈے پر اپنی شریک حیات کے ساتھ ہو گا۔ تنویر صاحب کی بات پر سب نے خوشی سے تالی بجائی تھی۔اجالا بھی خوشی سے نہال ہو رہی تھی۔ جبکہ راحیل کی نظر اسی پر اٹکی تھی۔

پھر تو طئے ہو گیا ماما ہم پرسوں بھابھی کے آتے ہی شاپنگ پر جا رہے ہیں۔اور بھابھی کے لیے ساڑھی لینگے۔اور ٹرسٹ می ماما آپ کی بہو کی نازک سراپے پر ساڑھی

غضب ڈھائے گی۔ مہر کو اپنی پلاننگ کی لگی تھی۔ اب سب پارٹی کی پلاننگ میں لگے تھے۔ جبکہ تنویر صاحب اور راحیل کسی فائل پر ڈسکس کرنے سٹڈی روم چلے گئے تھے۔

❤ کچھ اور میرے جذبوں کو بے تاب کیا اس نے

جب مہندی لگے ہاتھوں سے آداب کیا اس نے ❤

ماہیر نے دوسرے صوفے پر بیٹھے خود کو زبردستی ہی انجان دکھانے کی کوشش کر رہے راحیل پر نظر گاڑھے ہوئے شرارتی انداز میں ایک اور شعر اُچھالا۔ مہر اور راحیل نے بیک وقت اسے گھورا تھا۔ جس پر ماہیر نے فوراً اپنے منہ پر انگلی رکھ کر شراف کا مظاہرہ کیا۔

جبکہ اجالا ان سارے معنی خیز جملوں سے بے نیاز اپنے ہاتھ پر بن رہے بیل بوٹوں میں کھوئی تھی۔جو مہر بڑی مہارت سے بنا رہی تھی۔

❤دیکھ تیرے ہاتھوں میں میرے نام کی مہندی کا رنگ

جچتا تو بہت ہے مہکتا بھی خوب ہے❤

دو منٹ بعد ماہیر کے زبان میں پھر کھجلی ہوئی۔

ماہیر اگر اب تمہارے منہ سے کوئی شعر نکلا نا تو میری سلیپر تمہیں داد و تحسین پیش کرنے وہاں حاضر ہو جائے گی۔سوبی کیر فل۔راحیل اپنی نیچے رکھی سلیپر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے سنجیدگی سے اسے وارن کیا۔

ٹھیک ہے نہیں بولتا۔ماہیر چپل دیکھ کر وقتی طور پر سدھر گیا تھا۔لیکن کچھ وقت کے لیے ہی کیونکہ خاموش رہنا تو ماہیر پر حرام تھا جیسے۔

ویسے بھابھی ایک بات تو بتائیں۔کیا آپ نے کبھی کسی کے نام کی مہندی لگائی ہے۔ماہیر احتیاطی طور پر اجالا کے اُٹ میں ہو کر پوچھا۔

ماہیر میرے چھوٹے بھائی میں تمہیں اپنی آنکھوں کے سامنے ایک نارمل سے سلیپر سے پٹتے نہیں دیکھ سکتی۔جوتے ہوتا تو اور بات تھی۔مہر نے سلیپر پر نظر ڈال کر کافی ہمدردانہ انداز میں کہا۔

منہ بند کرو اپنا صرف دو منٹ ہی تو چھوٹا ہوں۔اور کیوں مجھے سلیپر پڑنے لگے میں نے کونسا غلط بات پوچھ لی ہے۔کیوں بھابھی کیا آپ کو میرا سوال برا لگا؟کیا آپ میرا سوال کا جواب نہیں دینا چاہتی؟ماہیر اپنے حق کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔

نہیں!بھائی مجھے کیوں برا لگنے لگا میں نے تو بہت بار لگائی ہے۔اجالا مسکرا کر بولی۔

واٹ!!!!!!!!!!!تینوں بھائی بہن ایک جھٹکے سے اپنی اپنی جگہ کھڑے ہوتے ہوئے دیدے پھیلا کر اسے دیکھا جو کہ رہی تھی کے اس نے کئی بار کسی کے نام کی مہندی لگائی ہے۔

جبکہ شادی کے بعد آج وہ دوسری بار مہندی کی شکل دیکھ رہی تھی۔وہ بھی کل پارٹی تھااور صدیقہ بیگم کی خاص ھدایت تھی کے اجالا کو کسی بھی صورت مہندی لگائی جائے آخر کو وہ نئی دلہن ہے اور شادی کے بعد پہلی بار گھر میں کوئی فنکشن ہو رہا ہے

آپ نے کئی بار کسی کے نام کی مہندی لگائی ہے؟ماہیر نے تصدیق کرنی چاہی جبکہ راحیل مہرا بھی بھی منہ کھولے اجالا کو دیکھ رہے تھا۔

ہاں!اجالا اپنے ہاتھوں پر پھوک مارتے ہوئے لاپرواہی سے بولی۔

اس میں حیران ہونے والی کیا بات ہے؟اور راحی آپ مجھے گھور کیوں رہے ہیں۔جب بھی سکول یا کالج میں کوئی پروگرام ہوتا تھا۔ماپا مجھے پارلر سے مہندی لگوا کر لایا کرتے تھے۔اور عید پر تو ماپا مہندی والی کو گھر ہی بلا لیتے تھے۔میں روزہ ہوتی تھی نا اس لیۓ۔پتا ہے میں جب سکول میں ہوا کرتی تھی تب ماپا مجھ صرف لاسٹ روزہ رکھنے کی اجازت دیتے تھے۔لیکن

جب سے کالج آئی ہوں۔ سارے روزے رکھتی ہوں میں۔ وہ اجالا ہی کیا جو ایک بار شروع ہو جائے تو پھر چپ کر جائے۔

اور وہ نام کی مہندی لگانے والی بات؟ راحیل کی سوئی وہیں اٹکی تھی۔ اپنے بھائی کے پوز یسو انداز پر مہر اور ماہیر نے سر نیچے کر کے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔

وہ۔۔۔ وہ تو کبھی کبھی پارلر والی آپی نا مہندی میں میرا نام بھی لکھ دیا کرتی تھی۔ تو ہوئی نا نام سے لگائی گئی مہندی۔ اجالا نے ایسے بتایا جیسے بہت پتے کی بات کی ہو۔ اس بار ماہیر نے اپنا قہقہہ روکنے کی کوشش بلکل نہیں کی تھی۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔ بھابھی سہی کہا اسے ہی کہتے ہیں نام کی مہندی۔ ماہیر نے راحیل کو دیکھتے ہوئے اجالا کی بات کی تصدیق کی۔

بھائی آپ نا مجھے بھابھی نا کہیں ایک دم عجیب لگتا ہے بھابھی۔ اجالا نے بھابھی لفظ منہ بگاڑ کر ادا کیا تھا۔

ہنہ۔وہ کیوں؟اب آپ ہماری بھابھی ہیں تو ہم بھابھی کہیں گے نا بھیا تو نہیں کہ سکتے۔ماہیر اچمبھے سے بولا۔

آج میڈم کہہ رہی ہے کی بھابھی نا کہو کل کہے گی راحی مجھے بیوی نا کہو۔خیر دیکھتے ہیں وجہ کیا ہے۔راحیل بڑبڑاتے ہوئے پیچھے صوفے پر بیٹھ کر اسکے اس نئے سوشہ چھوڑنے کے پچھلے کی وجہ جاننی چاہی۔جانتا تھا وجہ اسکی انوکھی اور معصوم بیوی کی طرح انوکھا اور معصوم ہی ہوگا۔

آپ مجھے اجالا بلا لیا کریں۔اجالا نے آسان حل نکالا۔

لیکن کیوں؟اب کے سوال مہر کی طرف سے تھا۔

وہ آپی کل مال میں آپ نے مجھے جب بھابھی بلایا تھا نا وہاں کی سیلس گرل نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میں کسی اور دنیاں کی مخلوق ہوں۔اور جب میں نے اس وجہ پوچھی تو پتا ہے اس نے کیا کہا؟

کیا کہا؟

کہتی ہے آپ اتنی چھوٹی ہیں آپ بھابھی کیسے بن گئی۔انداز تو ایسا تھا اسکا جیسے بھابھی بننے کے لیئے کوئی MBBS کا ایگزام پاس کرنا ہوتا ہے۔اجالا کی بات پر راحیل کا من کیا کی اپنا سر پیٹ لے جبکہ مہر نے باضابطہ سر پیٹ لیا تھا۔البتہ ماہیر اس کے جواب سے بڑا لطف اندوز ہو رہا تھا۔

بھابھی۔

ماہیر اب اگر تمہارا منہ کھلا نا پھر میں اسے منہ کا وہ حشر کرو نگا نا کی وہ کل پارٹی میں تو کیا ایک مہینے تک تمہارے خود کے دیکھنے کے قابل نہیں رہے گا۔راحیل ماہیر کے منہ پر اپنی ہتھیلی جماتے ہوئے اسے وارن کیا۔جس پر ماہیر نے سر ہلا کر 🤐 کا اشارہ کیا۔

گڈ۔راحیل اسے چھوڑ کر اجالا کی طرف بڑھا تھا جب پیچھے سے آواز آئی۔

ایک تو انکی بیوی کو بور ہونے سے بچاؤ اپر سے اپنا منہ توڑوانے کی دھمکی کیا زمانہ آگیا ہے۔سچ میں قیامت کے آثار ہیں یہ سب۔ماہیر بولنے کے ساتھ بھاگا بھی تھا۔

لیں بھابھی آپ کا ہو گیا آپ اسے اچھے سے سوکھا لیں میں جب تک ماما کے پاس سے ہو کر آتی ہوں۔مہر اجالا کو کہتی وہاں سے صدیقہ بیگم کے کمرے کی طرف چلی گئی۔اب وہاں صرف اجالا اور راحیل بچے تھے۔

چلو گارڈن میں چلتے ہیں۔وہاں اچھی ہوا چل رہی ہے۔مہندی جلد خشک ہو جائے گی۔راحیل اسے مسلسل مہندی پر پھوک مارتا دیکھ کر بولا۔

ہاں! جھولے پر بیٹھ کر سوکھاونگی جلد خشک ہو جائے گا۔اجالا بھی کھڑی ہوئی۔لیکن کچھ یاد آنے پر واپس بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

کیا ہوا؟

میں جھولا پکڑونگی کیسے؟اجالا مہندی والے ہاتھ آگے کرتی لاچاری سے بولی۔

تو نا پکڑنا۔راحیل نے حل نکالا۔

تو کیا میں گر نہیں جاؤنگی؟

راحیل احمد کبھی تمہیں گرنے نہیں دیگا یہ بات تم اچھے سے یاد رکھنا۔راحیل نے بولنے کے ساتھ اسے بازو پکڑ کر اٹھایا بھی تھا۔

راحی ایک بات پوچھوں؟اجالا اپنے پیچھے کھڑے ہو کر اسکے کندھے کو تھامے ہلکے ہلکے جھولا دے رہے راحیل سے پوچھا۔

ہاں! پوچھو۔راحیل اسکے کندھے پر گرفت مظبوط کرتے ہوئے اسے تھوڑا دور تک لیجا کر جھولے کو واپس پاس کھینچتے ہوئے اجازت دی۔

جس طرح مہر آپی اور ماہیر بھائی ٹوین ہیں۔اسی طرح آپ کی بھی ایک ٹوین سسٹر ہیں۔جسے ماما نے آپ کی بڑی آنی کو دے دیا تھا۔اجالا منہ موڑ کر اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہمم! لیکن یہ تمہیں بتایا کس نے۔

ماہیر بھائی نے۔اجالا مسکرا کر بولی۔

اچھا اس خرافاتی انسان نے بتایا ہے تو اور بھی بتایا بہت کچھ بکواس کیا ہو گا اتنے پر تو وہ خاموش نہیں ہوا ہو گا۔راحیل پر یقین ہوا۔

ہاں! کہا تھا نا انہوں نے بتایا تھا کی آپ کی فیملی میں ٹوین بے بی ہی آتے ہیں۔جیسے بابا اور تایا جان ٹوین ہیں۔آپ اور آپ کی سیسٹر ٹوین ہیں۔ماہیر بھائی اور مہر آپی ہیں۔اجالا مہندی لگے گلابی ہاتھوں کو ہوا میں لہراتے ہوئے بولی۔

❤ مہندی جچتی ہے کچھ اسکے گورے ہاتھوں پر ایسے

جیسے چاند پر رکھ دئے ہوں کچھ سرخ گلاب ❤

ہاں ایسا ہی ہے۔راحیل اسکی گلابی ہتھیلی پر سجی مہندی پر سے نظر ہٹاتے ہوئے بولا۔ورنہ دل تو کر رہا تھا کی ان پر لب رکھ کر خراج پیش کرے۔

اور پتا ہے ماہیر بھائی نے کہا کی جو بے بی اب ہمارے گھر آئیں گے نا وہ بھی ٹوین ہونگے۔کتنے پیارے لگیں گے نا ہمارے گھر میں بے بیز۔اجالا چہک کر بولی۔

ہمارے پاس بے بیز کہاں سے آینگے۔راحیل نے اچمبھے سے اسکی خوشی سے تمتماتے چہرے کو دیکھا۔

آپ لائیں گے نا۔آپ ایسا کرنا ایک بے بی گرل لانا اور ایک بے بی بوئے لانا۔پھر ہم ان کے سیم سیم کپڑے جوتے بے بی کارٹ سب خریدیں گے۔اجالا نے اپنے طرف سے کی گئی پلانگ بتائی۔

قسم سے بندے کو اتنا بھی معصوم نہیں ہونا چاہیئے۔اجالا کی بات جب راحیل کو اچھے سے سمجھ آئی پہلی بار اسکا دل کیا کی کاش اجالا اتنی معصوم نا ہوتی۔

آج اس ماہیر کو کوئی بچا لے میرے ہاتھوں سے ورنہ آج اسکا ضیاء طئے ہے۔اجالا تم جب تک یہیں جھولے پر رہو۔اس ہاتھ کی مہندی سوکھ گئی ہے۔اس سے جھولا پکڑ لو میں ابھی آتا ہوں۔راحیل کڑے تیور لیئے اندر کی طرف بڑھا۔

کیا بکواس کی ہے تم نے اجالا سے۔راحیل لاؤج میں داخل ہوتے ہی صوفے پر بیٹھے ماہیر کی طرف بڑھتے ہوئے اسکا کالر پکڑ کر پوچھا۔

خدا کو مانیں پندرہ منٹ سے مجھ معصوم کی ان گنہگار آنکھوں نے نے آپ کی معصوم بیوی کو دیکھا تک نہیں ہے کچھ بولنا تو دور کی بات ہے۔ماہیر اپنی گردن ہلا کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے بولا۔

وہ ہمارے خاندان میں آنے والے جوڑوے بچوں کی عظیم اداستان کس نے بتایا ہے۔راحیل اسکی گردن پر گرفت مظبوط کرتے ہوئے پوچھا۔

ماما۔۔ماما بچائیں۔ماہیر کے اچانک آواز دینے پر راحیل نے پلٹ کر پیچھے دیکھا گرفت کمزور ہوئی۔اور ماہیر ہاتھ سے نکل گیا۔

تم کہاں بھاگ رہے ہو۔راحیل اس کے پیچھے بھاگا جب تک وہ صدیقہ بیگم کے پیچھے چھپ چکا تھا۔

کیا ہوا کیوں شور مچا رہے ہو تم دونوں؟

اس سے پوچھیں ماما۔اس خرافاتی نے کیا بکواس کی ہے اجالا سے۔راحیل ماہیر کو گھور کر بولا۔

میں نے کچھ نہیں کہا۔ماہیر صاف مکر گیا۔

کیا کہا ہے اس نے؟صدیقہ بیگم ماہیر کی معصومیت سے سمجھ گئی تھیں۔اس کے ماہیر سے پوچھا۔

ماما اس نے نا اجالا سے کہا ہے کی۔۔۔میں۔۔میں۔۔مجھے تو بولتے ہوئے عجیب لگ رہا ہے۔راحیل جذبز ہوا۔

www.novelsclubb.com

میں نے بھابھی سے کہا کی اب ہمارے گھر میں بھی ٹوین بے بیز آئنگے اور وہ بے بیز بھائی لائیں گے۔اس میں عجیب کیا ہے آپ ہی بتائیں بھائی ہیں کی مرنے مارنے پر تلے ہیں۔ماہیر معصوم ہوا۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔ بھئی اس میں غلط کیا کہا ہے تم جو اتنا غصہ کر رہے ہو۔صدیقہ بیگم قہقہ لگا کر بولیں۔

دیکھیں ماما میں بھی وہی کہ رہا ہوں کب تک میں گھر میں سب سے چھوٹا رہونگا کوئی مجھ سے چھوٹا بھی تو آنا چاہیئے تاکہ مجھے بھی بڑا بڑا فیل ہو۔صدیقہ بیگم کے سپورٹ پر ماہیر کچھ اور پھیلا۔

ماہیر تم جا کر مہر کو دیکھو وہ تمہیں بلا رہی تھی۔صدیقہ بیگم ماہیر سے بولی۔جس پر وہ سعادت مندی کا پتلہ فوراً جی کہتا آگے بڑھا۔

کب تک رہوں سب سے چھوٹا

آئے کوئی مجھ سے چھوٹا۔

بھیا تم اب اس گھر میں

دو دو بے بی لانا!!!!!!!!!

راحیل کو اپنی طرف بڑھتا دیکھ وہ فوراً مہر کے کمرے میں بند ہوا۔

کیوں اتنا غصہ ہو رہے ہو۔ صدیقہ بیگم راحیل کو دیکھ کر سنجیدگی سے پوچھا۔

ماما وہ بچی ہے اس فسادی نے اسکے پاس بکواس کر دی ہے۔ راحیل کچھ جھجھک کے ساتھ بولا۔

تو کیا تم ہمیں ابھی دادا دادی بنانے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ صدیقہ بیگم شرارتی ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

کم از کم اسکے اٹھارہ سال ہونے تک تو بلکل نہیں۔ راحیل بول کر وہاں رکا نہیں تھا بلکہ سیدھا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ پیچھے صدیقہ بیگم اسکی پشت دیکھتی رہ گئی۔

پارٹی پورے عروج پر تھی ہر طرف رنگ و بو لاسیلاب تھا۔اس قدر گہما گہمی کا ماحول دیکھ کر اجالا کو کافی گھبراہٹ ہو رہی تھی۔کیونکہ اس نے آج تک کبھی کوئی بزنس پارٹی یا فیملی فنکشن جیسے تقریبات میں شرکت نہیں کی تھی۔

علی نے ہمیشہ سے اسے اپنے بزنس سرکل سے دور ہی رکھا تھا۔وہ نہیں چاہتا تھا کی اجالا ان پارٹیوں کی روشنی میں اپنی معصومیت کھو دے جو علی نے بہت محنت سے سی پی میں رکھے موتی کی طرح بچا کر رکھا تھا۔اور خاندان والوں سے اس نے وائسے بھی سارے تعلق توڑ لیئے تھے سو کبھی کسی فیملی تقریب میں جانے کی نوبت ہی نہیں۔

www.novelsclubb.com

ایسا نہیں تھا کی اسے محفل سے ڈر لگتا تھا۔سکول کالج میں اس نے بہت سے تقریب میں تقریری مقابلوں میں حصہ لیا اور جیتا بھی تھا لیکن پھر بھی یہاں کا ماحول اس ماحول سے یکثر مختلف تھا۔یہاں لوگ سج دھج کر اپنی اپنی محفل

جمائے بیٹھے تھے۔ عورتوں کے پاس تو جویلری کپڑے میک اپ تعریف قہقہ کے علاوہ کچھ نہیں تھا۔البتہ مرد حضرات ادھر ادھر کی باتوں کے درمیان اپنے بزنس کی بات ہی کر رہے تھے۔

اجالا پچھلے تین گھنٹہ سے مہر اور صدیقہ کے ساتھ نجانے کن کن لوگوں سے مل رہی تھی۔ پارٹی میں آنے کے بعد سے اس نے سوائے مسکرانے اور پلوّ سمبھالنے کے علاوہ کچھ نہیں کیا تھا۔ڈارک گرین کلر کی ساڑھی جو مہر نے بہت محنت سے کافی اچھی فٹ پہنائی تھی۔ جو اس کے نازک سراپے پر سچ مچ میں غضب ڈھا رہی تھی۔ ہلکے میک اپ اور جویلری اس پر بلا کی معصومیت۔ ویسے ہی اسے سب کی نظروں کا مرکز بنانے میں پیش پیش تھی۔

www.novelsclubb.com

ساڑھی جیسی فشنیبل لباس میں بھی اجالا کے جسم کی کوئی نمائش نہیں ہو رہی تھی۔اور اسکی ہدایت راحیل نے بلخصوصی مہر کو دی تھی۔ جس پر مہر نے پوری طرح عمل کیا تھا۔

راحیل کو تنویر صاحب کے ساتھ مل کر گیسٹ اٹینڈ کرنے تھے اس لیۓ وہ جلدی تیار ہو کر ہوٹل پہوچ گیا تھا۔اور اجالا کی لاکھ کوشش کے باوجود وہ اسے ایک پل کے لیۓ دستیاب نہیں ہوا تھا کی وہ راحیل کو اپنی ساڑھی دکھاتی۔اجالا کی عادت تھی جب بھی نئے کپڑے یا کچھ بھی پہنتی وہ علی سے ڈھیروں تعریف بٹورتی۔لیکن راحیل۔

ان سب میں اصل مزے ماہیر کے تھے جو بے نیاز اپنے دوستوں میں مگن تھا۔

ڈنر کے ہوتے ہی نوجوانوں نے ہمیشہ کی طرح اپنی محفل بڑے بزرگوں سے الگ کرلی تھی۔وہ لوگ کیک اور راحیل کے ساتھ ہوٹل کے پول
سائیڈ پر آگئے تھے۔مہر بھی اجالا کو لیکر ادھر ہی آگئی تھی۔ابھی اجالا ایک ٹیبل پر ٹک کے بیٹھی تھی کے نجانے کہاں سے آندھی طوفان بنا ماہیر وہاں آیا اور اجالا کو کچھ بولنے کا موقع دیۓ بغیر لے جا کر اسٹیج پر کھڑا کر دیا وہیں سامنے کیک کے لیۓ ٹیبل بھی رکھا تھا۔لیکن کیک غائب تھا۔

www.novelsclubb.com

ہاں! تو ڈیر بھابھی جی آج ہمارے پیارے بھائی صاحب کو دنیاں میں آئے تیس سال ہو گئے ہیں۔اور آپ کو انکی زندگی میں آئے پورے تیس دن اینڈ فیفٹین ڈیس ہو گئے ہیں۔تو اب آپ کو کرنا کچھ نہیں ہے سوائے بھائی کے شان میں قصیدے پڑھنے کے چلیں جھوٹی موٹی ہی شروع ہو جائیں۔ماہیر مائیک زبردستی اجالا کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے اسٹیج سے اتر گیا۔

اب چاروں طرف زور و شور سے ہوٹنگ چل رہی تھی۔اور اجالا دونوں ہاتھوں میں سختی سے مائیک پکڑے ادھر ادھر راحیل کی تلاش میں نظریں دوڑا رہی تھی۔جو اسے نظر ہی نہیں آرہا تھا۔

بھابھی جی we are waiting eagrly۔نیچے سے کئی لوگوں کی آواز ایک ساتھ آئی۔ساتھ مشترکہ قہقہ بھی لگایا گیا۔اجالا نے ڈر کے مائیک بلکل منہ کے پاس کر لیا پھر نظر اٹھا کر چاروں طرف دوڑائی لاحاصل۔

www.novelsclubb.com

راحی! کہاں ہیں آپ؟اجالا سر جھکائے اتنا آہستہ بولی تھی کے وہ خود بھی نہیں سن پائی تھی لیکن مائیک منہ کے بلکل قریب تھا سو سب نے باآسانی سن لیا تھا۔

ہائے!!!!!!!صدقے راحی کہاں ہیں آپ۔افففففف۔سب نے مل کر ایک بار پھر پُرزور ہوٹنگ کی تھی۔

❤سوچتا ہوں لکھ دوں تیری معصومیت پر کتاب

ڈر لگتا ہے پھر ہر کوئی تجھے پانے کی کوشش نا کرے۔❤

پیچھے سے آئی آواز پر سب نے پلٹ کر دیکھا تھا۔جہاں راحیل بلیو تھری پیس میں ایک ہاتھ میں مائیک پکڑے نظریں اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک جمائے کھڑا تھا۔

ہووووو۔سب نے ہونٹوں کو گول کر کے ہو کی صدا بلند کی۔

www.novelsclubb.com

چلیں راحیل بھائی آپ ہی کچھ عرض کر دیں بھابھی کی شان میں تاکہ انہیں بھی کچھ حوصلہ ہو۔احسن اجالا کے ہاتھ مائیک لیکر بولا۔پھر اسے مائیک واپس کرتا اسٹیج سے اتر گیا۔

❤ بادل ہوں برس جاؤں تو الزام نا دینا

تیرے دامن میں سمٹ آؤں تو الزام نا دینا

راحت ہوں ہمیشہ تیرے آنگن میں رہو نگا

خوشبو ہوں بکھر جاؤں تو الزام نا دینا

میں پھول ہوں بالوں میں سجائے ہوئے رکھنا

www.novelsclubb.com

سانسوں میں مہک جاؤں تو الزام نا دینا

باہوں سے لپٹ جاؤں گا گجروں کی طرح میں

قربت میں بہک جاؤں تو الزام نا دینا

خوابوں کی طرح آنکھوں میں بسائے ہوئے رکھنا

تیری نیند میں بھٹک جاؤں تو الزام نا دینا❤

راحیل قدم در قدم اجالا اور اپنے بیچ کا فاصلہ سمیٹتے ہوئے ایک جذب کے عالم میں بول رہا تھا اجالا کے ساتھ وہاں موجود سبھی کی نظریں اسی پر ٹکی تھی۔پورے پول سائیڈ پر صرف اسی کی آواز گونج رہی تھی باقی سب خاموش ہو گئے تھے۔

راحی! کہاں تھے آپ کتنا ڈر گئی تھی میں۔راحیل کے اسٹیج پر قدم رکھتے ہی اجالا فوراً مائیک ٹیبل پر رکھتی دور کر اسکے بازو سے لیپٹی تھی۔راحیل جو پہلے ہی اجالا کے اس روپ سے گھائیل مدہوش ہوئے جا رہا تھا۔اسکے اس طرح خود سے لپٹنے پر ضبط کے کڑے مرحلے سے گزرنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

❤تھوڑے نادان تھوڑے بدمعاش ہو تم

مگر جسے بھی ہو میرے لیۓ خاص ہو تم❤

راحیل اسے خود سے الگ کرتے ہوئے گنگنایا۔

میں تو کہتا ہوں اگر آج بیسٹ کپل کو پٹیشن رکھتے تو یہ دونوں بنا کھیلے ہی جیت جاتے۔ کیوں دوستوں۔ نجانے کون تھا جس نے اجالا کا رکھا مائیک اٹھا کر ایک شگوفہ چھوڑا تھا۔ جس پر سب نے پر جوش تالیوں اور ہوٹینگ کے ساتھ تائید کی تھی۔

پھر کچھ ہی دیر میں ویٹر ٹیبل فلور کیک لیکر حاضر ہو گیا تھا۔ جس پر بڑی نزاکت سے لکھا گیا تھا۔

♥red rose queen and his king♥

اور یہ لکھوایا خرافاتی آئیڈیاس کا بادشاہ بلکل سہی پہچانا مابدولت

ماہیر صاحب۔ 😁

راحیل اور اجالا نے مل کر کیک کٹ کیا تھا۔پہلے راحیل نے اجالا کو کھلایا پھر اجالا نے راحیل کو اسکے بعد ماہیر جیسے فسادی انسان اور مہر جیسی معصوم کی باری بھی آئی تھی۔

چلیں بھابھی اب آپ بھائی کی شان میں کچھ بول ہی دیں۔ماہیر پھر وہیں آکر رکا۔جس پر سب نے اسکو فل سپورٹ کیا تھا۔اجالا نے کچھ گھبراتے ہوئے اپنے مہندی لگے گلابی ہاتھوں سے راحیل کے ہاتھ دبوچا۔

افف! کچھ بھی شامت میری ہی آنی ہے۔راحیل اپنی ہتھیلی پر اسکے نرم ہاتھوں کا لمس محسوس کر کے جھن جھلایا۔

دیکھو میری۔

نہیں سننا! بھابھی آپ شروع کریں۔راحیل کے کچھ بولنے سے پہلے ہی سب نے شور مچا کر اسے چپ کرایا۔

www.novelsclubb.com

راحی! اجالا نے مدد طلب نظروں سے اسے دیکھا۔

میں یہیں ہوں۔ جسٹ گو ہیڈ۔ راحیل نے آنکھوں سے اشارہ کیا۔ جس پر اجالا نے ایک ہاتھ سے مظبوطی سے اسکا بازو تھاما دوسرے ہاتھ سے مائیک تھام کر منہ کے قریب کیا۔

آئی ڈونٹ نو کی آپ لوگ مجھ سے کیا سننا چاہتے ہیں۔ بٹ یہی کہنا ہے جو میں کہنے جا رہی ہوں۔ اجالا نے اپنی بات کا آغاز کیا سب ایک دم پن ڈراپ سائلینٹ ہوئے۔

میری دنیاں ہمیشہ سے بہت چھوٹی اور بہت محدود سی رہی ہے۔ میری دنیاں میں ڈھیروں لوگ ڈھیروں رشتہ کبھی نہیں تھے۔ میں نے جب ہونش سمبھالا میں نے اپنے آس پاس صرف ایک انسان کو دیکھا وہ تھے میرے ماپا۔ جو میرا سب کچھ تھے۔ ماما بھی بابا بھی بھائی بہن دوست ٹیچر ان شارٹ وہ میرے لیئے ہر رول

پلے کرتے تھے وہ بھی ایک دم پرفیکٹ۔وہ میرے لیۓ ساری دنیاں سے لڑ جاتے تھے۔میرے لیۓ کچھ بھی کر جاتے تھے۔

اس لیۓ ناہی میں نے کبھی ان کے علاوہ کسی کو دیکھا اور ناہی مجھے کسی کو دیکھنے کی چاہ تھی۔میں اور میرے ماپا اپنی دنیاں فٹ تھے۔ایک دوسرے کے ساتھ بہت خوش تھے۔

پھر ایک دن اچانک ہی ماپا نے کہا کی وہ میری شادی کر رہے ہیں۔اب مجھے کسی اور کے ساتھ جا کر رہنا ہو گا اسکی اور اسکے فیملی والوں کی ساری باتیں ماننی ہو گی۔ضد نہیں کرنی ہے۔اور سب کے ساتھ اچھا بیہو کرنا ہے۔مجھے آج تک نہیں پتا شادی کسے کہتے ہیں۔بٹ میں پھر بھی بہت روئی تھی ماپا سے بہت کہا تھا کی مجھے انہیں چھوڑ کر کسی کے پاس نہیں جانا مجھے ہمیشہ انکے ساتھ انکے پاس رہنا ہے۔لیکن وہ نہیں مانے انہوں نے کہا کی اگر میں نے انکی بات نہیں مانی تو وہ

www.novelsclubb.com

ہمیشہ کے لیۓ مجھے چھوڑ کر دبئ چلے جائیں گے۔اور یہیں میں ہار گئ۔اجالا نے سر اٹھا کر اگے دیکھا جہاں سب خاموش تھے۔

پھر ایک دن میں اپنے ماپا کو چھوڑ کر راحی کے پاس چلی آئی۔میں بہت روئی تھی۔بٹ اب میں اپنے آپ کو خوش نصیب سمجھتی ہوں کی راحی میری زندگی میں آئے۔کیونکہ راحی بلکل میرے ماپا جیسے ہیں۔جس طرح میرے ماپا میرے بن کہے میری ہر خواہش پوری کرتے تھے اسی طرح راحی بھی کرتے ہیں۔اجالا اب راحیل کے روبرو آئی تھی۔

❤اس شہر میں لاکھوں چہرے تھے

ہر شخص کا چہرہ یاد نہیں

ایک شخص کتابوں جیسا تھا

وہ شخص زبانی یاد رہا❤

www.novelsclubb.com

یہ کبھی میرے لیئے جھولا بناتے ہیں تو کبھی ٹیڈی لاتے ہیں۔ کبھی سائیکل لا کر مجھے گھمانے لے جاتے ہیں۔تو کبھی میرے ایگزام کے لیئے راتوں کو میرے برابر جاگتے ہیں۔اور میں آج تک نہیں سمجھ پائی کے میرا آپ سے کونسا ایسا رشتہ جس کی وجہ سے آپ میری اتنی پرواہ کرتے ہیں۔

But rahi i know one thing that you are very .very important part of my life

میرے ماپا اگر میرے لیئے میرا ہر رشتہ بنے تھے۔تو آپ نے مجھے وہ ہر رشتہ دیا۔آپ نے مجھے ماما جیسی ماں دی۔بابا جیسے مہربان بابا۔مہر آپی اور ماہیر بھائی جیسے لوونگ اینڈ کیرنگ بھائی بہن دیا۔

www.novelsclubb.com

Thank you rahi thank you so much for everything.and thanks to god as well as my .mapa

جنہوں نے آپ کو میری زندگی میں لایا۔اجالا اچھل کر راحیل کے گلے لگی تھی۔اچانک خاموش فضاء تالیوں سے گونج اٹھی تھی۔راحیل نے دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے اپنے برتھڈے پر اتنا خوبصورت خراج پیش کرنے پر اپنے اندر سمیٹ لیا تھا۔

I love you mapa.and i miss you.please come .back

آپ اپنی لاڈو کے لیئے جو بھی ڈیسیجن لیتے ہیں وہ پرفیکٹ ہوتا ہے۔اجالا راحیل سے الگ ہو کر بولی تھی۔ علی جو ماہیر کے فون سے اسے لائو دیکھ رہا تھا اجالا کو اتنا خوش دیکھ کر اسے لگا کی اسکے اتنے دن کی تکلف کا مداوا ہو گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

آج ایک بار پھر سب ڈائنگ ٹیبل پر ایک ساتھ ناشتہ کر رہے تھے۔جب راحیل نے تنویر صاحب کو مخاطب کیا۔

بابا میرا وہ دوست ہیں نا اکرم جس سے آپ کو پارٹی میں ملوایا تھا۔

ہاں! ہاں! بیٹا کافی اچھا بچہ تھا ایک دم زندہ دل۔ تنویر صاحب کو وہ خوش مزاج ہینڈسم سا راحیل کا ہم عمر لڑکا یاد آیا۔

جی! جی! وہی۔ایکچولی حال ہی میں اسکی شادی ہوئی ہے۔اور وہ اپنی شادی کو خوشی میں اپنے فارم ہاؤس پر ایک گیٹ ٹو گیدر رکھ رہا۔ جس میں میرے سارے یونی فیلوس اپنی فیملی کے ساتھ مدعو ہیں۔دوسرے لفظوں میں یہ ایک ری یونین پارٹی ہے۔راحیل اتنا بول کر چپ ہوا۔

www.novelsclubb.com

😁 اتنی سی بات ہے

ہمیں ساتھ جانا ہے 😁

اور انہوں نے آپ کو اجالا بھابھی کے ساتھ وہاں آنے کے لیئے کہا ہے۔اور آپ بابا سے اسکی اجازت مانگ رہے ہیں۔ماہیر نے اسکی مشکل آسان کی۔لیکن اسکے اتنے دھرلے سے کہنے پر راحیل نے دانت پیسے۔

کب جانا ہے؟تنویر صاحب اسکی جھجھک سمجھ کر سیدھا مدعا پر آئے۔

جی پرسوں شام پارٹی ہے کل عصر تک نکلنا ہے ایکچولی فارم ہاؤس جنگلاتی علاقہ میں ہے اور بارش کا موسم بھی ہے سو احتیاطی طور پر جلدی نکل جانا سہی ہے۔

پھر ٹھیک ہے۔کل شام تک نکل جاؤ اس میں اجازت لینے جیسا کیا ہے۔شادی کے بعد تم بچی کو کہیں گھمانا دور کی بات ہوٹل ڈنر تک کے لیئے نہیں لے گئے ہو۔اسی بہانے وہ گھوم آئے گی۔تنویر صاحب کی بات پر راحیل نے سر ہلایا۔اور وہ اٹھ کر چلے گئے۔

اور بھائی کا ہنی مون بھی ہو جائے گا۔مطلب جنگل میں منگل۔کیوں ماما؟ماہیر نے صدیقہ بیگم کی تائید چاہی جو راحیل نے اسکی کمر پر فوراً دی تھی۔

فضول گوئی سے پرہیز کرو ماہیر ورنہ میں تمہارا وہ حال کرونگا کی تم اپنے نام سے پرہیز کروگے۔راحیل اسے تنبیہ کرتا وہاں سے چلا گیا۔

مجھ معصوم نے ایسا کیا کہدیا جو یہ اتنے بھڑک گئے۔لو بھئی ہنی مون پر کون نہیں جاتا۔ڈونالڈ ٹرمپ جیسا بڈھا بھی اپنی بیٹی کی عمر کی بیوی کے ساتھ گیا تھا۔راحیل منہ بنا کر بولا۔جس پر صدیقہ بیگم نے بھی اسکی کمر سیکی۔

بس فیصلہ ہو گیا بہت رہ لیا میں اس گھر چھوٹا اب مجھ سے چھوٹا کوئی آنا ہی چاہیئے۔ارے حد ہوتی ہے سب میری بجا کر نکل جاتے ہیں۔کل کو میں اپنے بچوں کو کیا بتاونگا کی میں یعنی اسکے بابا ساری عمر چھوٹے رہنے کی سزا بھگت تے آئے ہیں۔ماہیر اونچی اونچی بڑبڑاتے ہوئے وہاں سے نکل گیا جبکہ پیچھے تینوں بس مسکرائے تھے اسکے دکھ پر۔

سانس میں تیری سانس ملی تو

www.novelsclubb.com

مجھے سانس آئی مجھے سانس آئی

مجھے سانس آئی

روح نے چھولی جسم کی خوشبو

تو جو پاس آئی تو جو پاس آئی

تو جو پاس آئی۔

اجالا باتھروم سے نکلتے ہوئے بڑے خوبصورت انداز میں گانے کے بول ادا کر رہی تھی۔اور ڈریسنگ کے پاس کھڑے بال بنا رہے راحیل کو بنا پانی پیئے ہی زبردست اچھو کا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

ارے! راحی کیا ہوا؟ یہ لیں پانی پئیں۔اجالا دور کرا سکے لیئے پانی لیکر آئی تھی۔جسے راحیل فوراً تھام کر ایک سانس میں ختم کر دیا تھا۔

یہ۔۔۔یہ۔۔ابھی تم کیا گا رہی تھی؟ راحیل قدرے سمبھل کر بولا۔

وہ۔۔۔۔سونگ تھا۔کل ماہیر بھائی سن رہے تھے۔انکے دوست آئے تو وہ ڈرائینگ روم چلے گئے تو میں نے یوں ہی لگا کر سن لیا اتنا اچھا میوزک تھا میں نے تو کئی بار ریپیٹ کر کے سنا۔اب تو مجھے پورا گانا ہی یاد ہو گیا ہے۔دیکھیں

رات تیری باہوں میں کٹے تو صبح بڑی ہلکی لگتی ہے

آنکھ میں رہنے لگے ہو کیا تم کیوں جھلکی لگتی ہے۔

یہاں پر نا اتنا اچھا بیگگراونڈ میوزک ہے کی ناپوچھیں۔اجالا اپنے بالوں میں برش چلاتی ہوئی چہک بولی۔راحیل تو بس اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔کیونکہ وہ گانے کے بولوں میں کھویا تھا اسکی معصوم بیوی کو میوزک کی پڑی تھی۔

اس ماہیر کا کچھ کرنا پڑے گا ورنہ یہ میری معصوم سی ریڈروز کی ملکہ کو بگاڑ کر چھوڑے گا۔اور یہ محترمہ ایسی حرکتیں کر کے میرے لیئے مشکلات پیدا کرے گی۔ابھی تو پورے ایک سال کا مشکل انتظار باقی ہے۔راحیل بالوں میں ہاتھ پھسا کر خود کو پر سکون کرتے ہوئے سوچا۔

کیا ہوا راحی ؟آپ کو سونگ پسند نہیں آیا؟اجالا اسے خاموش پا کر برش ڈریسنگ پر رکھتے ہوئے اسکی طرف گھوم کر پوچھا۔

آج کے بعد میں تمہارے منہ سے کوئی فضول گانے وغیرہ نا سنوں اور اس ماہیر جیسے آفت سے بھی تم دور رہو۔راحیل انگلی اٹھا کر اسے ورن کرتا ہوا بولا۔

ہینہ ! کیا ہوا ہے۔اتنا پیارا تو گانا ہے اور ماہیر بھائی بھی بہت اچھے ہیں۔اجالا منہ کھول کر حیرانی سے اسکی وارننگ پر بولی۔

اچھا سمجھ آتے ہیں اسکے بول۔اگر آتے ہیں تو پلز مجھے بھی سمجھا دو۔راحیل سنے پر دونوں ہاتھ بندھ کر اسے نظروں کی گرفت میں لیتے ہوئے پوچھا۔

میرے تو آتے ہیں۔پر لگتا ہے آپ کے نہیں آتے اس لیئے آپ اتنے پیارے گانے کو فضول بول رہے ہیں۔اجالا بھی دوبدو بولی۔

میں سمجھاوں تمہیں کی میری یہ گانا کتنا سمجھ آیا ہے۔راحیل ایک قدم آگے ہوا۔

آپ کے کچھ پلے نہیں پڑا مجھے پتا ہے۔اجالا نے ناک سے مکھی اڑائی۔

چلیلنج راحیل احمد کو ہمیشہ سے بہت پسند ہے ڈیروائفی۔راحیل بولنے کے ساتھ اسکے ہونٹوں پر جھکا بھی تھا۔جب تیس سے چالیس سیکنڈ کے بعد وہ اس سے الگ ہوا تو اجالا کی سانسیں پھول رہی تھی۔

آیندہ مجھے کوئی گانا گاتے ہوئے نظر نا آنا۔اینڈ اب یہ جو کچھ ہوا ہے اپنے مہر آپی اور ماہیر بھائی سے جا کر شیر کرنے کی بلکل ضرورت نہیں ہے۔اب جلدی سے باہر آؤ۔ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔میں بیاگ لیکر جا رہا ہوں۔راحیل اسے گہری سانس لیتا چھوڑ کر کمرے سے نکل گیا تھا۔آج وہ لوگ اکرم کے فارم ہاؤس جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

راحیل میری بچی کا بہت خیال رکھنا۔صدیقہ بیگم گم سم اجالا کو گلے لگا کر بولی۔

جی!راحیل اجالا کے ابھی تک بوکھلائے چہرے سے نظر چراتے ہوئے بولا۔

بھابھی میں آپ کو بہت مس کرونگا یہ دو دن۔ماہیر معصنوعی آنسوں صاف کرتے ہوئے بولا۔

ہاں !تاکہ اسے اور بگاڑ سکو۔راحیل دانت پیس کر بڑبڑایا۔پھر سب سے مل کر وہ لوگ فارم ہاؤس کے لیئے نکل گئے جہاں انکے رشتہ کو ایک الگ مقام ملنا تھا جس کی وجہ راحیل کی زندگی میں ایک طوفان سا برپا ہونا تھا۔

وہ لوگ رات کے آٹھ بجے تک فارم ہاؤس بلکل خیر وآفیت سے پہونچ گئے تھے۔جبکہ آسمان پر پھیلے سرمئی بادلوں کی ٹولیوں کو دیکھ کر راحیل کو بلکل امید نہیں تھی کے وہ اتنے آرام سے فارم ہاؤس پہونچ پائیں گے۔

فارم ہاؤس پر اکرم اور اسکی وائف نے انکا بہت پرتپاک استقبال کیا تھا۔اکرم کی وائف بھی اسی کی طرح بہت خوش مزاج ملنسار طبیعت کی تھی۔ تبھی اجالا کچھ ہی

دیر میں اس سے کافی گھل مل گئی تھی۔انکے پہونچنے سے پہلے ہی راحیل کے کئی یونی فیلوس وہاں اپنے اپنے فیملی کے ساتھ پہونچ گئے تھے۔زیادہ لوگوں کے ساتھ صرف انکی وائف ہی آئی تھیں۔

ڈنر کے بعد آسمان پر پھیلے بارش کے بادلوں کی پرواہ کئے بغیر سب نے فارم ہاؤس کے چھت پر اپنی محفل جمالی تھی۔یونی کی یادیں تازہ کرنے کے دوران ہنسی مذاق قہقہ ایک دوسرے کی ٹانگ کھینچنا پروفسسرس کے ساتھ کی گئی شرارتیں۔اسپیشلی بہوتوں کے افیرس کی پول کھول کر انکی بیویوں سے ڈانٹ پروائی جارہی تھی۔

بھئی! ہمارے یونی کے یہاں دو ایسے حضرات موجود ہیں جو

ایک دوسرے سے بلکل مختلف ہیں۔

ایک زمین ہے تو دوسرا آسمان۔

ایک چاند ہے تو دوسرا سورج

www.novelsclubb.com

ایک شریف ہے تو دوسرا فلرٹ۔(قہقہ)

لیکن!

لیکن! دونوں ہی نے کنوارے پن سے دو مہینے پہلے ہی ریٹائیمنٹ دی ہے۔ سو آج ان سے ذرا محفل کو رومانوی بنانے کی اپیل کرتے ہیں۔ایک کلیگ نے کوک کی کین کو مائیک بنائے اعلان کیا۔

پہلے یہ تو بتائیں وہ ہے کون؟

ہاہاہاہا۔۔۔۔ مسٹر ہونیسٹ راحیل اور مسٹر چیٹر اکرم۔ کسی فیمیل کلیگ نے جواب دیا جس پر سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ویسے اجالا بہت لکی ہو تم راحیل نے خود کو پوری طرح تمہارے لیئے کسی لڑکی کی طرح سمبھال رکھا ہے۔یونی میں ساری لڑکیاں راحیل احمد کی بہن ہی لگتی تھی۔ جبکہ دوسری طرف اکرم صاحب کی توبہ تھی۔یونی میں جھاڑو

لگانے کے لیئے اٹینڈر میل تھا ورنہ یہ اسکے ساتھ بھی ضرور فلرٹ کرتے۔اسی کلیگ نے کچھ اور گوہر افشانی کر کے محفل لوٹ لیا۔

اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کی میں نے طلاق کے تینوں حق اپنے پاس محفوظ رکھے ہیں۔ورنہ جس سپیڈ سے تم لوگ جا رہے ہو اب تک مجھ معصوم کا طلاق ہو چکا ہوتا۔اکرم نے ہاتھ اُپر کر کے شکر کا کلمہ پڑھا جس سے محفل ایک بار پھر زعفران ہوئی۔

خیریت تو خیر آپ کی ابھی بھی نہیں ہے۔اکرم کی وائف ہانیہ اسے گھورتے ہوئے بولی۔

دیکھو بیوی کل پارٹی ہے۔اس لیئے گھر جانے کے بعد جھاڑو کرچی بیلن وغیرہ کا استعمال کرنا پلززز۔اکرم نے مسکین شکل بنائی۔پھر سب کی ضد پر اپنا موٹا گلا استعمال میں لایا جسے سب نے دو منٹ برداشت

کرنے کے بعد بلا تردّد چپ کرا دیا۔ آکرم بھی ڈھیٹوں کا سردار تھا شان سے شکریہ ادا کرتا بیٹھ گیا۔

اور اب باری تھی مسٹر ہونیسٹ راحیل احمد کی اپنے بیوی کے لیئے کچھ رومانوی سا گنگنانے کی۔ اور وہ اپنی پہلو میں بیٹھی آنکھوں میں ڈھیروں اشتیاق لیئے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک کو دیکھ کر کھوئے ہوئے انداز میں شروع ہو گیا تھا۔

میں عشق اسکا وہ عاشقی ہے میری

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے میری

آنکھوں میں ہے اسکا چہرہ یادوں میں ہے اسکا پہرا

میں ہوں راہی وہ ہے منزل کرنا ہے اب اسکو حاصل

ان دھڑکنوں میں باجے اسکی ہی سرگم

وہ میری جاناں ہے وہ میری جانم

www.novelsclubb.com

میں چین اسکا وہ تشنگی ہے میری

وہ لڑکی نہیں زندگی میں

خوشبو جیسی آئے جائے کتنا دل کو وہ تڑپائے

میری سانسیں میری دھڑکن وہ میرا دیوانہ پن

بے تابیوں میں ہے وہ راحت کا موسم

اسکے لیئے ہی میری چاہت کا موسم

میں ہونش اسکا وہ بے خودی ہے میری

وہ لڑکی نہیں زندگی ہے میری۔

www.novelsclubb.com

واؤووووو!!!!!!!!!!بھائی چھا گئے ایک دم محفل لوٹ لیا تم نے۔اکرم سب کو تالی بجاتا دیکھ خود کھڑا ہو کر بولا۔

ویسے تمہارے سڑے ہوئے مزاج کی تبدیلی کی وجہ اجالا بھابھی ہیں یا تم نے خود ہی سدھرنے کا عہد لیا ہے؟اکرم کو ک کین راحیل کے اگے کرتا ہوا بولا۔

وجہ جو بھی ہے شرط میں پوری کر چکا ہوں اب کسی اور کو پھساو۔راحیل ہاتھ اٹھا کر بولا۔پھر کچھ اصرار کے بعد محفل پھر سے رنگین ہو گئی۔یہ محفل تو شائد برخواست ہی نا ہوتی اگر دو بجے رات میں بارش کی بوندوں نے آکر انکی محفل پر پانی نا پھیرا ہوتا۔

۔

دوسرے دن موسم بہت ہی اچھا تھا۔رات بارش ہوئی تھی۔لیکن بادل نہیں چھٹے تھے۔اس لئے ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائیں ماحول کو خوشگوار بنا رہے تھے۔ایسے میں اکرم سب کو کھیتوں کی سیر کے لیئے لیکر نکل گیا تھا۔

دوپہر تین بجے کے قریب انکی واپسی ہوئی تھی۔سب نے لنچ کے فوراً بعد اپنے اپنے آرام گاہ کا رخ کیا تھا۔کیونکہ شام میں پارٹی تھی اور جتنا پیدل چل چل کر وہ لوگ تھکے تھے آرام بے حد ضروری تھا۔چھ بجے کے قریب ملازم نے آکر سب کو جگایا تھا۔

اور تقریباً آٹھ بجے تک سب فارم ہاؤس کے بڑے سے گارڈن میں موجود تھے۔اجالا نے آج پیستہ رنگ کی ساڑھ پہنی تھی۔جو اسے اکرم کی وائف نے پہنائی تھی۔بلکہ یہ کہنا بہتر ہو گا کی اجالا کو تیار ہی اکرم کی وائف نے کیا تھا۔

یونی فیلوس تو ایک رات پہلے ہی آ گئے تھے۔باقی اکرم کے بزنس سرکل کے لوگ اور دوسرے قریبی دوست احباب نے آج آکر تقریب میں شرکت کی تھی۔

www.novelsclubb.com

پارٹی پورے عروج پر تھی۔ڈنر ہو چکا تھا سو اب سب کافی ریلکس تھے۔ڈی۔جے۔پر رومانٹک گانے بج رہے تھے۔کچھ لوگ باتوں میں لگے تھے کچھ اسٹیج پر ڈانس کر رہیے تھے۔

مرد حضرات اور انکی پیاری پیاری خواتین یہاں اسٹیج پر موجود پیارا سا بندہ آپ کی توجہ کا طالب ہے۔ کیا آپ مجھے اپنے قیمتی خوبصورت یادگار لمحوں میں کچھ رنگ اور یادیں بھرنے کا موقع دینا پسند کریں گے ؟ اسٹیج پر ہوسٹ کا کردار ادا کر رہے ایک خوبصورت لڑکے نے سب کی توجہ اپنی طرف کرنی چاہی۔ سب نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے ساتھ ہونے کا یقین دیا۔

جیسا کے کسی نے کہا ہے۔

❤ شام بھی خوب ہے ساتھ محبوب ہے

موسیقی کے لیئے اور کیا چاہیئے۔ ❤

سو موقع بھی ہے دستور بھی ہے

ماحول بھی ہے محبوب بھی ہے

دل بھی ڈی۔ جے۔ بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

خوشگوار ہوایں بھی ہے خوبصورت ہم سفر بھی ہے۔

حسین رات بھی ہے۔حسینہ ساتھ بھی ہے۔

پارٹی پورے عروج پر ہے یاروں دوستوں کے ساتھ مل کر وقت سے کچھ حسین لمحے چرالیں تو کیا غلط ہے؟ بتائیں بتائیں؟ نوجوان نے اپنے شوق جملوں میں سب کو قید کیا۔

کرنا کچھ نہیں ہے بس گیم کے کچھ اصول ہے۔جو آپ سب کو قبول ہے۔سو گیم کا نام ہے "پیپر فولڈ" جس میں ہو گا ایک پیپر ڈی۔جے میں چلیں گے رومانٹک گانے۔اور آپ کو کرنا ہے اس پیپر پر کھڑے ہو کر اپنے پارٹنر کے ساتھ ڈانس۔

وقفہ وقفہ سے گانا سٹوپ ہو گا۔اور گانے کے رکنے کے ساتھ پیپر

چھوٹا ہوتا جائے گا۔اور پیپر کے حساب سے آپ کو اپنے ڈانس سٹیپ

اور اپنا پارٹنر دونوں کو بلینس کرنا ہے۔جو اینڈ تک ہمارے ساتھ جڑے رہیں

گے وہ آج کے شام کی خوبصورت اور یادگار کپل کے خطاب سے نوازے جائیں

گے۔اور انعام کے لینے سے پہلے انہیں دینے ہوں گے ہمارے کچھ سوالوں کے جواب۔

تو چلیں جلدی جلدی اسٹیج پر تشریف لائیں۔اور ان پیپر پر کھڑے ہو کر اپنی پوزیشن لے لیں۔دوستوں سے گزارش ہے کی سب کو پکڑیں سب کو جکڑیں۔اور لے آئیں اسٹیج پر۔اس آدمی کے بولنے کی دیر تھی۔سب نے ایک دوسرے کو دھکا دیکر اسٹیج پر لا کھڑا کیا۔اکرم نے راحیل کے نانا کرنے کے باوجود اسے اسٹیج پر سب کے آگے کے پیپر پر کھڑا کر دیا تھا۔

راحی مجھ سے ڈانس نہیں ہو گا۔کم از کم ساڑھی پر تو بلکل نہیں۔پلز کچھ کریں۔آج تک کپل ڈانس کرنا تو دور کی بات میں نے دیکھا تک نہیں ہے۔اجالا روہانسی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

میں ہوں نا میں سب سمبھال لونگا۔ڈونٹ وری۔راحیل نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے پر سکون کیا۔پھر سارے کپل کے پوزیشن لیتے ہی گیم شروع ہو گیا تھا۔جیسے جیسے میوزک رک رہا تھا ویسے ویسے پیپر چھوٹا ہو رہا تھا۔اور اسی

حساب سے گرتے پڑتے لوگ بھی نکل رہے تھے۔اب چند گنے چنے ہی کپل بچ گئے تھے۔اجالا راحیل کے آنکھوں میں دیکھ رہی تھی۔اس لیۓ بہت اچھے سے ڈانس سٹیپس لے رہی تھی۔

راحی اب تو جگہ ہی نہیں ہے میں کہاں پیر رکھونگی۔اجالا پیپر کو صرف ایک آدمی کے پیر رکھنے جتنا چھوٹا دیکھ بوکھلائی۔

میری معصوم ریڈ روز کی ملکہ اتنا پریشان کیوں ہو رہی ہو۔ایسے میرے پیروں پر اپنے پیر رکھو اور میرے کندھے کو زور سے پکڑ لو۔باقی سب میں سمبھال لونگا۔

لیکن آپ کو درد ہو گا۔اجالا راحیل کے دونوں پیروں پر اپنے قدم رکھ کر اسکے کندھے پر دونوں ہاتھ جما کر بولی۔

www.novelsclubb.com

نہیں ہوتا میری جان۔تمہارا ویٹ ہی کتنا ہے۔راحیل اسے کمر سے تھامتے ہوئے بولا۔اور یہیں اجالا کی بولتی بند ہوئی۔وہ خاموشی سے نظریں

نیچے جھکا کر اپنے دھڑکنوں کو شمار کرنے لگی۔ جبکہ راحیل اسکے بدن سے اٹھ رہی بھینی بھینی پرفیوم کی خوشبو میں کھویا تھا۔

تبھی گانا بند ہوا دو کپل نے رخصتی لی۔اب صرف اکرم اور راحیل ہی بچے تھے۔ پیپر پہلے سے زیادہ چھوٹا ہو گیا تھا۔اور اکرم کو اپنی بیوی کو گود میں اٹھاتا دیکھ اجالا کے اوسان خطا ہوئے وہ راحیل کی اتنے سے قربت پر پگھلنے لگی تھی۔اور یہ ہر گز نہیں۔اجالا فوراً دو قدم پچھلے ہوئی۔

راحی ایسا کرتے۔۔۔۔۔ہیں ہم نہیں۔۔۔۔۔ کھیلتے اور۔اجالا اکرم پر نظر گارھے اٹک اٹک کر بولی۔اسکے اس طرح جھجھکنے پر راحیل مسکرایا۔

راحیل احمد کبھی ہارتا نہیں راحیل کی جان۔راحیل نے بولنے کے ساتھ اسے اپنی باہوں میں اٹھایا تھا۔اجالا کی چیخ حلق میں کہیں اٹک گئی تھی۔اب وہ بلکل گم سم سی راحیل کے باہوں میں قید تھی۔ پھر کچھ ہی دیر میں اکرم کا بیلیس بگڑا اور اجالا کو اس طلسمی قید سے آزادی نصیب ہوئی۔

سو اس خوبصورت اور یادگار شام کے خوبصورت کپل ہیں مسٹر اینڈ میسز راحیل احمد۔ ہوسٹ کے کہنے کی دیر تھی پورے ماحول میں تالیاں گونج اٹھی تھی۔ پھر ان دونوں سے کچھ الٹے سیدھے سوالوں کے بعد انہیں ایک خوبصورت سا کرسٹل کا بناڈانسنگ کپل والے ٹروفی کو انعام کے طور پر دیا گیا تھا۔

اجالا رات کے تین بج رہے ہیں اب بس کرو یہ فوٹو سیشن ٹروفی تمہارے پاس ہی رہے گا جی بھر کے جب دل چاہے فوٹو لے لینا بٹ اب چینج کر کے سو جاؤ۔ راحیل رات کے تین بجے مسلسل مختلف انگل سے سیلفی لیتا دیکھ اسے وقت کا احساس دلانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

ہاں! بس ایک۔ اجالا ٹروفی کو منہ کے پاس رکھ کر ایک اور سیلفی۔

ٹھیک ہے اب جاؤ چینج کر کے آؤ۔ راحیل فون بند کر کے ٹیبل رکھتے ہوئے بیاگ سے کپڑے نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمائے جبکہ وہ خود چینج کر چکا تھا۔

کیا مطلب میں چینج کر کے آؤں؟

تو کیا انہیں کپڑوں میں سونے کا ارادہ ہے۔راحیل نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا۔

بلکل نہیں! بٹ پہلے آپ اس ساڑھی کے پنس تو کھول دیں۔اجالا اسکے سامنے کھڑی ہوئی۔

اس دن جو پارٹی میں پہنی تھی تب کس نے کھولی تھی۔تمہاری پنس۔راحیل حیران ہوا۔اس دن تو جب راحیل کمرے میں آیا تھا اجالا چینج کر کے بیڈ پہ بیٹھی ملی تھی۔

مہر آپی نے۔

افففف! اللہ مجھ پر رحم کر۔یا تو کسی کو اتنی معصوم بیوی نا دے اور اگر دی بھی تو اتنی کم عمر نا دے کی وہ شرعی حق رکھنے کے باوجود اپنے اصولوں کی زنجیر میں خود کو قید کر کے اپنے آپ کو ضبط کے کڑے مرحلے سے گزارہ۔راحیل آنکھیں

بند کئے اسکے پنس کھولتے ہوئے مسلسل بڑبڑا رہا تھا۔ پھر پن کے کھلتے ہی راحیل نے آنکھیں بند کئے ہی پہلی فرصت میں اسے واشروم کی طرف روانہ کیا تھا۔

وہ ایک اصول پسند انسان تھا۔ اسے اپنے اپر ضبط کمال تھا۔ اسکے جذبات کتنے ہی مچلے لیکن وہ راحیل احمد اسے اپنے نفس پر کمال ضبط حاصل تھا۔ لیکن مجبوری انسان سے قتل تک کروالیتی ہے۔ پھر اپنے بنائے اصول توڑنا کونسا ناممکن بات ہے۔

راحی! ہم کل کب تک نکلیں گے گھر کے لیئے۔ میں ماما بابا مہر آپی ماہیر بھائی کو بہت مس کر رہی ہوں۔ اجالا راحیل کے سینے پر سر رکھے بولی۔ ماہیر کے نام پر راحیل منہ میں کڑوا بادام آیا تھا۔

کیوں؟ تمہارے ماہیر بھائی نے جو تمہیں بگاڑنے کی زمداری لی ہے وہ پوری کروانی ہے ان سے؟ راحیل ہلکی پیلی روشنی میں اسے گھورا۔

ایسے نا کہیں بھائی بہت اچھے ہیں۔ اجالا کو اپنے دیور کے برائی ایک آنکھ نہیں بھائی۔

جی ساری دنیاں اچھی ہے ایک میں برا ہوں۔راحیل نروٹھے پن سے بولا۔

اب ایسا بھی نہیں۔ خیر بتائیں ہم کب جا رہے ہیں؟اجالا راحیل کے انگلیوں سے کھیلتے ہوئے لارڈ سے بولی۔

یارا ابھی صبح کے چار بج رہے ہیں۔اور یہاں سے گھر چھ گھنٹہ کی ڈرائیو پر ہے۔اور اگر نیند پوری نہیں ہوئی تو ڈرائیو نہیں کر پاؤنگا۔اس لیئے سب دوستوں نے طئے کیا ہے کی پرسوں صبح نکل جائیں گے۔کل تھوڑا کھیتوں کی سیر کا ارادہ ہے۔راحیل نے پوری تفصیل بتائی۔اگر اسے پتا ہوتا کی یہاں ایک رات اور رکنے کا فیصلہ اسکی دنیاں بدل دے گا تو وہ ابھی رات ہی میں نکل جاتا۔لیکن کہتے ہیں نا قسمت کا لکھا کون ٹال سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

پارٹی کی تھکن کی وجہ سے دوسرے دن سب کی آنکھیں دوپہر بارہ بجے کے قریب کھلی تھی۔فریش ہونے کے بعد جب تک وہ لوگ ڈائینگ حال پہونچے تھے۔لنچ کا وقت ہو گیا تھا۔

لنچ کے بعد تین بجے کے قریب وہ لوگ کھیتوں کی سیر کے لیئے نکلے تھے۔لیکن موسم کے اچانک بدلے تیور نے انہیں واپس فارم ہاؤس کی راہ لینے پر مجبور کر دیا تھا۔اور اب اکرم انہیں فارم ہاؤس گھما رہا تھا جو کافی وسیع ہرا بھرا تھا۔

اکرم انہیں گیسٹ گھمانے کے ساتھ ساتھ ہر چیز کے بارے میں تفصیل سے بتا بھی رہا تھا۔جس سے کوئی بور نہیں ہو رہا تھا اور ہانسی مذاق کے درمیان وقت بھی مزہ بھی آرہا تھا۔پورا فارم ہاؤس گھومنے کے بعد اکرم انہیں لیکر پچھلے حصہ پر چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ویل یہ ہے فارم ہاؤس کا وہ حصہ جسے ہم کاروباری سرگرمیوں کے لیئے استعمال کرتے ہیں۔یہ گوڈاون ہے جہاں جذوقتی طور پر اناج سٹور کیا جاتا ہے۔اکرم نے ایک بڑے سے لوہے کی بنے بند دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

اور یہ ہے کولڈ اسٹوریج۔جہاں سبزی پھل وغیرہ کو تازہ رکھے کے لیئے سٹور کیا جاتا ہے۔اکرم نے دوسری طرف اشارہ کیا جہاں اسی طرح لوہے کے دروازے پر بڑا سا تالہ لگا ہوا تھا۔

ایکچولی فارم ہاؤس سے شہر تک کی روڈ اچھی نہیں ہے۔جس کی وجہ بارش کے موسوم میں کھیتوں سے آنے والی سبزی اور باغوں سے آنے والے موسمی پھل وقت پر نہیں پہونچ پاتے ہیں۔اور یہاں اسی طرح رکھنے کی وجہ کافی مقدار میں خراب ہو جاتے ہیں۔کئی مرتبہ بھاری بارش کی وجہ سے ٹرک حادثے کا شکار بھی ہو چکی ہے لیکن اللہ کا شکر ہے کی کبھی جانی نقصان نہیں ہوا۔بابا کوشش کر رہیں

www.novelsclubb.com

یہاں پکی سڑک بنوانے کی لیکن ابھی تک کچھ ہوا نہیں۔اس لی ئے ان حادثوں اور نقصان سے بچنے کے لی ئے اسی سال بابا نے یہ کولڈ سٹوریج بنوایا۔

ایکچولی یہاں جب بارش ہوتی ہے تو دو دو تین تین دن تک گاڑی تو دور راستہ پیدل چلنے تک کے قابل نہیں ہوتے۔دراصل یہاں کی مٹی چکنی ہے۔پھسلاہٹ بہت ہوتی اس میں اسی لی ئے ہم لوگ برسات کے موسم میں یہاں کبھی نہیں آتے۔اکرم چلتے ہوئے انہیں سب تفصیل سے بتا رہا تھا۔

اکرم بھائی یہ کولڈ سٹوریج وہی ہوتا ہے نا جہاں کا

ٹیمپریچر زیرو ڈگری سے بھی کم ہوتا۔ایک دم آئس لینڈ

جیسا۔ہے نا؟اجالا جسے ہمیشہ سے بارش اور برف بہت پسند تھے۔دونوں ہاتھ اپس میں رگڑتی اشتیاق سے بولی۔جس پر سب کے ہونٹوں کو ایک خوبصورت مسکراہٹ نے چھوا۔

جی!بھابھی۔اکرم نے مسکرا کر جواب دیا۔

بھائی کیا آپ مجھے وہاں لے چلیں گے پلززز۔اجالا کہاں یہ موقع جانے دینے والی تھی۔وہ اکثر اپنے باربی موویس میں ایسے مناظر دیکھ کر مبہوت ہو جاتی تھی۔جہاں برف باری ہو رہی ہوتی اور پرنس اینڈ پرنسیس اس میں گھوم رہے ہوتے۔

سوری بھابھی میں آپ کو ضرور لے چلتا بٹ وہاں کی چابی فارم ہاؤس کے کیر ٹیکر کے پاس ہے اور آج باغ سے پھل آنے والے ہیں سو وہ باغ میں ہی ہے۔اکرم معذرت خواہ لہجے میں بولا۔اسے علی کے توسط سے یہ پیاری سی لڑکی بہت عزیز تھی۔

وہ جب آئیں گے آپ مجھے دکھا دینگے؟

اجالا بارش ہو رہی موسم خراب ہے۔اگر تمہاری طبیعت ذرا سا بھی خراب ہوا نا تو پورے گھر والوں نے میری کلاس لگا لینی ہے۔اس لیئے ضد نا کرو کوئی ضرورت نہیں ہے اتنے سرد جگہ پر جانے کی۔راحیل سنجیدگی سے بولتے ہوئے اسکا ہاتھ پکڑ آگے بڑھا۔

تو پھر ایسا کر بھابھی کو ہنی مون کے لیئے کوئی برفیلا علاقہ لے جا۔اکرم نے مفت کا مشورہ دیا۔

مشورے کا شکریہ میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔راحیل بتیسی دکھا کر بولا۔پھر کچھ ہی دیر میں بوندا باندی شروع ہوئی تو وہ لوگ واپس اپنے کمروں میں قید ہو گئے۔

راحی! پلزز! پلززز! پلززززز! بس ایک بار لے چلیں صرف ایک بار آپ تو میرے اچھے راحی ہیں نا۔اجالا راحیل کا بازو پکڑ کر جھولا لیتی ہوئی لاڈ سے بولی۔وہ پچھلے دو گھنٹہ سے راحیل کو منا رہی تھی۔لیکن پھر بھی راحیل کی ناہاں میں نہیں بدلی تھی۔

اجالا باہر کا موسم دیکھ رہی ہو طوفانی بارش ہو رہی ہے۔اور اتنی سرد ہواؤں میں میں تمہاری یہ فضول سی خواہش پوری کر کے تمہاری صحت کو لیکر رسک نہیں لے

سکتا۔اس لیئے اب مزید اس پر کوئی بحث نہیں ہو گی۔۔راحیل اپنا لیپ ٹاپ اٹھاتے ہوئے کھڑکی طرف اشارہ کیا۔

راحی دو منٹ سے کیا ہوتا ہے۔سات بج رہے ہیں کیر ٹیکر انکل آ گئے ہونگے ہم یوں جائیں گے اور یوں آ جائیں گے۔اور آنے کے بعد آئی پرومس میں بلکل بیڈ سے نیچے قدم نہیں رکھونگی اور پوری طرح کمفٹر میں چھپ کر سو جاؤنگی۔اجالا نے اب مصلحت کا سہارا لینا چاہا۔

میں تمہیں نہیں لیکر جا رہا یہ بات تو طئے ہے۔اور تم بیڈ سے نیچے قدم نہیں رکھ رہی ہو یہ بھی کلیئر ہے۔اب اچھے سے اس شول کو ایسے اوڑھ لو اور یہ جیکٹ کی زپ لگاؤ ہوا لگے گی۔راحیل اسکے زپ کو گلے تک پیک کرتے ہوئے بولا۔پھر اسکی سنے بغیر بیڈ پر لٹا کر کمفٹر گلے تک ڈال دیا۔

www.novelsclubb.com

راحی یہ کیا آپ مجھے چھوٹے بے بی کی طرح پیک کر رہے ہیں۔اجالا کمفٹر سے ہاتھ باہر نکال کر بولی۔جسے دوسرے ہی پل راحیل نے آنکھیں دکھاتے ہوئے اسکے ہاتھ اندر کئے۔

تم ایک بے بی ہی ہو میری جان۔میری سنو وائیٹ۔راحیل اسکے کانوں کو شول سے ڈھانکتے ہوئے اسکے گال کھینچ کر بولا۔جو اجالا نے غبارے کی طرح پھلا لئے تھے۔

❤ضد پے آجاؤں تو جی بھر کے ستا کر چھوڑوں

تو نے ایئے چھیڑنے والے مجھے سمجھا کیا ہے❤

ابھی نہیں لیکن ڈیڑھ دو سال بعد میں اپنی جان کو بہت برف والی جگہ پر لے جاؤنگا۔جہاں وہ جتنا چاہے گی برف سے کھیلے گی اور جتنا اسکا من ہو گا ہم وہاں رکیں گے بھی۔کیونکہ تب ہمارے بیچ تمہاری نا سمجھی کم عمری میرے اصول وضوابط نہیں ہونگے۔میں ہونگا تم ہو گی اور ہماری پیاری سی خوبصورت دنیاں

ہو گی۔راحیل اسکے پیشانی سے پیشانی ٹکائے اپنے خوبصورت مستقبل میں کھویا تھا۔پھر اسکے پیشانی پر لب رکھتا اس سے الگ ہوا۔

اب یہ لو ریمورٹ اور یہ تمہارے فیریٹ چوکلیٹ۔جب تک تم ٹی وی دیکھو میں اسٹڈی روم سے ایک کانفرنس کال لیکر آتا ہوں۔یہاں پر نیٹ ورک پرو بلم ہے ورنہ میں تمہیں اکیلا چھوڑ کر نہیں جاتا۔راحیل سب چیز اسکے قریب رکھتا ہوا پیار سے بولا۔

میں اکیلی ہی چلی جاؤنگی دیکھنا آپ۔اجالا منہ بنا کر بولی۔

ایسی غلطی مت کرنا اجالا ورنہ بہت برا پیش آؤنگا میں۔راحیل ایک ہاتھ میں لیپ ٹاپ لئے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا۔

www.novelsclubb.com

میں آدھے گھنٹہ میں آتا ہوں۔پھر ہم مل کر "واریر پرینسیس" کی سٹوری دیکھیں گے۔اینڈ ون مور تھنگ میں آکر تمہارے ہاتھ پیر چیک کرونگا اگر وہ مجھے ذرا سا بھی ٹھنڈے لگے تو تمہارے لیئے اچھا نہیں ہو گا تم میرے لیئے بہت

اہم ہو میں تمہیں بھی خود کو نقصان پہونچانے کی اجازت نہیں دونگا۔راحیل سنجیدگی سے بول کر کمرے سے نکل گیا تھا۔اور اسکے جاتے ہی دو منٹ بعد اجالا دور کر دروازے کے پاس آئی تھی۔

آدھا گھنٹہ یہاں میں دس منٹ میں واپس آجاؤنگی۔اور بچے بیس منٹ میں میرے ہاتھ پیر تو کیا پوری بوڈی گرم تندور بن جائے گی۔اس موٹے سے کمفٹر میں۔اجالا راہداری میں ایک نظر دوڑاتی۔سیر ھیاں اترنے لگی۔

اجالا!

اجالا! کہاں ہو یار میں نے تم سے کہا تھا کی بیڈ سے نیچے نہیں اترنا۔لیکن تم پھر بھی اتر گئی اب غصہ کرونگا تو کہو گی راحی مجھے غصہ سے ڈر لگتا ہے۔آدھے گھنٹہ

www.novelsclubb.com

کے بجائے راحیل بیس منٹ میں ہی کمرے میں واپس آیا تھا۔اور خالی بیڈ دیکھ کر اسے آواز دینے لگا۔

پاگل لڑکی واشروم جانے سے پہلے جیکٹ اتارنا ضروری تھا۔اور دیکھو شول بھی یہیں رکھ کر گئی ہے۔یہ ایک پیس ہی بچا تھا میرے لیئے۔بیڈ پر شول اور جیکٹ دیکھ کر راحیل کا من کیا کی اپنا سر پیٹ لے۔

نو!!!۔۔۔۔۔۔راحیل باتھروم کے دروازے کی باہر سے بند دیکھکر سر پے ہاتھ مارتا باہر کی طرف بھاگا۔

کیا ہوا ہے راحی پیچھے کی سائیڈ پر کیوں جا رہے ہو؟اسے اس طرح اندھا دھند بھاگتا دیکھ اکرم اسکے اگے آکر پریشانی سے پوچھا۔

یار وہ پاگل لڑکی کولڈ سٹوریج دیکھنے چلی گئی ہے۔میں اسے ہی لانے جا رہا ہوں۔راحیل عجلت میں بولا۔اکرم اسے دورتا دیکھ خود بھی اسکے ساتھ ہوا۔

سر لیکن میں نے پندرہ منٹ پہلے ہی سٹور بند کیا ہے۔آکرم کے پوچھنے پر کیر ٹیکر بولا۔

واٹ ! کیا تم نے اندر دیکھ کے بند کیا تھا سٹور۔راحیل کسی انہونی کے ڈر سے گلا تر کرتے ہوئے بولا۔اسکا دل سوکھے پتہ کی طرح لرز رہا تھا۔

نہیں ! سر سٹور میں سامان رکھ کر ور کر ایک گھنٹہ پہلے ہی جا چکے ہیں۔میں نے تو گنتی کرنے کے بعد سٹور لوک کیا ہے۔

اللّٰہ رحم !!!!!!!!!!!!!!راحیل دیوار کے سہارا لیتے ہوئے چلاّیا۔کیونکہ اسے یقین تھا اجالا یہاں کے علاوہ کہیں نہیں گئی ہو گی۔

تو ٹینشن نا لے آپ ڈور کھولیں فوراً۔اکرم نے راحیل کے کندھے پر تھپکی دیتے ہوئے اس آدمی کو حکم دیا۔اس نے جلدی ہاتھ چلاتے ہوئے ڈور کھول دیا تھا۔اور ڈور کے کھلتے ہی تینوں کے پیروں تلے زمین کھسک گئی تھی۔

اجالا!!!!!!!!!!!!!!!!!راحیل چلاّتے ہوئے ہوئے آگے بڑھا تھا جہاں سامنے اجالا پیچھے کے بل گری تھی چہرہ ایک دم سفید ہو چکا تھا۔ ہونٹ نیلے پر رہے تھے بدن کانپ رہا تھا۔

اجالا میری جان آنکھیں کھولو اجالا پلزز آنکھیں کھولو۔ راحیل اسکے سر کو گود میں لئے اسے جھنجھوڑ رہا تھا۔ لیکن صرف اسکے دانتوں کے کٹکٹانے کے علاوہ اجالا کوئی آواز نہیں کر رہی تھی۔

راحی! بھابھی کو لیکر اندر چل انکی طبیعت بگڑتی جا رہی ہے۔ اکرم اسے مسلسل اجالا کو جھنجھوڑتا دیکھ۔ حالات کی نزاکت کا احساس دلایا۔ جس پر وہ جیسے ہوش میں آیا تھا۔ فوراً اجالا کو باہوں میں بھر کر دیوانہ وار اندونی حصہ کی طرف بھاگا۔

www.novelsclubb.com

پھر کچھ ہی دیر میں راحیل کے کمرے میں فارم ہاؤس میں موجود سبھی جمع ہو گئے تھے۔ باہر بارش پورے زور سے پر تھی۔ سب کی اپنی اپنی بولی اپنا اپنا انداز تھا کوئی کچھ تو کوئی کچھ۔ تین چار عورتیں اجالا کے ساتھ بیڈ پر بیٹھی اسکے

ہاتھ پیر رگڑ رہی تھی۔ جبکہ اکرم کی وائف ہانیہ چمچ کی مدد سے اجالا کے منہ میں ادرک اور بہت سی گرم مسالہ جات سے بنی کاڑے کو پلانے کی کوشش کر رہی تھی۔ سب بے سود تھا۔ اجالا کا وجود مسلسل پندرہ منٹ زیرو ڈگری سے نیچے کے ٹیمپریچر میں رہنے کی وجہ سے ایک دم برف بن چکا تھا۔ اس لیئے کوئی فائدہ ہوتا معلوم نہیں ہو رہا تھا۔

یار باہر اتنی تیز بارش اور طوفان آیا ہوا کی فارم ہاؤس سے باہر قدم رکھنا بھی مشکل ہے اور اندر بھابھی کی طبیعت پل پل بگرتے جا رہی ہے۔ اب کیا کریں گے ہم۔ ایک کلیگ راحیل کی بلکل رونی شکل دیکھ کر پریشانی سے بولا۔ اکرم نے پلٹ کر ایک نظر اجالا کے سردی سے ہلتے لب اور اور کٹکٹ کرتے دانت کی طرف دیکھا پھر دوسری نظر باہر ہو رہی طوفانی بارش پر اور آخر میں اسکی نظر راحیل کے پریشان چہرے پر آکر رکی تھی۔ اور وہ سمجھ گیا تھا کی اب کیا کرنا ہے۔

www.novelsclubb.com

آپ لوگ سب باہر جائیں اپنے اپنے کمرے میں آرام کریں۔مجھے اس مسئلہ کا حل مل گیا ہے۔اکرم سنجیدگی سے بولا۔سب اتنے پریشن تھے کی اکرم کے حل کی نوئیت جاننا بھی ضروری نہیں سمجھا بس ایک منٹ میں کمرہ خالی کر دیا۔

ہانیہ تم بھی جاؤ۔اکرم ہانیہ کو اجالا کے سرہانے بیٹھا دیکھ بولا۔تو وہ ایک نظر اجالا پر ڈال کر کمرے سے نکل گئی۔اب اکرم آہستہ سے چلتا ہوا راحیل کے پاس آیا جس کی ساکت نظریں بیڈ پر ٹکی تھی۔

راحیل فارم ہاؤس سے مین روڈ تک کا راستہ بکل کچا ہے۔اپر سے اتنی پھسلن ہوتی ہے کی قدم رکھنا مشکل ہوتا۔گاڑی چلانا تو ناممکن ہی سمجھو۔اور اگر فوری طور پر بھابھی کو گرمی نہیں پہونچا گئی انکا ٹریٹ مینٹ نہیں ہوا اور وہ اسی حالت میں بیہونش ہو گئی تو تم جانتے ہو کیا ہو سکتا ہے۔اکرم راحیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تمہید باندھی جس پر راحیل نے زخمی نظروں سے اسے دیکھا اسکی آنکھیں سرخ انگاڑ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ہمارے پاس صرف ایک راستہ ہے تو انکا شوہر۔اکرم نے بول کر نظریں کھڑکی کی طرف موڑلی۔

ککک۔۔۔ کہنا۔۔ ککیا چاہتا ہے تو؟ راحیل سمجھ تو گیا تھا لیکن بے یقینی سے اسے دیکھ کر تصدیق کرنی چاہی۔

بوڈی ہیٹ ٹرانسفر۔اور میرا نہیں خیال مجھے اس کی تشریح کرنے کی ضرورت ہے۔اکرم کی نظریں ابھی بھی کھڑکی پر تھی۔وہ بہت بڑا فلرٹ اور منہ پھٹ ضرور تھا۔لیکن بے باک نہیں تھا۔

تت۔۔تو پاگل۔۔۔۔۔۔۔ہو گیا ہے۔وہ بچی ہے میں۔۔۔۔۔۔۔میں یہ نہیں کر سکتا میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔جتنی مشکل سے۔۔۔۔۔۔۔۔۔ہوا سے لیکر۔۔۔۔ شہر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔پہونچونگا۔اکرم کی بات پر راحیل سے بولا تک نہیں جارہا تھا۔اکرم کا حل اس پر کسی بجلی کی طرح گری تھی۔

کوئی بچی نہیں ہے۔ سولہ سے اپر عمر ہے انکی اور یہ تو کوئی شوق سے نہیں کر رہا ہے۔ مجبوری ہے تیری۔ اور اسکے علاوہ تیرے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ اکرم نے اسے سمجھانا چاہا لیکن راحیل اسکا ہاتھ جھٹک لر کھڑاتے قدموں کے ساتھ اس سے دور ہوا تھا۔

نن۔۔۔ مجبوری ہو یا کچھ بھی ہو میں نے خود سے عہد کیا ہے۔ میں اسکے اٹھارہ سال ہونے تک اسکی معصومیت کی حفاظت کرونگا میں اسکا محافظ ہوں۔ وہ میری امانت ہے۔ میں اپنی پاکیزہ محبت کو داغدار نہیں کر سکتا۔ میں اپنے عشق کی چادر میلی نہیں کر سکتا۔ نہیں میں ایسا کچھ نہیں کرونگا۔ راحیل نفی میں سر ہلاتا ایک ایک قدم پیچھے ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بکواس بند کر تو محرم ہے انکا شوہر ہو تم انکے۔ تم کیسے داغدار کر سکتے ہو انہیں۔ مانتا ہوں بہت اصول پسند ہو لیکن ابھی انکی حالت دیکھو۔ پل پل انکی سانسوں کی ڈور انکے ہاتھ سے چھوٹ رہی ہے۔ ہر گزرتا وقت انکی زندگی کے چراغ

کو طوفانوں کی نظر کر رہا ہے۔ سانس سانس ان پر بھاری ہے۔ انکا وجود برف بنتا جا رہا ہے۔ اور تمہیں انکی زندگی سے زیادہ اپنا اصول اپنا عہد پیارا ہے۔ اکرم اسے جھنجھوڑتے ہوئے اجالا کی طرف توجہ دلائی۔ جس کا وجود اتنے وزنی کمفٹر اور بلینکٹس کے باوجود کانپ رہا تھا۔ چہرہ لال ہو چکا تھا ہونٹ نیلے پر چکے تھے۔

پھر بھی نہیں کر سکتا میں۔ اسکی معصومیت کا قاتل نہیں بن سکتا میں۔ مجھے اسکی معصومیت سے عشق ہے۔ راحیل اپنی آنکھیں رگڑ کر بولا جو اجالا کی بگڑتی حالت دیکھ کر بار بار بھر رہی تھی۔

ٹھیک ہے۔ پوجا کر اپنے اصول وضوابط کی اور مرنے دے انہیں۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا نا خود سے پہلے اس انسان کے اگے جوابدہ ہو گا تو جس نے رات دن کا فرق مٹا کر انہیں ایک آبگینہ کی طرح سمبھال کر رکھا ہے۔

www.novelsclubb.com

جس نے اپنی نیند چین حرام کر کے انہیں اپنے سینے لگا کر پالا ہے۔انہیں ایک ایسے کلی کی طرح رکھا جس وہ شبنم تک کے بوندوں کو پڑنے نہیں دیا کیونکہ اسے ڈر تھا کی اسکی کلی کو ٹھیس پہونچ سکتی ہے۔

دینا اس لڑکی کے باپ کو جواب جس کے پاس اس لڑکی کے علاوہ کوئی رشتہ کوئی اپنا نہیں ہے۔ جس نے اپنا سب کچھ تجھے سونپ دیا ہے۔اور خود جا کر دبئ میں اپنی بیٹی سے دور اذیت کے دن کاٹ رہا ہے۔ لیکن مطمین ہے کی اسکی لاڈو ایک محفوظ ہاتھ میں ہے۔اب میں جا رہا ہوں تجھے جو کرنا ہے کر مرضی تیری ہے۔اکرم غصہ سے چلاتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

یاد رکھنا راحیل مجبوری میں قتل بھی معاف ہے۔اکرم نے بولنے کے ساتھ دروازہ بند کر دیا تھا اور راحیل کے لیئے ڈھیروں سوچوں کے دروازے کھول گیا تھا۔

نہیں!!!راحیل نے غصہ سے ٹی ٹیبل پر رکھے کانچ کے گلاس اور جگ کو ایک ہی بار میں زمین بوس کر کے کمرے میں کانچ بکھیر دیا۔

www.novelsclubb.com

اللہّ مدد کر کیا کروں میں۔راحیل دونوں ہاتھوں میں بال جکڑ کر وہیں گھنٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔اور ٹوٹے گلاس کا براسا ٹکڑا پوری قوت سے اسکے پیر میں اندر تک پیوست ہو گیا تھا۔لیکن اسے ذرا درد محسوس نہیں ہوا تھا۔

نن۔۔نہیں میں ایسا نہیں کر سکتا۔لیکن اسے کچھ ہو گیا تو میں سانس کیسے لونگا۔کیا جواب دونگا میں علی کو کیا جواب دونگا خود کو گھر والوں۔پھر میں جیوں گا کیسے۔راحیل اپنے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑے مسلسل سوال جواب کر رہا تھا۔

لیکن جیسے ہی اسکی نظر بیڈ پر سردی سے کانپ رہے وجود پر پڑی وہ ہار گیا۔وہ بھول گیا اپنا عہد اپنے اصول اپنے قول بس یاد تھا تو اتنا کی وہ لڑکی اسکی زندگی ہے اسکے بغیر جینے کا تصور بھی ناممکن ہے۔

www.novelsclubb.com

راحیل ہارے ہوئے جواری کی طرح لڑکھڑاتے قدموں سے اپنی شرٹ اتارتا بیڈ کی طرف بڑھا تھا۔بیڈ پر بیٹھ کر اس نے ایک نظر اجالا کے کپکپاتے نیلے لبوں پر ڈالی۔پھر ہاتھ بڑھا کر بیڈ سائیڈ لیمپ اوف

کر دیا۔ کمرے میں پھیلے اندھیرے کے ساتھ اس نے اپنے اندر بھی ڈھیروں اندھیرا بڑھ لیا تھا۔

فجر کی اذان کے آواز کے ساتھ راحیل کے بے جان وجود میں جمبش ہوئی تھی۔ اسکی ساری رات آنکھوں میں کٹی تھی لیکن اسے کوئی ہونش نہیں تھا۔ رات کس پہر بارش کا زور ٹوٹا تھا اسے کوئی خبر نہیں تھی۔ اس نے اپنی سرخ آنکھوں سے سائیڈ پر لیٹی اجالا پر نظر ڈالی جو اب پر سکون سی سو رہی تھی۔ لیکن راحیل کے اندر تک بے سکونی کا راج تھا۔

کاش! تم میری بات مان لیتی اور وہاں نہیں جاتی تو اس وقت میں بھی تمہاری طرح پر سکون سو رہا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

کاش! یہ سب ایسے نا ہوتا تو اس رات کی صبح اتنی خوفناک نا ہوتی۔ یہ رات میرے لیئے قیامت کی رات نا ہوتی۔ کاش اجالا کاش۔ نجانے کتنے ایسے کاش راحیل کے اندر سر اٹھا رہے تھے۔ اور وہ اپنے اندر کے گھٹن

سے لرتا ہوا اتنے خطرناک راستہ پر گاڑی چلا رہا تھا۔ وہ وہاں پر کسی کو بتائے بغیر ہی اجالا کو اٹھا کر نکل پڑا تھا۔ کیونکہ اب اجالا کو شدید بخار اور سردی نے آن گھیرا تھا۔

گھر پہونچنے سے پہلے وہ اجالا کو لیکر ڈاکٹر کے پاس

گیا تھا۔ ڈاکٹر نے اسے بخار سردی وغیرہ کی ٹیبلیٹ دے کر کچھ خاص ہدایت بھی دی تھی۔ ڈاکٹر کی ساری ہدایت وہ مہر کو سمجھاتا ماما بابا کسی سے ملے بغیر کسی اہم کم کا کہ کر گھر سے نکل گیا تھا۔

ہوتی ہے عشق میں کچھ راز کی بتائیں

ایسے ہی اس کھیل میں ہارا نہیں جاتا

www.novelsclubb.com

کمرے مکمل خاموشی کا راج تھا۔اور اس خاموشی میں وقفہ وقفہ سے پٹ پٹ کی آواز کے ساتھ کراہنے کی آواز بھی گونج رہی تھی۔

ماما وہ بچی ہے۔

اسکے اٹھارہ سال ہونے تک تو ایسا بلکل نہیں ہو سکتا۔

راحی آپ بے بی لائیں گے۔

کیوں؟

کیوں توڑا میں نے اپنا عہد کیوں کیا یہ سب کیوں؟راحیل اپنے آس پاس ہوتی بازگشت پر بیلٹ سے تیز تیز اپنے پیٹھ پر ضرب لگا رہا تھا۔درد سے اسکے بدن کا ایک ایک عضو پھٹ رہا تھا۔لیکن وہ خود کو اپنے گناہ کی اپنے اصولوں کو توڑنے کی سزا دے رہا تھا۔اسکے پیٹھ کا کوئی ایسا حصہ نہیں تھا۔جہاں بیلٹ کی ضرب نا لگی۔پوری پیٹھ لال ہو چکی تھی۔ہاتھوں میں اب جان نہیں بچی تھی۔قدم

اور کھڑے رہنے سے انکاری تھے لیکن وہ اپنے آپ کو معاف کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

مزید پندرہ منٹ اسی طرح بیلٹ کی ضرب لگاتے لگاتے نڈھال ہو کر وہیں بیڈ پر ڈھیر ہو گیا تھا۔دس منٹ بعد جب وہ کچھ سمبھلا تو لڑکھڑاتے ہوئے واشروم کی طرف بڑھ گیا۔پھر شاور چالو کر کے اسکے بہتے گرم پانی میں اپنے اندر کی سرد زہریلی یادوں میں کھو گیا۔

میں تمہیں معاف نہیں کرونگا اجالا کبھی نہیں۔میں اگر خود کو ٹکڑوں میں بھی بانٹ لوں نا تو میرے روح پر لگے زخم نہیں بھر سکتے جو تمہاری نادانی نے دئے ہیں۔تم نے راحیل احمد کی تیس سال کی محنت اسکے اصولوں کو ایک نادانی میں اٹھائے قدم سے خاک میں ملا دیا میں تمہیں معاف نہیں کرونگا۔راحیل بولتے بولتے وہیں شاور کے نیچے گرم پانی سے اپنے زخموں کو دھونے لگا۔

www.novelsclubb.com

وہ گھر سے نکل کر سیدھا اپنے دوست کے فلیٹ پر آیا تھا۔گھر میں صرف مہر کو بتادیا تھا کی وہ دوستوں کے ساتھ ساوتھ ایریاز گھومنے جارہا ہے۔اور ادھر اسکا نمبر رومینگ ہوگا اس لیئے فون نا کیا جائے۔اور آج پانچواں دن تھا اسے خود کو تکلیف پہونچاتے ہوئے۔اسکے پیٹ اور پیٹھ کا چمڑا بلکل لال ہو گیا تھا۔بس پھٹنے کی کسر رہ گئی تھی۔ہاتھ بیلٹ کو لپیٹنے کی وجہ سے زخمی ہو گیا تھا۔آنکھوں گرد مسلسل شب خوابی کی وجہ گہرے کالے حلقہ پر گئے تھے۔پانچ دن سے وہ کھانے سے زیادہ سیگریٹ پھونک رہا تھا۔ساری رات اضطرابی کیفیت میں یہ دل کو جلانے والا دھواں ہی تو اسکے ساتھ تھا۔وہ یا تو ساجدے میں رہتا یا پھر صوفے پر بیٹھ کر سیگریٹ پیتا رہتا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لوگوں کے لیئے انکے اصول انکے اپنے لیئے بنائے گئے قانون بہت اہم ہوتے ہیں جسے وہ اپنے بچے

آپ جانتی ہیں میں کون ہوں؟ پرینسپل آفس میں اجالا کے آگے صوفے پر بیٹھی اس گریس فل سی لیڈی نے پوچھا۔

جی! آپ ڈاکٹر کشمالہ ہیں جنہوں نے لاسٹ ویک مجھے میڈل پہنایا تھا۔ اجالا انکی پرسنالٹی سے متاثر ہو کر بولی۔

لاسٹ ویک جب اجالا کو فرسٹ پوزیشن ملنے پر میڈل دیا جا رہا تھا۔ تب سر نے یہی بتایا تھی کی یہ ایک ڈاکٹر ہے بٹ اب وہ گلبرگہ میڈیکل کالج میں پروفسسر کے طور پر خدمات انجام دے رہی ہیں۔

www.novelsclubb.com

ہمم! اپکا پورا نام کیا ہے؟ انہوں نے سر ہلا کر پوچھا۔

اجالا اکبر زمان۔ اجالا نے اپنا پورا نام بتایا۔

اور آپ کے بابا کا نام؟

اکبر زمان صاحب۔اجالا گردن اکڑا کر بولی۔

اور میرا نام کشمالہ زمان میں آپ کے بابا کی سگی چھوٹی بہن ہوں۔انہوں نے جیسے اجالا کے سر پر پھوڑا۔

واٹ !آپ۔۔۔آپ مذاق۔

نہیں میں مذاق نہیں کر رہی۔وہ اجالا کی بات کاٹ کر بولی۔

میں تمہارے بابا کی ہی بہن ہوں۔تم جانتی تو ہو گی تمہارے بابا کے ماما بابا کا انتقال کیسے ہوا تھا؟ان کے سوال پر اجالا نے سر ہلایا اسے علی نے پورا قصہ بہت پہلے ہی سنایا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر تم یہ بھی جانتی ہو گی کے اس حادثہ کے بعد سے تمہارے بابا کو ڈاکٹر کے پیشہ سے کس قدر نفرت ہو گئی تھی۔

جی! اجالا نے سر جھکایا۔

یہاں بیٹھو۔ میں کافی سٹریٹ فارورڈ ہوں۔ اس لیۓ پہلے میں تمہیں اسکے بعد کیا ہوا وہ بتاتی ہوں۔ وہ اجالا کے صوفے پر بیٹھنے کے بعد سیدھی ہو کر بیٹھ کر بولی۔ جبکہ اجالا یوں اچانک پھوپی کے سامنے آجانے سے ابھی بھی حیران تھی۔

اس حادثہ کے بعد سے بھائی بہت ڈسٹرب ہو گئے تھے۔ جس کی وجہ سے انہوں نے فیصلہ سنا دیا تھا کی اب میں آگے میڈیکل سٹڈی نہیں کرونگی۔ جبکہ میڈیکل میں جانا میرا جنون تھا۔ اور پھر میرا تیسرا سال چل رہا تھا منزل کے اتنا قریب آکر میں راستہ کیسے بدل لیتی۔ میں نے بھائی کو بہت منانے کی کوشش کی تھی۔ لیکن انکی ایک ہی رٹ تھی وہ ماما بابا کو کھو چکے ہیں اس فیلڈ کی وجہ سے اب وہ مجھے نہیں کھونا چاہتے۔

میرا نکاح میڈیکل کے پہلے سال میں ہی بابا نے اپنے دوست کے بیٹے سے کر دیا تھا۔ اور بھائی کے اس کڑے فیصلے میں میں نے اس وقت

www.novelsclubb.com

اپنے شوہر کا سہارا لینا عقلمندی سمجھا۔اور سادگی سے رخصت ہو گئی۔تاکہ اپنی تعلیم جاری رکھ سکوں کیونکہ بھائی نے میرے ڈو کیومینٹس تک نکوانے کی بات کر لی تھی۔تاکہ وہ میرا کسی اور جگہ داخلہ کرا سکیں۔

میں نے بھائی کو جھوٹ کہدیا کی میں نے میڈیکل چھوڑ دیا ہے۔اور شادی کے بعد میں واپس میڈیکل کرنے لگی۔ لیکن جب بھائی کو پتا چلا تو بہت بگڑے اور انہوں نے میرے آگے شرط رکھی کے مجھے میڈیکل اور بھائی میں سے کسی ایک کو چنا ہو گا میڈیکل میرا جنوں تھا میں اسے نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

اس لیئے آپ نے میڈیکل چنا بھائی نہیں۔اجالا درمیان میں بولی۔

نہیں بچے مجھے لگا بھائی ابھی صدمہ میں ہیں جلد ٹھیک ہو جائیں گے لیکن۔بھائی تو اس قدر خفا ہوئے کی کبھی اپنی شکل تک نہیں دکھائی۔انہوں نے اپنے آنسوں صاف کئے۔اجالا نے پانی سے بھرا گلاس انکی طرف بڑھایا۔

آپ نے مجھے کیسے پہچانا؟کافی دیر بعد اجالا کی سنجیدہ آواز آئی۔

تمہاری شکل بھائی سے کافی مشابہت رکھتی ہے۔اینڈ تمہارا نام بھی وجہ تھا۔پھر کالج سے تمہاری ڈیٹیل۔وہ پانی کا گلاس ٹیبل پر رکھتے ہوئے سچ بولیں۔

اب آپ مجھ سے کیا چاہتی ہیں؟

تمہیں؟

مطلب؟اجالا نے الجھ کر انہیں دیکھا۔

میں نے تمہارے مطلق پورا انفارمیشن نکالی ہے۔تم اپنے کزن کے ساتھ رہتی تھی دو مہینے پہلے تمہارے کزن نے تمہاری شادی اپنے دوست سے کر کے خود دبئ چلا گیا ہے۔اور اب تم اپنے سسرال میں ہوتی ہو۔انکے بات ختم کرتے ہی ایک بار پھر کمرے میں خاموشی پھیل گئ تھی۔

اجالا خاموشی سے انہیں دیکھ رہی تھی۔اس نے اپنے پھوپی کا نام سنا تھا اور بابا کے پرانے البم میں فوٹوز بھی دیکھے تھے ان فوٹوز میں اسکی پھوپو بہت ینگ

نظر آرہی تھی جبکہ ابھی عمر کی وجہ سے چہرے پر وہ تازگی نہیں تھی لیکن چہرہ وہی تھا۔

دیکھو بچے تم میرے بھائی کی آخری نشانی ہو۔میرے پاس تمہارے علاوہ میکے کا کوئی رشتہ نہیں ہے۔جانتی ہوں تم سوچ رہی ہو گی اتنے سال نہیں تو اب کیوں۔لیکن یقین مانو اگر بھائی کے ساتھ ہوئے حادثہ اور تمہارا مجھے خبر ہوتا تو میں بہت پہلے تمہارے پاس اچکی ہوتی ہے۔لیکن اب جب تم مجھ سے ملی ہو تو پلزز میرے ساتھ چلو۔

ہو گیا آپ کا اب جاؤں؟اجالا ساری باتوں پر کان دھرے بغیر بولی۔

بیٹا میں ایک ہفتہ سے یہاں تمہارے لیئے ہوں۔وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں۔

اور میں ایک فمیلی ایک گھر کا حصہ ہوں۔اس لیئے آپ جو چاہ رہی ہیں وہ ناممکن ہے۔میں اس فیملی سے بہت محبت کرتی ہوں۔وہ فمیلی میرے لیئے بہت اہم ہے۔اجالا اپنے آنسوں پوچھتے ہوئے بولی۔

جانتی ہوں اس لیئے تو کہر ہی ہوں کے میرے ساتھ چلو تمہارے کزن نے مجبوری میں تمہاری شادی تم سے تیرہ سال بڑے آدمی سے کر دی ہے تمہیں ایسے رشتہ میں باندھ دیا ہے جس کا تم مطلب تک نہیں جانتی۔ لیکن کل جب تم اس سب کا مطلب سمجھو گی تو تمہارے لیئے یہ مس میچ رشتہ قبول کرنا مشکل ہو گا۔ تم میڈیکل پڑھنا چاہتی ہو میں تمہیں اپنے کالج میں داخلہ دلاؤنگی بٹ پلززز میرے ساتھ چلو اس طرح یہاں رہ کر اپنی زندگی برباد نا کرو۔ وہ عاجزی سے بولی۔

مجھے اپنے زندگی میں کبھی رشتوں کی کمی محسوس نہیں ہوئی۔ ہاں دل چاہتا تھا کی اپنے بابا کے کسی اپنے کو دیکھوں اور آج دیکھیں میری وہ خواہش پوری ہو گئی۔ اس لیئے میں آپ کی شکر گزار ہوں۔ میں اپنی زندگی میں بہت خوش ہوں۔ آپ بھی اپنی زندگی میں خوش رہیں۔ اور دوبارہ مجھ سے رابطہ کرنے کی کوشش نا کریں۔ اجالا بول کر آگے بڑھی۔

www.novelsclubb.com

یہ میرا کارڈ ہے۔اور ایک ہفتہ تک ایک سیمینار کے لیئے میں یہیں رکی ہوں۔تم سوچ لو۔اور ایک بات تمہارے شوہر نے تمہیں صرف علی تمہارے کزن کی وجہ سے قبول کیا ہے۔میں انہیں جانتی تو نہیں لیکن اسکے مطلق لوگ یہی کہتے ہیں۔باقی میں انتظار کرونگی۔اور اگر تم چاہو تو میں ان لوگوں سے آکر بات بھی کر سکتی ہوں۔

جی! نہیں آپ کسی سے نا ملیں گی اور نا کچھ بولیں گی۔یہ ہماری پہلی اور آخری ملاقات تھی۔اجالا بول کر گلاس ڈور کھول کر نکل گئی۔پیچھے وہ کتنی ہی دیر تک دروازے کو دیکھتی رہیں تھی۔

---

www.novelsclubb.com

آج بیس دن بعد وہ اپنے اندر کے اظطراب بے چینی گھٹن کو کم کر کے گھر آیا تھا۔لیکن پورچ میں گاڑی کھڑی کرتے ہی ذہن پر پھر سے بوجھ

بڑھنے لگا تھا۔ لیکن کب تک وہ خود سے اور گھر والوں سے بھاگتے رہتا۔اس لئے مجبوراً بھاری بھاری قدم اٹھاتا وہ اندر کی طرف بڑھا تھا۔

برخردار! دوستوں کے ساتھ گھومنے گئے اچھا کیا لیکن یہ کونسا طریقہ ہے۔بنا ملے جانے کا اور تو اور ان بیس دنوں میں ایک کال تک کرنے کی زحمت نہیں کی آپ نے۔گھر میں کیا ہوا کیا نہیں ہوا کوئی خبر نہیں۔تنویر صاحب نے آتے ہی راحیل کی کلاس لگادی تھی۔

مجھے تو خود کی خبر نہیں تھی۔راحیل نے دل میں سوچا۔

بابا پہاڑی علاقہ تھا نیٹ ورک پرو بلم ہوتی تھی۔پھر میں نے مہر کو سب کچھ تفصیل سے بتا تو دیا تھا فون بند کرنے سے پہلے۔راحیل نے سر جھکا کر صفائی پیش کی۔وہ اپنے چوٹوں کے پوری طرح سے بھرنے کے بعد ہی گھر آیا تھا۔

ہاں! تو انٹر کے ریزلٹ اوٹ ہوئے ہیں پتا تو چلا ہوگا۔کسی پی سی او سے فون کر کے بچی کو مبارک باد دینے میں کونسی قباحت تھی۔اجالا کے ذکر پر راحیل

کے اندر ایک اشتعال اُمڈ آیا۔ چہرہ ضبط سے سرخ ہوا۔ آخر وہی تو وجہ تھی اس سب کی۔ اس نے غصہ سے مٹھیاں بھینچی۔

بابا میں بہت تھک گیا ہوں۔ آرام کر لوں ویسے بھی رات کے دس بج رہے ہیں لمبے سفر سے لوٹا ہوں۔ راحیل انکی بات کو اگنور کرتا اپنے مطلب کی بات کی۔

بیٹا لیکن ڈنر؟

ماما میں سکون چاہتا ہوں۔ چین کی نیند جہاں مجھے کوئی سیاہ رات یاد نا ہو۔ راحیل آخری بات منہ میں بولا تھا۔

اچھا میں اجالا کو جگا دیتی ہوں۔ وہ تم نہیں تھے تو وہ مہر کمرے میں سو رہی ہے۔

جی ضرورت نہیں۔ وہ مجھ سے جتنا دور رہے اتنا اچھا ہے ورنہ میں گھٹ گھٹ کر مر جاؤنگا۔ راحیل بڑبڑاتے ہوئے کمرے کی طرف چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

تنویر صاحب راحیل کچھ الجھا الجھا بکھرا بکھرا سا نہیں لگ رہا آپ کو۔چہرہ بھی کتنا سوکھ گیا۔حالت ایک دم رہ گئی ہے میرے بچے کی۔صدیقہ بیگم ماں تھیں فوراً نوٹس کر لیا۔نوٹس تو خیر تنویر صاحب بھی کیا تھا۔

پہاڑ چڑھ کر آرہا ہے اپکا بیٹا حالت تو رہے گی ہی۔اور رہی بات الجھا دکھنے کی تو بیگم پہلے کب وہ ہم لوگوں سے اتنے دن دور رہا ہے۔اسی لیئے آپ کو ایسا لگا۔تنویر صاحب کی بات پر انہوں نے صرف سر ہلایا تھا۔

راحی واپس آگئے؟اجالا کو جب ناشتہ کی ٹیبل پر پتا چلا تو وہ اپنی جگہ سے اچھل کر کھڑی ہوئی۔خوشی اسکے ایک ایک انداز سے جھلک رہی تھی۔

ہاں !رات گئے آیا تھا صبح ناشتہ کئے بغیر آفس کے لی ئے نکل گیا۔ پچھلے ایک مہینے سے اسکے آفس کا بہت حرج ہوا ہے نا اس لی ئے۔ صدیقہ بیگم اسکی اتری شکل دیکھ کر بولی۔

اور مجھ سے ملے بغیر چلے گئے۔اجالا اداس ہوئی۔اس نے سوچا تھا کی کسی کو نہیں لیکن راحیل کو پھوپو کا ضرور بتایئے گی۔

صرف آپ کو ہی نہیں بھابھی جی بھائی اپنے ایک لوتے پیارے معصوم شریف بھائی سے بھی نہیں ملاقات کر کے گئے۔ماہیر کا اپنا ہی دکھڑا تھا۔

اسکے بعد پورا دن اجالا اداس ہی رہی تھی۔اس نے رات دیر تک مہر کے کمرے میں جاگتے ہوئے اسکا انتظار بھی کیا کیونکہ بابا نے کہا تھا کی وہ لیٹ آئے گا۔ لیکن کب اجالا کو نیند لگ گئی پتا بھی نہیں۔ چلا پھر تو یہ روز کا معمول ہی بن گیا تھا پچھلے چار دن سے وہ مسلسل جاگ رہی تھی لیکن اپنے نیند سے مجبور کب سوتی پتا نہیں چلتا صبح

جب آنکھ کھلتی وہ جا چکا ہوتا۔راحیل کے اس نئے روٹین سے سب پریشان تھے لیکن اسکے پیچھے اس نے وجہ بھی سٹرونگ بنائی تھی۔آفس کا ایک مہینے کا کام۔

راحیل روز کی طرح سب کے بلخصوص اجالا کے سو جانے کا یقین کر کے ایک بجے کے وقت گھر میں داخل ہوا تھا۔مین ڈور کی ڈوبلیکیٹ چابی اسکے پاس ہوتی تھی۔

وہ ایک ہاتھ میں کورٹ دوسرے ہاتھ میں لیپ ٹاپ بیاگ لیکر تھکے تھکے قدم اٹھاتا سیر ھیاں چڑھنے لگا۔ایک نظر مہر کے کمرے پر ڈال کر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔

کمرے کی لائٹ جلتی دیکھ کر وہ کچھ حیران ہوتا کمرے میں داخل ہوا۔ لیکن وہاں بیڈ پر اجالا کو پاپکرن کے ساتھ بیٹھا ٹی وی دیکھتا پا کر اسکے بدن میں شرارے سے بھر نے لگے۔

تم یہاں کیا کر رہی ہو؟ راحیل ضبط کرتا ہوا بولا۔ ورنہ اسے دیکھتے ہی آنکھیں غصہ سے خود بخود سرخ ہو گئی تھی۔ پیشانی کے کئی رگ ابھر آئے تھے۔ جو اس بات کی نشاندہی کر رہے تھے کی وہ ضبط کے کڑے مرحلے سے خود کو گزار رہا ہے۔

فائنلی آپ آ گئے پتا ہے کب سے میں زبردستی خود کو جگائے رکھنے کی کوشش کر رہی ہوں۔ وہ تو شکر ہے ماہیر بھائی نے پاپکرن لا کر رکھے تھے ورنہ میں آج بھی آپ سے نہیں مل پاتی۔ اجالا بیڈ سے اتر کے اسکے قریب آتے ہوئے چہک کر بولی۔ ساتھ دوسرے ہاتھ سے جمائی بھی روک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

آپ کو پتا ہے میں نے کالج ٹاپ کیا ہے۔مجھے گولڈ میڈل ملا ہے۔اور آپ جانتے ہیں مجھے گولڈ میڈل پہنانے والی کون تھیں۔میری۔ابھی اجالا اتنا ہی بولی تھی کے راحیل نے بڑھ کر اسکا بازو تھامتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھا۔

مہر دروازہ کھولو۔مہر کے دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے نوک کیا دو سے تین منٹ بعد مندی مندی آنکھوں سے مہر نے دروازہ کھولا تھا۔جبکہ اجالا ابھی بھی ہکا بکا سی کھڑی تھی۔

مہر آج سے اجالا تمہارے پاس ہی سوئے گی۔مجھے آفس کا کام کرنا ہوتا ہے اسکی نیند ڈسٹرب ہو گی۔اور ہاں آج سے اسے فجر کی نماز کے لیئے بھی اٹھانا ساتھ تلاوت کی عادت بھی ڈالو۔نا اٹھے تو زبردستی اٹھانا۔ابھی کالج وغیرہ نہیں ہے تو یہ عادت ڈال لینا اچھا ہے۔راحیل اجالا کا بازو چھوڑ کر مہر کے آگے کرتے ہوئے بولا۔جبکہ دونوں حیران پریشان اسکی ہدایت سن رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں کل اسکے کپڑے اور ضرورت کی چیزیں بھی تم اپنے کمرے میں ہی شفٹ کر لو۔اسے اور تمہیں دونوں کو سہولت ہو گی۔ نماز اور تلاوت کی عادت اسے لازمی ڈالنی ہے یہ تمہاری زمداری ہے۔راحیل پلٹ کر ہدایت دیتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔جبکہ دونوں وہیں ہکا بکا کھڑے تھے۔

آپی یہ راحی۔اجالا کا ہاتھ اب تک اپنے بازو پر تھا جو راحیل کی سخت گرفت کی وجہ سے سرخ ہو گیا تھا۔

اجالا ابھی سوتے ہیں۔اور ویسے بھی میرے بھی انٹر کے فوراً بعد ہی بھائی نے مجھے بھی یہ عادت ڈالنے کی ماما کو ہدایت دی تھی۔اب چلو۔میں تو ڈر گئی تھی۔بھائی کی کال پھر دروازے پر دستک دیکھ کر۔مہر بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

اجالا کافی دیر تک جاگتی راحیل کے رویہ کو سوچ رہی تھی۔اب وہ اتنی بچی تو تھی نہیں جو لوگوں کے انداز نا سمجھتی۔راحیل کا پہلے اس سے نا ملنا پھر آج اس طرح کمرے سے نکال کر مہر کے کمرے میں شفٹ ہونے کی ہدایت سب ہی اسکے سمجھ

سے باہر تھا۔اپنے لال بازو کو دیکھ کر کئی آنسوں تکیہ میں جذب ہوئے تھے۔لیکن وہ طئے نہیں کر پائی تھی یہ آنسوں درد کے ہیں یا راحیل کے خشک لہجے کے۔

۔

رات کے بارہ بج رہے تھے۔اجالا بار بار گھڑی دیکھتی خود کو جگائے رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔آج پانچواں دن تھا اسکو مہر کے کمرے میں شفٹ ہوئے۔اور اس رات کے بعد اس نے راحیل کو دیکھا تک نہیں تھا۔وہ گھر میں ہوتا ہی نہیں تھا تو اجالا دیکھتی کیسے۔بابا کے ذریعے پتا چلا تھا کی آفس میں کام کا بہت پریشر ہے اس لیئے وہ گھر کو زیادہ وقت نہیں دے پا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن آج اجالا نے اس سے ملنے کی ٹھان لی تھی۔صبح گھر کے لینڈ لائن پر پھوپھو کا فون آیا تھا۔اور وہ پھر سے وہی بات لیکر بیٹھ گئی تھی۔اجالا کے منع کرنے پر انکی ضد تھی کے وہ ایک بار اس کے گھر والوں سے ملیں گی۔اور اجالا کو نا

چاہتے ہوئے بھی انکی بات ماننی پڑی تھی۔اس لی ئے آج وہ راحیل سے پھوپھو کے مطلق بات کرنے کے لی ئے جاگ رہی تھی۔

ابھی وہ پھوپھو کے باتوں میں الجھی تھی کے کلک کی آواز کے ساتھ دروازہ کھلا۔اس نے دروازے کی طرف دیکھا جہاں سے راحیل ہاتھ پر کورٹ رکھے محتاط قدم اٹھاتا بیڈ پر اجالا کے سائیڈ ہی آرہا تھا۔اجالا خاموشی سے آنکھیں بند کر کے سوتی بنی۔کچھ پل بعد ہی اجالا کو محسوس ہوا جیسے راحیل اسکے سرہانے سے سر ٹکا کر بیٹھا ہے۔اس نے فوراً اپنی سانسوں کو کہیں سینے میں دبا دیا۔آج اتنے دن بعد وہ ستم گر خود چل کر اسکے پاس آیا تھا کیسے اسے اپنے جاگنے کا پتا دیکر اسے خود دور کرتی۔

تمہارے قریب آتا ہوں تو تکلیف ہوتی ہے۔تم سے دور جاتا ہوں تو سانسیں رکنے لگتی ہے۔اب تم ہی بتاؤ کیا کروں۔کیا ہو گیا ہمارے رشتہ کی خوبصورتی کو؟کیوں ہو گئے ہم اتنے دور؟کیوں پیدا کر لیا ہم نے اپنے رشتہ میں

www.novelsclubb.com

اتنے فاصلہ ؟ کیا ہوتا اگر وہ سب ویسے نا ہوتا۔ کتنے خوش تھے ہم اپنی دنیاں میں۔ ایک طوفان ایک تمہاری نادانی نے سب بکھریر کے رکھ دیا۔

تم میرا سکون ہو۔ تمہارے بغیر مجھے سکون نہیں آتا۔ تمہیں خود سے دور کرنا میری مجبوری ہے۔ کیونکہ تمہارے قریب ہونے سے مجھے وہ سب یاد اتا ہے جس کا تمہیں یاد ہونا تو دور کی بات پتا تک نہیں ہے۔ تم ہمارا رشتہ تک نہیں جانتی یہاں ہمارے رشتہ اپنا اصل مقام لے چکا ہے۔ کیا کروں میں تم ہی بتاؤ کیا کروں۔ کیسے سب ٹھیک کروں ؟ کیسے ؟ راحیل اجالا کو بے خبر سوتا جان کر اسکے سرہانے گھٹنوں کے بل بیٹھا سرگوشی میں اپنی کیفیت بیان کر رہا تھا۔ جبکہ دوسری جانب اجالا اسکے عجیب و غریب باتوں میں الجھی تھی۔

www.novelsclubb.com

تم راحیل احمد کی زندگی اسکا عشق ہو اجالا راحیل احمد تم اسکی تکمیل ہو راحیل احمد تمہارے بغیر کچھ نہیں۔ راحیل پوری شدت سے اسکی پیشانی پر اپنے لب رکھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا۔ پیچھے اجالا اسکی باتیں تو نہیں سمجھ پائی

تھی لیکن اسکی شدت سے رکھے لب کے لمس سے اسکے اندر کی بے سکونی کا اندازہ لگا گئی تھی۔

وہ چاہتی تھی کے وہ راحیل کے پاس جائے اس سے بات کرے وجہ جانے اس بے سکونی۔ مطلب پوچھے ان لفظوں کے لیکن وہ ایسا کر نہیں پائی تھی۔

راحیل ہونش میں تو ہو کیا بول رہے ہو تم۔ تنویر صاحب غصہ سے اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے۔ راحیل خاموشی سے سر جھکا گیا۔ اسے ان سے یہی رد عمل کی امید تھی۔

www.novelsclubb.com

جی بابا میں جانتا ہوں میں نے کیا بات کی ہے۔ اور میں نے یہ فیصلہ پورے ہونش و حواس میں لیا ہے۔ راحیل سر اٹھا کر مظبوط سے بولا۔ اپنے اندر کی توڑ پھوڑ کو اسنے سنجیدگی کے لبادے میں بہت اچھے سے چھپا گیا تھا۔

تمہیں فیصلہ لینے کا حق دیا کس نے ہے۔اجالا بھلے ہی تمہاری بیوی ہے لیکن گھر کا بڑا اب بھی میں ہی ہوں فیصلہ لینے کا حق اب بھی میرے پاس ہی ہے۔ تنویر صاھب غرّائے۔

جانتا ہوں بابا۔ لیکن آپ ایک بار میری طرح سوچیں۔

کیا سوچوں تم بکواس کر رہے ہو۔ تم اس طرح اس بچی کو ہم سب سے دور نہیں کر سکتے وہ اس گھر کی بیٹی ہے پہلے بہو بعد میں ہے۔ سمجھ آ رہی ہے تمہارے۔ تنویر صاھب راحیل کی بات کاٹ کر بولے۔

.Baba plzz let me complete

آپ بھی جانتے ہیں میڈیکل کی پڑھائی کتنی مشکل ہوتی ہے۔ابھی وہ نادان ہے نا سمجھ ہے رشتہ کا مطلب نہیں سمجھتی۔ لیکن کل وہ جب اس فیلڈ میں جائے گی تو میچور ہو گی اسے سب سمجھ آئے گا۔ تو کیا ہمارا رشتہ گھر زمداری یہ سب اسکی پڑھائی کو ڈسٹرب نہیں کرے گا۔ایک وقت میں مان لیتا ہوں نہیں کرے گا لیکن

کیا گیارینٹی ہے ہمارے پاس کی اجالا کی سیٹ اسی شہر کے میڈیکل کالج میں آئے گا۔

دس میڈیکل یونیورسٹی ملک کے دس الگ الگ شہروں میں ہے۔ان میں سے جس بھی کالج میں اسکی سیٹ آئے ہمیں بھیجنا ہی ہو گا کیونکہ یہ نا صرف اجالا کی بلکہ اسکے مرحوم بابا کی خواہش ہے کی اجالا ڈاکٹر بنے۔

ایسا نہیں ہو گا ہم کوشش کر کے اسکی سیٹ اپنے شہر میں لے آئیں گے۔تنویر صاحب اب بھی اپنی بات پر قائم تھے۔

بلکل سہی لیکن یہ بھی تو دیکھیں کی پھر بھی آپ کو اسے ہوسٹل میں رکھنا ہو گا کیونکہ کالج تو دوسرے شہر میں ہے تقریباً چالیس کیلو میٹر کی دوری پر۔

تو کیا بابا اس سب سے اچھا نہیں ہے کی ہم اجالا کو اسکی پھوپھو کے پاس بھیج دیں۔وہ وہاں اچھا پڑھ سکے گی پھر اسکی پھوپھو اسکے ساتھ یونی اور گھر دونوں جگہ رہے گی۔اجالا بہت معصوم ہے بابا اسکے ساتھ ہمیشہ کسی ایک اپنے کا رہنا ضروری

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

ہے۔اور اسکے لیئے یہی بہتر آپشن ہے پلز آپ مان جائیں۔راحیل انکا ہاتھ پکڑ عاجزی سے بولا۔

لیکن تم اسے بھیجنے پر اتنے بضد کیوں ہو۔میں دیکھ رہا ہوں تم جب سے واپس آئے ہو پریشان ہو اجالا اور گھر سے کترانے لگے ہو۔اپنے آپ ہی میں الجھے رہتے ہو کام اور آفس کو سر پے چڑھا لیا ہے آخر وجہ کیا ہے اس سب کی۔

کک۔۔کچھ۔۔نہیں بابا۔راحیل نظریں چراتا اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

راحیل بچے جب بڑے ہو جاتے ہیں تو ماں باپ اسکے دوست بن جاتے ہیں۔جن سے وہ جو چاہے شیر کر سکتے ہیں۔پھر میں ہمیشہ سے تمہارا بابا ہونے سے پہلے تمہارا دوست رہا ہوں۔بتاؤ کیوں پریشان ہو۔تمہارا اپنا فیصلہ بقول تمہارے تم نے پورے ہوش حواس میں لیا ہے۔تمہیں کس اذیت سے گزار رہا ہے یہ تمہارے اس سنجیدہ چہرے کے پیچھے سے بھی آسانی سے مجھے نظر آرہا ہے۔تنویر صاحب اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولے۔

بابا دو دن پہلے اجالا کی پھوپھو میرے آفس آئی تھیں۔بہت روئی تھیں وہ۔پھر انہوں نے اجالا کو اپنے پاس رکھ کر اپنی نظروں کے سامنے پڑھانے کی خواہش ظاہر کی۔راحیل نے اپنے فیصلہ کا آدھا سچ انکے سامنے رکھا۔

ہمممم!اور تم مان گئے۔بیٹا تمہارا باپ میں ہوں تم میرے باپ نا بنو۔اصل وجہ بتاؤ۔تنویر صاحب طنزیہ بولے۔

بابا فارم ہاؤس میں۔۔۔۔۔۔۔پھر تب سے میں ایک عجیب بے چینی اضطراب کا شکار ہوں۔میری سمجھ نہیں آرہا کیا کروں۔اپنی بے سکونی میں میں اسے بھی تکلیف دے رہا ہوں۔بابا اسے دیکھے بغیر میری صبح نہیں ہوتی جس کی وجہ سے مجھے راتوں کو نیند نہیں آرہی ہے۔لیکن۔۔۔۔۔۔۔راحیل سارا ماجرہ بیان کرنے کے بعد اب سر جھکائے انہیں اپنی حالت بتا رہا تھا۔

تم نے گناہ نہیں کیا تھا راحیل!تنویر صاحب اسکے کندھے پر ہاتھ کا دباؤ ڈالتے ہوئے بولے۔

www.novelsclubb.com

جانتا ہوں بابا وہ وقت کی ضرورت اور میرا جائز حق تھا۔ لیکن پھر بھی میں بے سکون ہوں۔ میں اپنے قول سے پیچھے ہٹ گیا۔ میں کم عمر کی شادی کے خلاف تھا میں نے وہ کیا۔ میں اس طرح نا سمجھی میں بننے والے رشتہ کے خلاف تھا مجھ سے وہ ہوا۔ میں نے اسکے اٹھارہ سال ہونے تک اسے اپنی امانت اپنی منکوح کے طور پر رکھنے کا عہد کیا تھا مجھ سے وہ بھی ٹوٹا گیا۔ بس یہ سب چیزیں مجھے چین نہیں دے رہی۔

میں نہیں چاہتا کی میں اپنے اندر ہو رہی جنگ سے اجالا کو نقصان پہونچاؤں۔ اسکی آنکھوں میں آنسوں نہیں دیکھ سکتا میں اسے اپنے ہاتھوں سے تکلیف نہیں دے سکتا۔ اس لیئے میں چاہتا ہوں کی ہم کچھ سالوں کے لیئے ایک دوسرے سے دور ہوں تاکہ جب ہم دوبارہ ملیں تو ہمارے بیچ کوئی دیوار نا ہو۔ کوئی مجبوری نا ہو۔ بس ہماری ایک خوبصورت سی دنیاں ہوں۔

بہت امید رکھنا اور پھر بے آس ہو جانا

www.novelsclubb.com

بشر کو مار دیتا ہے بہت حساس ہونا بھی۔

تمہارے اس احمقانہ فیصلہ کے بعد ایک خوبصورت مستقبل کا خواب دیکھنا بے وقوفی کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔راحیل کے ساری بات سننے کے بعد تنویر صاحب نے اسے سکہ کا دوسرا رخ دکھانا چاہا۔راحیل نے الجھ کر سر اٹھایا۔

تمہیں کیا لگتا ہے کے اس طرف تم اسے خود سے دور کر دو گے اور جب چند سالوں بعد اسکے سامنے جاؤ گے تو وہ تمہارا خوبصورت مستقبل بن کر تمہارے سامنے کھڑی ہو گئی۔غلط بلکل غلط سوچ ہے تمہاری۔تم نے کہا نا کی اجالا اب میچور ہو گی۔بیٹا جب وہ شعور کے منازل طئے کرے گی تو اسکی یادوں میں تمہارا کونسا عکس ہو گا۔وہ راحی والا یا یہ راحیل احمد والا۔جس نے بنا جواز اسے خود سے گھر والوں سے سب سے دور کر دیا۔اس سب کے بعد تم سوچو کیا تمہارا خوبصورت مستقبل کا خواب شرمندہ تعبیر ہو گا؟

www.novelsclubb.com

یہ سب باتیں اپنی جگہ اور اس سب کا اسکی شخصیت پر جو اثر ہو گا وہ الگ۔ تمہارا یہ فیصلہ اسکی بنتی شخصیت کو توڑ پھوڑ کر رکھ دے گی۔ تمہارے اور اس رشتہ کے خلاف جو بد گمانی اس کے اندر پیدا ہو گی اسکا اندازہ لگانا بھی مشکل ہے۔ اس فیصلے کے بدلے تمہارے حصہ میں صرف خسارہ آئے گا۔ اس لیئے بے وقوفی مت کرو۔ تنویر صاحب کی بات پر راحیل کچھ اور پریشان ہوا۔

اس نے اپنی پریشانی میں اس پہلو پر تو سوچا ہی نہیں تھا۔ اجالا علی سے اتنی محبت کرتی ہے بچپن سے اسکے ساتھ رہی ہے۔ لیکن اسکے جانے سے اب تک اس نے علی سے بات نہیں کی ہے۔ تو کیا چند مہینے ساتھ رہے راحیل کو اتنے سال کی دوری کے بعد وہ قبول کرے گی۔ یقیناً نہیں۔

www.novelsclubb.com

راحیل اپنے اصولوں کی پاسداری کرنا اچھی بات ہے۔ اپنے قول کو پورا کرنے کے لیئے کسی بھی حد تک جانا ایک سچے مرد کی پہچان

ہے۔اور اپنے عہد کو ہر حال میں نبھانا ایک مظبوط انسان کی علامت ہے۔ لیکن اس سب کے بیچ میں اللہّ کے فیصلوں پر سر ناجھکانا اسکے خلاف ورزی کرنا۔

پلزز بابا میں ایک ادنی حقیر سا گنہگار بندہ ہوں میری کیا اوقات۔راحیل تڑپ کے انکے قدموں میں بیٹھا۔

لیکن بیٹا تم یہ سب کر کے ایسا کر رہے ہو۔اس کائنات کا ایک پتہ بھی اسکے مرضی کے بغیر نہیں ہلتا۔اجالا کو تمہاری زندگی میں لانے والا وہ پاک ذات تھا۔ تمہیں کسی بھی بہانے سے ایک کرنے والا وہی تھا۔پھر تم کون ہوتے ہو اپنے آپ کو تکلیف دینے والے۔ تم ایک پاک اور جائز عمل کو گناہ کی طرح لیکر خود کو تکلیف دے رہے ہو۔ہماری جان خدا کی امانت ہے۔اور تم خود کو ناحق تکلیف پہونچا کر کیا کر رہے ہو۔

بابا میں کیا کروں۔۔مم۔۔مجھے۔راحیل نے اپنے بالوں کو مٹھی میں جکڑا۔

www.novelsclubb.com

بس یہ مت کرو۔ تنویر صاحب نے اسکے ہاتھ بالوں سے نکالے۔ پھر اٹھا کر اسے اپنے پہلو میں بیٹھایا۔

فرار کسی مسئلہ کا حل نہیں۔اور جذبات میں آکر جلد بازی میں لی ئے گئے فیصلہ اکثر انسان کو پچھتانے پر مجبور کر جاتے ہیں۔اس دنیاں میں ایسا کوئی مئسلہ نہیں ہے جسکا حل ناہو۔ کوئی ایسا سوال نہیں ہے جسکا جواب ناہو۔بس ضرورت ہے تو ٹھنڈے دماغ سے سوچنے کی جلد بازی اور جذباتوں کو سائیڈ پر رکھ کر اس پر غور و فکر کرنے کی۔ تنویر صاحب اسکا ہاتھ سہلاتے ہوئے اسے آہستہ آہستہ سمجھا رہے تھے۔راحیل بھی اب بڑے آرام سے انکی بات سن رہا تھا۔

تمہارا پہلا مئسلہ : گھٹن اضطراب بے چینی یہ سب تمہاری اپنی پیدا کردہ ہے۔ پہلی بات تو یہ کی تم نے گناہ نہیں کیا جو تم گھٹن محسوس کرو۔ دوسری بات تم نے وہ سب اپنے نفس کی تسکین کے لی ئے نہیں کیا۔ تمہاری مجبوری وقت کی ضرورت تھی۔ تو پھر کیسی بے چینی کیسا اضطراب۔

www.novelsclubb.com

اپنے اصولوں کے لی ئے جان دینا الگ بات ہے لیکن یہاں سوال جان دینے کا نہیں بچانے کا تھا۔دونوں حالات مختلف تھے۔اپنی جان بچانے کے لی ئے کیا خون بھی خون نہیں کہلاتا سیلف ڈیفین کہلاتا ہے۔پھر تم نے اپنا اصول توڑا ہی نہیں تم تو ایک معصوم کی جان بچا رہے تھے۔تمہارے قول اور عہد کی بات کریں تو یہاں ان سب کا کوئی عمل دخل ہی نہیں تھا۔کیونکہ یہاں تم ایک آلے کی طرح استعمال ہوئے تھے۔

تمہارا دوسرا مئسلہ:جو تم اب خود بیٹھ کر پیدا کر رہے ہو اسے خود سے دور کر کے راہے فرار کی صورت میں اسکے دل میں بد گمانی بھر کر اپنا اچھا بھلا رشتہ خراب کرنے کی۔اور یقین جانو یہ مئسلہ تمہارے پہلے مسلہ سے زیادہ تکلیف دہ ہو گا تمہارے لی ئے۔اس میں تمہارے پاس پچھتانے کا بھی حق نہیں ہو گا۔

www.novelsclubb.com

جو ہو گیا اسے تم بدل نہیں سکتے لیکن یہ وقت تمہارے ہاتھ میں ہے تم اسے سنوار سکتے ہو۔اسے جلد بازی کے فیصلوں کے نظر مت کرو۔اجالا کے ساتھ پھر سے اپنا پہلے جیسا رشتہ شروع کرو۔یقین جانو تمہیں سکون اسی میں ملے گا۔ہاں تم اسے واپس اپنے کمرے میں ابھی مت لاؤ ابھی کم از کم مہر کی شادی تک اسے مہر کے ساتھ ہی رہنے دیتے ہیں۔لیکن وہ گھر سے کہیں نہیں جائے گی۔

بابا اجالا کے پھوپھو کا بھی اس پر حق ہے۔آخر وہ انکے بھائی کی آخری نشانی ہے۔پھر اجالا کو ہوسٹل بھیجنے سے تو یہ اچھا ہے۔راحیل نے آخری دلیل دی۔

بے شک اجالا کے پھوپھو کا اس پر حق ہے میں اس بات سے ہر گز انکاری نہیں ہوں۔اجالا جب چاہے انکے پاس جا سکتی ہے وہ جب چاہے یہاں آ کر اجالا سے مل سکتیں ہے۔اور ضرورت پڑی تو تم اسے لیکر ہو آنا انکی طرف۔لیکن اس کے لیئے اسے وہاں بھیج دینا سہی نہیں۔اور رہی بات کالج کے دوسرے شہر میں ہونے کی تو۔

www.novelsclubb.com

دوسرے شہر میں کالج ہے تو کیا ہوا۔دنیاں میں تین حصہ لوگ تعلیم اور معاش کے لیئے حمل و نقل کرتے ہیں تو ہم کیوں نہیں کر سکتے۔میرے لیئے اجالا اور مہر دونوں برابر ہے۔اگر اجالا کی جگہ مہر ہوتی تو کیا ہم تب بھی اسے اسی طرح کسی کے بھی پاس بھیج دیتے نہیں نا۔اس لیئے اجالا کی سیٹ جہاں بھی آئے میں کوشش کر کے اسے یہاں ٹرانسفر کرالونگا۔اور رہی بات رہنے کی تو وہاں ہم ایک فلیٹ لے لینگے ایک ہفتہ میں تمہاری ماما تو دوسرے ہفتہ تم اسی طرح جا کر وہاں رہیں گے۔تفریح بھی ہو جائے گی۔بچی کی تعلیم بھی۔تنویر صاحب کے پاس ہر مسلہ کا حل تھا۔جس پر راحیل کچھ پر سکون ہو۔

بابا کیا یہ۔۔۔۔راحیل ابھی بھی کشمکش میں تھا۔

www.novelsclubb.com

میں نے جو کہا ہے پہلے اس پر عمل کرو اجالا کے ساتھ اپنا رشتہ دوبارہ ٹھیک کرو۔اور اگر تب بھی تمہیں سکون نہیں ملے تو جو چاہے کرنا۔لیکن اس فیصلہ میں کوئی تمہارے ساتھ نہیں ہو گا۔بیٹا تعلیم سے بڑا تجربہ ہوتا ہے۔میں نے دنیاں

دیکھی ہے اس لیئے مجھے یقین ہے میری بات پر عمل کرنے کے بعد کسی فیصلہ پر عمل آوری کی نوبت نہیں آئے گی۔ تنویر صاھب پھر کافی دیر تک اسے اسی طرح سمجھاتے رہے تھے۔

کوشش ضرور کرنا تمہارا محرم رشتہ ہی تمہیں سکون دے سکتی ہے۔ تنویر صاھب بول کے نکل گئے تھے۔ پیچھے راحیل کتنی ہی دیر تک اسی پوزیشن میں بیٹھا انکی باتوں پر غور کرتا رہا۔ پھر فون اٹھا کر اجالا کے پھوپھو کو جواب کے لیئے ایک ہفتہ انتظار کرنے کا کہہ کر نفل نماز کی نیت سے اٹھ کھڑا ہوا۔

---

www.novelsclubb.com

راحیل آج آفس سے چار بجے ہی نکل آیا تھا۔ کام کافی پنڈینگ تھا اس لیئے اس نے سارا کام منیجر کو سمجھا دیا تھا۔ آفس سے نکلتے ہی اسکا سیدھا رخ مال کی طرف

تھا۔وہاں سے اپنی مطلوبہ ضروریات کی چیزیں لینے کے بعد بیکڑی سے ہوتے ہوئے وہ گھر آیا تھا۔

اس نے سوچ لیا تھا کی وہ تنویر صاحب کی بات پر عمل کرنے کی کوشش پوری کرے گا۔کیونکہ یہ تو طئے تھا کی اسکے گھر والے اجالا خود وہ ایک دوسرے کے بغیر نہیں رہ سکتے علی الگ مسلہ تھا۔اور نا ہی ہو چکے کو وہ بدل سکتا ہے۔لیکن اس سب میں اپنے رشتہ خراب ہونے اس میں بد گمانی کی فصل اگنے سے روکی جاسکتی ہے تو وہ کوشش ضرور کرے گا۔

گاڑی گیٹ کے باہر روک کر سارا سامان خود اٹھا کر چابی چوکیدار کے حوالے کرتے ہوئے وہ اندر کی جانب بڑھا تھا۔وہ ابھی آم کے درخت کے پاس سے گزر رہا تھا کی اچانک پتوں میں سرسراہٹ ہوئی۔بنا ہوا کے اتنی تیز سرسراہٹ کی آواز پر راحیل کے قدم ایک پل کو رکے تھے۔لیکن

www.novelsclubb.com

دوسرے پل وہ اگنور کرتا آگے بڑھا تھا۔ایک بار پھر زور سے سرسراہٹ کی آواز بلند ہوئی۔

راحیل نے چونک کر پیچھے دیکھا جہاں اسکی نظر پیر کے پاس رکھے اجالا کے جوتوں پر پڑی وہیں ایک نیچے کی ٹہنی پر اجالا کا دوپٹہ بھی لٹک رہا تھا۔راحیل کچھ حیران ہوتا ساری چیزیں وہیں رکھ کر دوپٹہ اٹھاتے ہوئے اپر کی جانب دیکھا۔اور اپر کا منظر دیکھ کر راحیل کا من کیا کی اپنا سر وہیں درخت کے تنے پر دے مارے۔

جہاں اجالا میڈم ایک موٹے سے تنے نما ٹہنی پر بیٹھی پوری کی پوری نظر آرہی تھی۔صرف منہ کے آگے ایک باریک سی ٹہنی کے پتوں کو رکھے منہ چھپاتے ہوئے وہ اپنی دانست میں پوری راحیل کی نظروں سے اچھل تھیں۔جبکہ راحیل پتوں کے پیچھے سے اسکے میچے ہوئے آنکھ بھی باآسانی دیکھ پا رہا تھا۔

افففف اللہ یہ لڑکی۔اجالا!راحیل نے منہ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اسے آواز لگائی۔

اجالا!

www.novelsclubb.com

جس پر اجالا نے جھٹ سے منہ باہر نکالا پھر ایک نظر نیچے کھڑے راحیل پر ڈال کر خواہ مخواہ ہی ادھر ادھر کچھ تلاش کرنے لگی۔ جبکہ پت جھڑ کے آمد آمد کی وجہ سے پیر پر آم تو دور کی بات پتے بھی برائے نام ہی تھے۔

اجالا! راحیل نے ایک اور بار آواز لگائی۔ لیکن لاحاصل دوسری طرف اگنور کرنا برقرار تھا۔ راحیل کو اسکا یوں اگنور کرنا اشتعال دلا گیا تھا۔ لیکن وہ خود پر قابو پاتے ہوئے اپنے آپ کو پر سکون کیا۔

کیا کر رہی ہو اپر تم ہاں؟ راحیل دو قدم آگے ہو کر کچھ سختی سے استفسار کیا۔ جس پر اجالا بھی سیدھی ہو کر بیٹھی ساتھ دونوں پاؤں کو ہوا میں لہراتے ہوئے ٹرخ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

کیوں بتاؤں؟ آپ تو مجھ سے بات نہیں کر رہے۔ میری طرف دیکھ بھی نہیں رہے مجھے کمرے سے بھی نکال دیا۔ اور اس دن میرا ہاتھ بھی زور سے دبا دیا۔ نہیں بتا رہی میں کچھ آپ کو۔ اجالا ڈبڈباتی آنکھوں میں ڈھیروں شکوہ لیئے نیچے

دیکھا۔ پھر بے دردی سے چند گنے چنے پتوں کو توڑ مڑوڑ کے نیچے پھینکنے لگی۔ ایسا کرتے ہوئے وہ راحیل کو اتنی معصوم اور پیاری لگ رہی تھی کے ایک پل کو سب بھول گیا یاد تھا تو صرف اپنی روٹھی ہوئی ریڈ روز کی ملکہ۔

❤اسکی معصوم ادا مجھ کو بہت بھاتی ہے

وہ مجھ سے ناراض ہو تو غصہ سب کو دکھاتی ہے❤

اچھا بہت ہو گئی ناراضگی اب نیچے آؤ۔ راحیل کچھ دیر بعد خود کو سمبھال کر بولا۔

نہیں! میں نہیں آرہی ہے۔ اب میں آپ سے ناراض ہوں میں آپ سے بات بھی نہیں کر رہی۔ اجالا بول کر پھر اپنی ناراضگی معصوم پتوں پر نکالنے لگی۔

اوکے! لیکن ناراض ہو کر درخت پر کون چڑھتا ہے؟

www.novelsclubb.com

میں چڑھتی ہوں۔اور کون چڑھے گا۔اجالا دوبدو بولی۔ جس پر راحیل نے اپنی مسکراہٹ چھپائی۔آج ایک مہینے بعد اسکے ہونٹوں کو مسکراہٹ نے چھوا تھا۔اور وہ تھا کی اسے بھی چھپا گیا۔

اچھا یہ لو میں نے پکڑے کان۔ لیکن اٹھک بیٹھک نہیں کر سکتا اس لیئے اب نیچے آجاؤ۔اور وہ دیکھو میں تمہارے لیئے کیا لایا ہوں۔راحیل نے کان پکڑے ہی آنکھوں کی مدد سے نیچے پڑے چیزوں کی طرف اشارہ کیا۔

واؤووو!!!!!!!!اجالا بلیو ٹیڈی سرخ گلاب کو دیکھ کر ہی فلیٹ ہو گئی تھی۔

اب نیچے آؤ ورنہ میں یہ چوکیدار چاچا کی بیٹی کو دے دونگا۔راحیل اسکا کھلا چہرہ دیکھ کر خود بھی کھل اٹھا تھا۔راحیل کے بولنے کی دیر تھی اجالا فوراً بندر کی طرح اچھلتی نیچے آنے لگی۔ لیکن آخری ٹہنی پر آکر پیر نیچے کرتی پھر اپر کھینچ لیتی۔اسکے یہی عمل بار بار دہرانے پر راحیل حیران ہوا۔

کیا ہوا اتر کیوں نہیں رہی؟

راحی میں یہاں سے اترنا بھول گئی۔اجالا پریشانی سے بولی۔

ہنہ!! بھول گئی مطلب چڑھی کیسے تھی؟راحیل نے منہ کھول کر اسکے پریشان چہرے کو دیکھا۔

جب میں غصہ میں تھی اور آپ سے ناراض بھی تھی سمجھ نہیں آیا چڑھ گئی۔لیکن اب اتنی اونچائی سے اترنے میں ڈر لگ رہا ہے۔اجالا روہانسی ہوئی۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔۔مطلب ناراضگی اور غصہ میں درخت پر چڑھ گئی لیکن اترنا بھول گئی۔ہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔راحیل کتنے دن بعد آج کھل ہنسا تو پھر ہنستا ہی چلا گیا۔

راحی!!!!!!!!!!!!!!اجالا نے اسے ہنستا دیکھ احتجاج بلند کیا۔

www.novelsclubb.com

سوری!

سوری! میری جان۔راحیل نے کان کو ہاتھ لگائے۔پھر کورٹ وہی جھولے پر رکھتا اپنی وائیٹ شرٹ کی پرواہ کئے بغیر اپنا کندھا اسکے قدموں کے نیچے کر کے اپنے ہاتھ اپر کئے۔اجالا نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔

میرے کندھے پر اپنے پیر رکھو۔اور اپنے ہاتھ مجھے دو۔یقین رکھو راحیل احمد اپنی جان کو گرنے نہیں دیگا۔راحیل

کے کہنے پر اجالا نے ڈرتے ڈرتے اپنا پیر اسکے کندھے پر رکھا پھر اپنے ہاتھ سے مظبوطی سے ٹہنی پکڑی۔اونچائی زیادہ نہیں تھی اس لیۓ وہ اجالا کو تھوڑی محنت کے بعد اتار گیا تھا۔

ایم سوری راحی! آئی پرومس میں آج سے آپ کی ساری باتیں مانونگی۔اجالا راحیل کے زمین پر اتارتے ہی اسکے گلے لگی تھی۔نم آواز میں اپنی بات کہتی وہ راحیل کے اندر جل رہے شعلوں پر ٹھنڈی پھوار بن کر برس رہی تھی۔راحیل کچھ نہیں بولا تھا۔

www.novelsclubb.com

بس خاموشی سے اسے خود سے الگ کیا نیچے پڑے اسکے دوپٹہ کو اچھے سے اسکے گرد لپیٹتے ہوئے اسے لیجا کر جھولے پر بیٹھا دیا۔اپنی جیب سے اسکی فیوریٹ چوکلیٹ نکال کر اسکے ہاتھ پر رکھا۔اور پیچھے کھڑے ہو کر ہلکے ہلکے جھولا دینے لگا۔

اجالا کے جھولے پر بیٹھنے کی دیر تھی وہ اپنی باتونی طبیعت سے مجبور شروع ہو چکی تھی۔جبکہ راحیل کی نظریں اس پر تھی لیکن کان میں گونج بابا کی آواز رہی تھی۔

راحیل تم اپنے اصولوں اور عہد کی ضد میں اپنے ساتھ ساتھ اس معصوم کو بھی تکلیف دے رہے ہو۔اپنے خول سے باہر آؤ اور راحیل احمد نہیں اجالا کا راحی بن کر اسے دیکھو وہ آج بھی اتنی ہی معصوم ہے جتنی کل تھی جس سے تمہیں عشق تھا۔آج بھی اسکی کھلکھلاہٹ اتنی ہی شفاف ہے جس کے لیئے تم کچھ بھی کر جاتے تھے۔ہاں تم نے اپنے سخت رویہ سے اسکے ہونٹوں پر ہما وقت کھلنے والی

www.novelsclubb.com

مسکراہٹ چھین ہے۔ایک مہینے پہلے میں اور آج کی اجالا میں کوئی فرق نہیں ہے۔فرق ہے تو تمہارے نظریہ میں ہے۔اسے بدل لو تمہیں سکون مل جائے گا۔

کوشش ضرور کرنا تمہارا محرم رشتہ ہی تمہیں سکون دے سکتی ہے۔راحیل کے ذہن میں جھولا دیتے ہوئے بابا کی کہی باتیں گھوم رہی تھی۔لیکن وہ اب بھی کچھ طئے نہیں کر پایا تھا۔لیکن اجالا کا معصوم چہرہ اسکے اندر کے اضطراب کو کم کر رہا تھا۔

رات کے نو بج رہے تھے۔سب ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔راحیل بھی تقریباً ایک ماہ بعد سب کے ساتھ بیٹھا تھا تو وہ زیادہ خاموش ہی تھا۔باقی سب اسے اسکی غیر حاضری میں ہوئے قصہ سنا رہے تھے جنہں وہ بہت انجوئے کر رہا تھا۔بے شک گھر پر یوار خدا کا بہترین تحفہ ہے۔

اجالا ماہیر مہر کی آج بھی الگ ہی محفل تھی۔وہ آپس میں بات کرتے درمیان میں تینوں مل کر راحیل کو بھی مخاطب کر لیتے۔راحیل کا من تو بہت کیا کی ان کے ساتھ بیٹھ کر وہ بھی قہقہ لگائے لیکن سب کچھ ایک ساتھ پہلے جیسا ہونا ممکن تو نہیں تھا نا۔اس لی ئے وہ تنویر صاحب اور صدیقہ بیگم کے پاس ہی بیٹھا رہا۔

بھائی آپ کو پتا ہے آپ کی بیگم اب کافی سمجھدار ہو گئی ہیں۔فجر میں نماز کے لی ئے بھی جاگنے لگی ہیں۔تلاوت بھی کرتی ہیں۔وہ اور بات ہے کی تلاوت کے دوران کب وہ خوابوں میں چلی جاتی اسکا انہیں بھی پتا نہیں چلتا۔ہاہاہاہا۔ماہیر نے تعریف کرنے کے ساتھ اجالا کے بیٹھے بیٹھے سو جانے کی عادت کا بھی بتایا۔جس پر سب کے ہی ہونٹوں پر مسکراہٹ آئی تھی۔لیکن اجالا کے ہونٹ اور منہ دونوں ہی لٹک گئے تھے۔جو راحیل کو بہت کیوٹ لگے۔

www.novelsclubb.com

ہاں ! اسکی نیند بہت پکی ہے۔ ویسے بے فکری کا سونا بھی بڑی نعامت ہے۔ راحیل مسکرا کر بولا۔ کیونکہ ایک مہینے سے یہی تو نہیں تھا اسکے پاس۔ لیکن دو دن پہلے بابا سے سب شیر کرنے کے بعد کچھ سکون میسر ہوا تھا اسے بھی۔

ہاں ! دیکھیں راحی۔ اجالا اپنی طرفداری پر فوراً اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔

آپ کو پتا ہے راحی کتنی مشکل سے جاگتی ہوں میں فجر کے وقت۔

آپ کہا جاگتی ہیں بھابھی میں آپ کو جگانے کے چکر میں اپنی نماز آخری وقت میں ادا کرتی ہوں۔ مہر نے بھی میٹھی سی شکایت لگائی۔

آپی ! ! ! لیکن میں نماز تو پانچوں وقت کی ادا کر رہی ہوں نا۔ اجالا مہر کے پاس بیٹھتے ہوئے منہ پھلا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

جی بلکل ! اور بھائی اتنا ہی نہیں اب تو بھابھی میرے ساتھ کچن میں بھی آتی ہیں۔ کل انہوں نے چائے بنانا بھی سیکھا ہے۔ مہر اسے ساتھ لگاتے ہوئے بولی۔

ہاں !راحی آپ کو پتا ہے میں نے بہت اچھی چائے بنائی تھی۔ابھی ڈنر کے بعد میں سب کے لی ئے بناؤ نگی۔اور آپ نے کل نہیں پی تھی نا آپ کو میں بڑے کپ میں دو نگی۔اجالا چہک کر بولی

استغفر اللہ بھابھی میں نے کل ہی چائے کے نام سے توبہ کی ہے۔اس لی ئے مجھے سب میں نا ملانا۔ماہیر کل کے چوشاندے کو یاد کر کے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے بولا۔

کیوں بھائی آپ کو میری چائے اچھی نہیں لگی تھی؟

نہیں بھابھی چائے لاجواب تھی۔بس میرے پاس آپ کی چائے کا جواب نہیں تھا اس لی ئے میں نہیں پی سکتا آپ بھائی کو دے دیں۔بلکہ آپ اب سے بھائی کے لی ئے دن میں کم از کم دو سے تین بار چائے بنائیں اور سونے سے پہلے تو لازمی چائے دیا کریں بھائی کو وہ بھی اپنے ہاتھوں کی بنی آفس کی تھکن دور ہو گی ہے۔ہے نا ماما۔ماہیر نے معصوم صورت ڈالتے ہوئے صدیقہ بیگم کی تائید چاہی۔

ہاں ! بلکل لیکن۔

اجالا تم بنا دیا کرنا میں پی لونگا۔ صدیقہ بیگم کے لیکن پر اجالا کا چہرہ اترتا دیکھ راحیل انکی بات کاٹ کر بولا۔

سچّی ! راحی آپ پیئں گے ؟ اجالا خوشی سے نہال ہوتے ہوئے پوچھا۔ کیونکہ کل اس نے اتنی مٹھی چائے بنائی تھی کے اسکا دل رکھنے کے لیئے بھی کوئی دو گھونٹ سے زیادہ چائے نہیں پی پایا تھا۔

تمہاری اتنی خوشی پر تو راحیل احمد زہر بھی بنا دیکھے پی لے۔ راحیل اسکے خوشی سے لال ہو رہے چہرے کو دیکھ کر بے ساختہ بولا۔

کچھ کہا بھائی آپ نے زہر ٹائپ۔ ماہیر نے آنکھیں پٹپٹا کے پوچھا۔

نہیں ! تمہارے کانوں کا علاج کراؤ۔ کچھ بھی آوازیں آتی ہے۔ راحیل اسے گھورتا ہوا دانت پیس کر بولا۔

خیر آواز تو وہی آتی ہے جو آس پاس تشریف فرما لوگ

فرماتے ہیں۔ماہیر کاندھے اچکا کر بے نیازی سے بولا جبکہ آنکھوں میں شرارت واضح تھی۔

میں کروں تمہاری تشریف لال۔راحیل نے آستیں چڑھائی۔

لال سے یاد آیا ماوہ ریڈ روز کا بکا۔ابھی ماہیر کچھ اور بولتا کی راحیل نے اسکے منہ پر ہاتھ رکھا۔

تبھی ملازمہ نے آکر ڈنر لگ جانے کی اطلاع دی تو سب اٹھ کر ٹیبل پر آ گئے۔راحیل کے کچھ کہنے سے پہلے ہی اجالا راحیل کے پاس والی سیٹ پر بیٹھ گئی تھی۔راحیل بھی ہلکے سے مسکراتا ہوا اسکے پاس بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

آج دیکھو کتنا اچھا لگ رہا ہے ٹیبل یکدم مکمل۔اللہ ہمیشہ یہ دستر خوان ایسے ہی ہمارے پوری فیملی سے سجائے رکھے۔آمین۔صدیقہ بیگم کے کہنے پر سب نے ایک زبان ہو کر آمین کہا تھا۔

اور راحیل تم بھی کام کو اتنا سر پر مت چڑھالو جو کام جب ہونا ہو گا تبھی ہو گا۔ صدیقہ ایک چیز راحیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔ جسے وہ ایک ایک کر کے اجالا کو سرو کر رہا تھا۔

بلکل بیگم انسان الجھے ڈوروں کو مزید الجھنے کے لیئے چھوڑنے کے بجائے آرام سے وقت دیکر نرمی اور توجہ سے سلجھائے تو گھر آنگن ہمیشہ امن و محبت کا گہوارہ بنا رہتا ہے۔ تنویر صاحب راحیل کو دیکھ کر اجالا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولے۔ جا کی پلیٹ میں راحیل اب کھانا ڈال رہا تھا۔

بابا آپ کو پتا ہے پانچ دن میرا برتھڈے ہے۔ اور ماپا بھی آرہے ہیں۔

بھابھی آپ کو برتھڈے کی زیادہ خوشی ہے یا علی بھائی کی۔ ماہیرا اسکی خوشی مسکراہٹ دیکھ پوچھا۔

انکورس ماپا کے آنے کی بر تھڈے تو ہر سال ہی آتا ہے۔ لیکن میرے ماپہلی بار مجھ سے دور گئے ہیں۔ اجالا آخر میں کچھ اداس ہوئی تھی۔ لیکن ماہیر کے بات پلٹتے ہی وہ فوراً ٹھیک ہو گئی تھی۔

آج اتوار کا دن تھا اس لیئے شام کے وقت سب مل کر گارڈن میں بیٹھے باتوں کے دوران چائے اور لوازمات سے لطف اندوز ہو رہے تھے۔ تبھی گیٹ کے طرف دیکھ کر اجالا نے چیخ ماری سب کے پلٹنے تک اجالا دور کے وہاں تک جا چکی تھی۔

اسلام علیکم بی اماں۔ کیسی ہیں آپ؟ اجالا پر جوش سی انکے گلے لگی۔ بی اماں نے بھی محبت سے اپنے ہاتھ اسکے گرد باندھے۔

میں بلکل ٹھیک میری بچی کیسی ہے؟ بی اماں اسے خود الگ کرتے ہوئے لیکر آگے بڑھی۔

میں بھی ٹھیک۔ لیکن میں آپ سے ناراض ہوں۔اجالا نے منہ بنایا۔

ارے کیوں ناراض ہے میری بچی؟

آپ اتنے دنوں میں مجھ سے ملنے کیوں نہیں آئیں۔

وہ بچے میں گاؤں چلی گئی تھی۔ سوچا علی بھی نہیں ہے تو کچھ دن ادھر گزار آؤں۔ ویسے بھی اب میں نے اس کا مستقل حل نکال لیا ہے۔بی اماں کی مہر کے سلام کے جواب دیتی ہوئی بولی۔ وہ لوگ باتیں کرتے ہوئے سب تک پہونچ چکے تھے۔ سب سے سلام دعا کے بعد بی اماں بھی وہیں بیٹھ گیں۔ جبکہ مہران کے لیئے چائے لانے گئی تھی۔

ارے راحیل بیٹا نظر نہیں آرہا ہے؟بی اماں نے راحیل کو غیر موجود پا کر پوچھا۔

جی وہ کچھ کام تھا تو راحیل آفس گئے ہیں۔ابھی آجائیں گے۔اجالا انہوں لوازمات سے بھری تشتری دیتے ہوئے بولی۔

ارے میں تو اتوار والے دن آئی ہی اس لیئے تھی کے سب موجود ہونگے تو میں بات کر کے جواب لیکر ہی چلی جاؤنگی۔ لیکن یہاں راحیل بیٹا ہی غائب ہے۔بی اماں کی بات پر سب سیدھے ہو کر بیٹھے۔

جی کیسی بات؟ ویسے آپ کریں راحیل بھی اتا ہی ہو گا۔ صدیقہ بیگم کچھ کچھ سمجھ گئیں تھیں اس لیئے تنویر صاحب کو چپ کراتے ہوئے بولی۔

دیکھیں مجھے باتیں گھما پھرا کر کرنی نہیں آتی ہے۔ مہر بیٹی مجھے پہلی نظر سے اپنے علی کے لیئے پسند آ گئیں تھیں۔ میں تو تبھی بات کرنا چاہتی تھی لیکن علی نے کہا کی وہ وقت مناسب نہیں ہے۔ ابھی اجالا کو سیٹ ہونے دیتے ہیں پھر سوچیں گے۔ ماشاءاللہ سے اب جب اجالا اور راحیل اپنی زندگی میں خوش و خرم ہیں تو میں چاہتی ہوں کی علی کا گھر بس جائے۔

www.novelsclubb.com

علی کے تو راحیل رگ رگ سے واقف ہے۔کاروبار ہو یا ذاتی زندگی کچھ بھی راحیل سے چھپا نہیں ہے۔اور علی ایک اخلاق واطوار کا تو اجالا کی پرورش سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔بی اماں بولنے پر آئیں تو سارا ہی بول ڈالا۔

جی! علی بیٹا ماشاءاللہ سے بہت اچھے اور قابل ہے اس میں کوئی شک نہیں۔لیکن یہ بات آپ اس طرح اچانک۔۔۔۔۔تنویر صاھب کچھ ہچکچائے۔

دیکھیں آپ لوگوں سے یہ بات چھپی تو نہیں ہے کی علی نے اپنے خاندان والوں سے سارے رابطہ ختم کر دئے ہیں۔اس لی ئے رشتہ لیکر مجھے آنا پڑا۔دراصل میں بھی اب بوڑھی ہو چکی ہوں۔اور اپنا آخری وقت اپنے آبائی گاؤں میں گزارنا چاہتی ہوں۔علی کے امی نے علی کی اور اس گھر کی زمداری مجھے سونپی تھی۔اس لی ئے اب میں چاہتی ہوں کی میں یہ زمداری اس گھر کی اصل مالکن کو سونپ کر پر سکون ہو جاؤں۔ویسے بھی علی اجالا کی زمداری سے تو سبکدوش ہو ہی چکا ہے۔

جی! جی! ہم سوچتے ہیں اس بارے میں۔

www.novelsclubb.com

بلکل سوچیئے تنویر صاحب لیکن مجھے دو دن کے اندر مثبت جواب دے دیجئے گا در اصل میں علی کے آنے سے پہلے سب کچھ طئے کئے دینا چاہتی ہوں۔آخر اس بچے کا بھی خوشیوں پر حق ہے۔بی اماں تو ہاتھ پر سر سو جمانے نکل پڑی تھیں۔

لیکن ایسے کیسے۔ہمارا مطلب ہے اتنی جلدی۔صدیقہ بیگم انکی تیزی پر پریشان ہوئی۔اب انکار تو کر نہیں سکتی تھی کیونکہ یہ انکی بھی خواہش تھی کے علی جیسا نرم دل اور شریف و قابل لڑکا انکی مہر کا مقدر بنے آخر کو مہر کا بھی مزاج ویسا ہی تھا۔

ہاں!ابھی علی کے آنے میں چار پانچ دن ہیں آپ لوگ اپس میں مشورہ کر لیں۔راحیل سے بھی علی کے مطلق معلوم کر لیں۔پھر سب نے تو علی کو دیکھا ہوا ہی ہے تو دیر کس چیز کی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

جی!صدیقہ بیگم خاموش ہوئی۔

بی اماں مطلب مہر آپی میری ماپا کی دلہن بنیں گی؟اجالا جو کب سے خاموش تھی بی اماں کے بات سمیٹتے ہی اپنا حصہ ڈالا۔

ہاں! بچے اگر اللہ نے چاہا تو۔بی اماں اسکی پیشانی چوم کر بولی۔

اسلام علیکم بی اماں۔راحیل جو ابھی آفس سے آیا تھا گارڈن میں محفل جمی دیکھ کر وہیں اگیا۔

وعلیکم سلام۔جیتے رہو۔بی اماں نے اسکے جھکے سر پر ہاتھ رکھا۔

کب آئیں آپ؟

بس ابھی بیٹا آدھا گھنٹہ ہو رہا ہے۔اور یہ کیا آپ اتوار والے دن بھی دفتر جاتے ہو۔

نہیں بس ایسے ہی کام تھا کچھ تو چلا گیا تھا۔اور آپ بتائیں سب خیریت تو ہے نا؟

ہاں! بس میرے اللہ کا شکر ہے۔پھر دو تین ادھر ادھر کی باتوں کے بعد راحیل چینج کرنے کا کہہ کر وہاں سے اٹھ گیا۔راحیل کے اندر جانے تک بی اماں اپنے پہلو میں بیٹھی اجالا کو دیکھتی رہی کی شائد وہ اٹھ جائے لیکن وہاں ایسے کوئی چانسیس نا دیکھ کر گویا ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اجالا بیٹا راحیل اندر گیا ہے آپ یہاں کیا کر رہی ہیں جا کر دیکھیں اسے کسی چیز کی ضرورت تو نہیں۔

جی انکی ضرورت کی ساری چیزیں تو کمرے میں ہی ہوتی ہے۔اور اگر کچھ اور چاہیئے ہو گا تو کسی ملازمہ یا پھر مہر آپی دے دینگی۔اجالا آرام سے بولی جس پر بی اماں کا تو منہ ہی کھل گیا۔

کیا مطلب بیٹا شوہر تمہارا وہ اسکے کام ملازمہ یا مہر کیوں کریں گے چلو فوراً اٹھو اور جا کر دیکھو۔بی اماں نے بولنے کے ساتھ بازو پکڑ کر اسے کھڑا بھی کیا تھا۔

بی اماں آپ پہلے بتائیں نا مہر آپی اور میرے ماپا کی شادی کب ہو گی۔اجالا کی اپنی ہی رٹ تھی۔اسکی بات پر بی اماں نے اسے گھورا بھی تھا لیکن اجالا خوشی میں اسے اگنور کر گئی۔

جب تم گھر کے اور راحیل کے سارے کام سیکھ جاؤ گی سب کی ضرورتوں کا خیال رکھو گی تب۔اب مہرا گر تمہارے ماپا کے پاس چلی گئی تو یہاں بھی سب کو کوئی چاہیئے نا انکا کا خیال رکھنے کے لیئے۔بی اماں نے اب پینترا بدلہ۔

تو بی اماں میں سیکھ لونگی ناسب کچھ آپ بس میرے ماپا اور مہر آپی کی شادی کرادیں۔

ہمم پہلے تو تم ابھی راحیل کے پاس جاؤ اسکی ضرورت کا خیال کرو چائے پانی پوچھو اسے۔بی اماں کی بات پر اجالا شرافت سے اندر چلی گئی۔تنویر صاحب بھی کسی کال کی وجہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تو اب وہاں بی اماں اور صدیقہ بیگم ہی بچ گئیں۔

دیکھیں بہن آپ سب بات سے واقف ہیں کی اجالا کی پرورش علی کے ہاتھوں میں ہوئی ہے۔ان دنوں مجھ پر علی کے ماما کے ساتھ پورے گھر کی زمداری تھی۔اس لیئے میں کبھی اس بچی پر دھیان ہی نہیں دے سکی بلکہ یہ کہیں کی کبھی وقت ہی نہیں ملا۔یوں بچی بہت سی باریکیوں سے انجان ہے۔تو میں کہنا یہ چاہتی تھی

کے اب جب بچی یہاں آپ کے پاس ہے تو آپ اسے ان باریکیوں سے آشنا کرائیں۔بی اماں چائے کا کپ رکھ کر سنجیدگی سے بولیں۔

بات تو آپ کی درست ہے لیکن راحیل کا کہنا ہے کی اس طرح اجالا کو زبردستی نا کیا جائے وہ سمجھدار ہے دھیرے دھیرے سب سمجھ جائے گی۔اور مجھے بھی یہی لگتا ہے کی اجالا سمجھدار ہے بس معصوم بہت ہے وقت کے ساتھ سمجھ جائے گی۔صدیقہ بیگم کچھ دنوں سے اجالا میں آئی تبدیلی کو مد نظر رکھتے ہوئے بولیں جو وہ اجالا میں نوٹ کر رہی تھی۔

وہ نوٹ کر رہی تھیں کے اب اجالا راحیل کی کافی فکر کرنے لگی ہے۔صبح اٹھتے ہی نماز کے فوراً بعد صدیقہ بیگم سے اسکی جانب سے کیا جانے والا سوال ہی راحیل چلے گئے ہوتا تھا۔پھر دوپہر میں تنویر صاحب کی کال آنے پر بھی اسکا سلام کے بعد یہی سوال ہوتا تھا کی راحی نے ناشتہ کیا لنچ کیا۔ایسی بہت سی باتیں تھی جو وہ اب اجالا میں خالص بیوں جیسا نوٹ کر رہی تھیں۔

ہاں ! لیکن اب اجالا بچی تو نہیں ہے کبھی نا کبھی کسی نا کسی کو اسے سب بتانا اور سمجھانا تو پڑے گا نا تو آپ ایک ماں بن کر اسے سمجھائیں اور پھر جھٹیاں بھی ہیں تو آپ اسے کچھ گھریلوں کام بھی سیکھا دیں۔

ہمم ! صدیقہ بیگم پر سوچ ہوئیں۔

اجالا خوشی خوشی سیڑھیوں کی طرف بڑھنے لگی تھی جب کسی خیال کے تحت اپنے قدم روکے۔

پہلے مہر آپی سے تو جان لوں کے وہ کرتی کیا کیا ہے تبھی تو میں سارے کام سیکھ سکو نگی۔ ہمم گڈ آئیڈیا پہلے آپی سے پوچھ لیتی ہوں۔ اجالا چٹکی بجا کر بولی۔ پھر راحیل کے کمرے میں جانے کا ارادہ ترک کرتے ہوئے کچن کی طرف چلی آئی۔ جب

اجالا کچن میں پہونچی تو وہاں مہر سلیب پر جھکی ملازمہ کے ساتھ مل کر رات کا مینیو تیار کر رہی تھی۔اجالا بھی وہیں چلی آئیں۔

مہر آپی کیا آپ میرا ایک کام کریں گی؟اجالا سلیب پر بیٹھ کر مہر کے مینیو بک میں جھک کر جھانکتے ہوئے پوچھا۔جس پر مہر نے پین بک پر رکھ کر اسے دیکھا۔

جی بلکل بھابھی بتائیں کیا کام ہے؟اگر آپ کو مینیو میں کچھ اپنی مرضی کا ڈالنا ہے تو بتادیں میں ایڈ کر دیتی ہوں۔مہر کو یہی لگا کی وہ کچھ بنوانا چاہتی ہے۔

ارے نہیں آپ کا مینیو ہی اچھا ہے مجھے تو کوئی اور بات کرنی تھی۔اجالا مینیو اٹھا کر اس میں موجود ڈیشیس پڑھتے ہوئے بولی۔

تو پھر کچھ بنا کے دوں ابھی یا آپ نے کچھ سیکھنا ہے۔مہر نے دوسرا اندازا لگایا کیونکہ ادھر سے اجالا اس سے ہر چیز کا مینیو پوچھنے لگی تھی۔بنانے کو بھی بہت بے چین ہوتی لیکن ایک دو سٹیپ کے بعد ہی کچن کی گرمی اجالا کے کیوریس نیس پر بھاری پر جاتا۔پھر اس ڈیش کو مکمل کرنے کی زمداری مہر کے کندھوں پر ہوتی۔

نہیں آپی آپ بس مجھے بتائیں کے آپ دن میں کون کون سے کام کرتی ہیں؟

جی؟مہر پوری طرح اجالا کی گھوم کر کھڑی ہوئی۔

آپی بتائیں نا۔مجھے صرف اتنا پتا ہے کی آپ صبح بابا ماما کے لیئے چائے بناتی ہیں۔اسکے بعد ملازمہ کے ساتھ مل کر ناشتہ کی تیاری کرتی ہیں۔بابا کے شوگر اور ماما کی بی پی کے حساب سے پرہیزی کھانا بناتی ہیں۔پھر ماہیر بھائی کی پسند کا ناشتہ ملازمہ سے بنواتی ہیں۔ہاں گھر کی صفائی بھی تو کرواتی ہیں۔اور۔اجالا انگلیوں پر گنتے ہوئے بول رہی تھی۔جبکہ مہر منہ کھولے اسکی زبان کی تیزی دیکھ رہی تھی۔

لیکن بھابھی آپ میرے ڈے سکیڈیول کو کیوں رٹ رہی ہیں؟مہر اجالا کے غیر متوقع بات پر حیران ہوئی۔

آپ چلی جائیں گی تو وہ سارے کام میں کرو نگی نا۔اور جتنا جلدی میں وہ سارے کام سیکھو نگی اتنا جلدی میرے ماپا کی شادی ہو گی۔چلیں اب آپ جلدی سے بتادیں

جو میں بھول گئی۔اجالا نے اب ساری تفصیل بتائی جو مہر کے ذرا سمجھ نہیں آئی تھی۔

کیا مطلب ! میں کہاں جا رہی ہوں ؟۔اور میرے کام کا علی بھائی کی شادی سے کیا تعلق ؟مہر نے باضابطہ آنکھوں کو پورے حجم سے کھول کر اجالا کو نا سمجھی سے دیکھا۔

توبہ کریں گناہ لگے گا۔بھائی تو نا کہیں۔بی اماں کہتی ہیں کی شوہر کو بھائی کہتے ہیں تو گناہ لگتا ہے۔اجالا نے دونوں ہاتھ منہ پر رکھ کر مہر کو توبہ کرنے کا اشارہ کیا۔

استغفر اللہ ! کیا اول فول بول رہی ہیں بھابھی آپ ؟مہر کان کے لو تک سرخ ہوئی۔

میں کوئی اول فول نہیں بول رہی میں تو وہی بول رہی ہوں جو باہر میں نے سنا ہے۔بی اماں آج آپ کی اور ماپا کی شادی کی بات کرنے ہی ہمارے گھر آئیں ہیں۔اب بس میرے ماپا آجائیں تو آپ کی اور ماپا کی شادی ہو گی۔کتنا مزہ

آئے گا نا آپ میرے ماپا کی دلہن بنیں گی واؤ۔اجالا دونوں ہاتھ اپس میں ملتے ہوئے حسرت سے بولی۔

لیکن پہلے آپ مجھے سارے کام کی لسٹ تو بتادیں۔اجالا مہر کے سرخ ہوتے چہرے پر دھیان دئے بغیر بس اپنی کہے جارہی تھی۔جبکہ دوسری طرف مہر کے دل کی دھڑکن بے ترتیب ہورہی تھی چہرہ الگ لال ہورہا تھا۔فطری شرم تھی جو چھپائے نہیں چھپ رہی تھی۔

آپی آپ یہاں بیٹھیں۔آپ کو کیا ہوا آپ سٹرو بیرّی کی طرح ریڈ کیوں ہورہی ہیں؟آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟۔اجالا مہر کو پاس کرسی پر بیٹھاتی فکر مندی اسکے سرخ گال چھوتے ہوئے بولی۔پھر کچھ سوچ کر اسکے پاس بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

آپی آپ بلکل پریشان نا ہوں روئیں تو بلکل نہیں میرے ماپا بہت اچھے ہیں۔بلکل راحی کی طرح وہ بھی آپ کا بہت خیال رکھیں گے۔آپ کے لئے ٹیڈی اور چوکلیٹس لائیں گے۔میری طرح وہ آپ کے بال بھی بنائیں

گے۔اور سنڈے والے دن اپنے ہاتھوں سے آپ کی فیوریٹ ڈیش بھی بنا کر کھلایں گے۔اور پارک بھی لے جائیں گے۔اور آپ کے ساتھ ہولیڈے والے دن ڈزنی لینڈ کی نیو موووی بھی دیکھیں گے۔وہ بھی آپ کے فیوریٹ سنیکس کے ساتھ۔اور اگر فورس کرو تو کرکٹ بھی کھیلتے ہیں میرے ماپا۔بہت اچھے ہیں۔اجالا دھیرے دھیرے مہر کا ہاتھ سہلاتی اپنے ماپا کے اوصاف بیان کر رہی تھی۔جبکہ مہر کا من کر رہا تھا کی اپنا سر پیٹ لے۔

بھابھی میں ٹھیک ہوں۔آپ پریشان ناہوں۔آپ ایسا کریں جا کر بھائی کو دیکھیں انہیں کوئی چیز کی ضرورت تو نہیں۔بلکہ وہ چائے آپ بھائی کے لی ئے لیتی جائیں۔ مہر نے اسے وہاں سے بھگانے میں عافیت جانی۔جس پر اجالا اسے پانی کا گلاس تھماتی ایک بار اور پریشان ناہونے کی ہدایت کرتے ہوئے سلیب پر رکھی ٹرے اٹھا کر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

اللہ اب تو انہیں سب سمجھانا ہی پڑے گا۔مہر پانی کا گلاس منہ کو لگاتے ہوئے پر عزم ہوئی۔

۔

راحیل کمرے میں آکر پہلے فریش ہوا تھا پھر چینج کرنے بعد

مہر کے چائے بھیجنے کا انتظار کرتے ہوئے ٹی وی کھول کر بیڈ پر دراز ہو گیا۔مووی اچھی چل رہی تھی اس لیۓ ریموٹ سائیڈ پر رکھ کر مووی انجوئے کرنے لگا۔ابھی اسے مووی دیکھتے کچھ وقت ہی گزرا تھا کی دروازہ نوک ہوا۔

www.novelsclubb.com

یس!۔۔۔۔۔راحیل نے ملازمہ سمجھ کر اپنی جگہ سے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے اجازت دی۔یس کی آواز آتے ہی دروازے کی اس پار کھڑی اجالا چائے کی ٹرے اٹھائے محتاط قدم اٹھاتی کمرے میں داخل ہوئی تھی۔راحیل

ملازمہ کی جگہ اجالا کو دیکھ کر پہلے تو حیران ہوا پھر فوراً ہی اپنی حیرانی پر قابو پاتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ کر اسکے قریب آیا۔

تم کیوں چائے لیکر آگئی ملازمہ کو بھیج دیتی۔راحیل اسکے ہاتھ سے ٹرے لیکر بیڈ کی طرف آتے ہوئے بولا۔

کیوں اب میں آپ کے کمرے میں بھی نہیں آسکتی۔اجالا کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے عام سے انداز میں بولی۔یہ جانے بغیر کی اسکے عام سے انداز میں کہے لفظ راحیل کو کتنا تکلیف دے گئے ہیں۔

اجالا یہ کمرہ جتنا میرا ہے اتنا تمہارا بھی اس لیئے آئندہ کبھی اسے میرا کمرہ کہ کر اڈریس مت کرنا۔راحیل ٹرے وہیں رکھ کر اسے دونوں بازوں سے تھامتے ہوئے خبر دار کرنے کے انداز میں بولا۔جبکہ اجالا اسے بنا بات کے اتنا شدید رد عمل دیتا دیکھ حیران ہوئی۔

اور ہاں تم کمرا نوک کر کے کیوں آئی ایسے ہی نہیں آسکتی تھی؟ راحیل نجانے کیا ثابت کرنا چاہتا تھا جو کم از کم اجالا کی سمجھ سے باہر تھا۔

راحی کیا ہو گیا ہے بازو چھوڑیں میری اتنا کیا کر دیا میں نے۔ اجالا اپنے دونوں بازو آزاد کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔ پر راحیل کی گرفت بجائے کمزور ہونے کے اور سخت ہوئی۔ لیکن تکلیف دہ نہیں۔

میرے سوال کا جواب دو پہلے۔ راحیل اسے بیڈ پر بیٹھاتا ہوا ضدی لہجے میں بولا۔

راحی کسی کے کمرے میں بلا اجازت جانا بیڈ مینرس ہوتے ہیں۔ اجالا نے سادہ لہجا اپنایا۔

کسی کے نا؟ لیکن یہ کمرہ تمہارا اپنا ہے۔ راحیل اپنا پر زور ڈالتا ہوا بولا۔

لیکن میرا کمرہ تو مہر آپی والا ہے نا۔ آپ ٹینشن نا لیں مجھے آپی نے بتایا کی آپی کے کمرے کا بیڈ چھوٹا تھا اس لیئے آپ نے مجھے اپنے کمرے میں رکھا لیکن اب

جب آپی کا نیو بیڈ آگیا ہے تو میں اب وہیں رہو نگی۔روتی ہوئی اجالا کو بہلانے کے لیئے مہر نے جو بہانہ گڑھا تھا اجالا نے وہی راحیل کو من و عین سنا دیا۔

راحیل کو پہلی بار مہر پر غصہ آیا تھا جسے وہ کنڑول کرتے ہوئے اجالا کی طرف پلٹا پھر اسکے چہرے کو اپنے ہتھیلیوں کے پیالہ میں بڑھ کر گویا ہوا۔

یہ کمرہ یہاں کی ایک ایک چیز خود راحیل احمد کا اسکا رواں رواں اسکی ریڈ روز کی ملکہ کا ہے آج کے بعد تمہیں صرف یہ بات یاد رہنی چاہیئے۔کے جو میرا ہے وہ بھی تمہارا ہے جو تمہارا ہے تو ہے ہی تمہارا یعنی میں۔راحیل نے بولنے کے ساتھ شدت سے اسکے پیشانی پر اپنے تشنہ لب رکھتا الگ ہو کر بیڈ پر بیٹھ گیا۔

راحی آپ نے نا مجھے بلڈ پریشر کا مریض بنا دینا ہے۔آپ کو پتا ہے جب بھی آپ میرے قریب آتے ہیں میری ہارٹ بیٹ کتنی تیز ہو جاتا ہے۔میرے خیال میں تو 150/180 اللہ اللہ۔اجالا اپنی سانسوں کو ہموار کرنے کے ساتھ بڑبڑا بھی رہی تھی۔اجالا کی بڑبڑاہٹ پر راحیل کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

اللہّ نے علی کے ذریعہ مجھے اس دنیاں کا انمول تحفہ دیا ہے۔تمہاری صورت میں۔

.Iam very very lucky to have you ujala

راحیل ہاتھ بڑھا کر اسے ساتھ لگاتے ہوئے اسکے بالوں میں اپنے لب رکھے۔

راحی!!!!ابھی کہا ہے نا کی میرے قریب نا آئیں۔اجالا اپنے گرد پھیلے راحیل کے بازو کو ہٹاتی جھنجھلا کر بولی ایک تو ابھی وہ نارمل ہوئی تھی۔پھر راحیل نے اسکی وہی حالت کر دی تھی۔

ہاہاہاہاہاہا۔۔۔۔۔۔۔یہ تو ناممکن ہے۔راحیل احمد اپنی معصوم بیوی سے دور رہ ہی نہیں سکتا۔ہاں تم اپنی فاسٹ ہارٹ بیٹ سوری بلڈ پریشر کا کوئی پرمینینٹ علاج نکال لو۔راحیل قہقہ لگاتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

ہا!!!راحی آپ گندی مووی دیکھتے ہیں۔اجالا کی نظر سامنے ٹی وی پر چل رہے مووی پر پڑتے ہی وہ اپنی بلڈ پریشر کی پرواہ کئے بغیر منہ پر ہاتھ رکھ کر راحیل کی طرف موڑی۔

استغفراللہ! کہاں دیکھی میں نے گندی مووی؟راحیل اسے اپنا ایک ہاتھ منہ پر جبکہ دوسرا آنکھوں پر رکھتا دیکھ حیران ہوا۔

وہ ٹی وی پر کیا دیکھ رہے ہیں۔چھی! چھی! گندے بچے ہیں آپ۔ماپا کو پتا چلا تو وہ آپ سے بات نہیں کریں گے میں تو چلی مجھے تو ماپا کو ناراض نہیں کرنا۔اجالا آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہی بیڈ سے اترنے لگی تھی جب راحیل نے اسے بازو سے تھام کر واپس بیٹھایا۔پھر تصدیق کے لیئے ایک نظر ٹی وی پر ڈالی لیکن وہاں تو ایک صاف ستھرا سین چل رہا تھا وہ بھی فیملی سین تھا۔

لڑکی کہاں سے گندی مووی ہے۔ذرا آنکھ کھول کر دیکھو اتنی صاف شفاف مووی ہے کی بندہ اکیلے تو کیا اپنے دادا پر دادا بلکہ اپنے پوتے پر پوتے کے ساتھ بھی بیٹھ

www.novelsclubb.com

کر دیکھے تو پر وبلم نا ہو۔راحیل اسکے آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتا ہوا بولا۔لیکن اجالا نے آنکھیں میچ لی تھی۔

نہیں میں نہیں دیکھتی۔

نا دیکھو لیکن مجھے بتاؤ تو سہی کی یہ موووی گندہ کہاں سے ہے؟راحیل بھی ضد پر آیا آخر بقول اسکے یہ ایک صاف موووی تھی بلکہ فیملی ڈرامہ تھا۔

جس میں اصلی کے انسان ہوتے ہیں وہ موووی گندی ہوتی ہے۔اجالا نے آخر کر گندی موووی کی تشریح کر ہی دی۔

اچھا!!!!!!!!اب ذرا لگے ہاتھوں یہ بھی بتا دو یہ عظیم معیار تمہیں بتایا کس نے ہے۔راحیل نے اس عظیم انسان کا نام جاننا ضروری سمجھا۔

اور کون بتائے گا میرے ماپا کے علاوہ۔میرے ماپا کبھی ایسی موووی نہیں دیکھتے ہم صرف کارٹون دیکھتے ہیں۔اجالا فخر سے گردن اکڑا کر بولی۔

اور آپ کو پتا ہے ایک دن رضیہ نے ایسی اصلی انسانوں والی موو ی لگادی تھی ٹی وی پر اور ماپا آ گئے قسم سے خوب ڈانٹ پڑی تھی رضیہ کو میں نے تو بتا دیا تھا کی میں کچھ نہیں دیکھا۔اجالا نے لگے ہاتھوں رضیہ کی آئی شامت کا بھی ذکر کیا۔جبکہ راحیل صرف دانت پیس رہا تھا۔

اس علی کے بچے نے میری بیوی فیڈر کی عادت کیسے چھڑادی سمجھ نہیں آتا۔راحیل دانت پر دانت جمع کر بولا۔

آپ نے کچھ کہا؟اجالا ریموٹ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

نہیں ! بلکل نہیں ! سالا خود رومانٹک موویس دیکھتا ہے اور تمہیں کہا ہے کی اصلی انسانوں والی موو ی گندی ہوتی ہے۔ایک بار وہ واپس آئے بتاتا ہوں اسکی۔راحیل نے من ہی من علی کی اچھی کلاس لینے کا سوچا۔پھر اجالا کو ابھی تک آنکھوں پر ہاتھ رکھا دیکھ کر کارٹون چینل لگا دیا۔جہاں وہی ٹام اینڈ جیری کی روایتی لڑائی چل رہی تھی۔

میری معصوم میسز اب آپ آنکھیں کھول سکتی ہیں۔آپ کی طرف سے گندی موو ی کا صند ملا فیملی ڈرامہ میں ہٹا چکا ہوں۔راحیل اسکے انکھوں سے ہاتھ ہٹاتے ہوئے بولا۔جس سے اجالا کی اوڑھنی ڈھلک کر کندھے پر آئی۔

یاوحشت !اجالا کیا کر لیا تم نے اپنے بالوں کا۔راحیل صدمہ سے اسکے لمبے الجھے بالوں کو چھوتے ہوئے اسے دیکھا جو ٹام اینڈ جیری میں کھوئی تھی۔

اجالا میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔راحیل نے بالوں کی یہ حالت اپر اجالا کی غیر توجہی دیکھ کر پہلے ٹی وی بند کیا۔

راحی کیا کیا آپ نے کتنا مزہ آرہا تھا۔اجالا پلٹ کر اسے گھورا۔جس پر راحیل نے اسے ڈبل گھوری سے نوازا۔

www.novelsclubb.com

مزہ کی بچی۔پہلے تم مجھے یہ بتاؤ کیا حال کیا ہے تم نے ان خوبصورت بالوں کا۔کیسے الجھے دھاگوں کی طرف حالت بنادی ہے ان ریشمی بالوں کی۔راحیل بالوں کو نرمی سے چھوتے ہوئے صدمہ سے بول رہا تھا۔لیکن ادھر پرواہ کسے تھی۔

راحی کچھ نہیں ہوا ہے۔

کیا مطلب کچھ نہیں ہوا ہے؟ دیکھو ذرا۔ راحیل نے اسکے کچھ بال آگے کئے۔ پھر قدرے مشقوق انداز میں گویا ہوا۔

اچھا سچ سچ بتاؤ کتنے دن سے برش نہیں کیا ہے تم نے؟۔ راحیل اسے اٹھا کر ڈریسنگ کی طرف لے جانے لگا تھا جب پاس ٹیبل کی چائے کہنی لگ کر اس کی شرٹ رنگ گئی۔

راحی دھیان سے۔ اجالا فوراً اپنے دونوں ہاتھوں کا استعمال کرتے ہوئے اسکی شرٹ صاف کرنے لگی تھی۔

ارے جل جائے گی!

www.novelsclubb.com

راحی چائے ٹھنڈی ہو گئی ہے۔ نہیں جلتا ہاتھ۔ آپ ٹی شرٹ اتار لیں۔ اجالا اسے ھدایت دیتی پہلے واشروم جا کر اپنے ہاتھ دھوئے پھر راحیل کے لی ئے جگ میں پانی لے آئی ساتھ ایک دوسری شرٹ بھی۔

تم اتنی بڑی کب ہو گئی؟ راحیل نے اپنی حیرت چھپانے کی بلکل کوشش نہیں کی تھی جبکہ اجالا اسے مزید شوک دینے کے ارادے سے جگ سے پانی لیکر راحیل کی وائٹ بنیان کے داغ ناخون کی مدد سے صاف کرتے ہوئے پانی سے دھو رہی تھی۔

ایسے بہت سے کام ہیں جو مجھے ماپا نے سیکھائے ہیں۔ اجالا ٹی شرٹ راحیل کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی۔

ہمممم! راحیل نے صرف سر ہلایا۔ عجیب مسٹریس لڑکی تھی کبھی سمجھدار تو کبھی معصوم نادان۔

راحی۔۔۔یہ۔۔یہ کیا ہوا ہے۔۔۔۔مطلب یہ کالے۔۔۔۔۔کالے نشان کیسے۔۔۔۔۔اجالا راحیل کے کندھے پر بیلٹ سے پڑے نشان دیکھ اسکا ہاتھ نیچے کر کے اپنی انگلی پھیرتے ہوئے حیرت سے زیادہ پریشانی سے بولی۔

کک۔۔کچھ۔۔ نہیں۔۔۔۔۔ہے۔راحیل اسے پیچھے ہٹاتا ہوا جلدی جلدی شرٹ پہن کر اسکا ہاتھ پکڑتے ہوئے ڈریسنگ کے پاس چلا آیا۔اجالا بھی حیران پریشان سی اسکے ساتھ کھینچی چلی آئی تھی۔

راحی ! آپ نے بتایا نہیں کیسے نشان تھے وہ۔اجالا سٹول پر بیٹھتے ہوئے ایک بار پھر سوال کیا۔وہ نشان ہی ایسے تھے کی فراموش نہیں کئے جاتے۔

کہانا کچھ نہیں ہے۔تم سیدھی ہو کر بیٹھو بال بہت زیادہ الجھا رکھے ہیں تم نے ہلو گی تو سر درد ہو گا۔راحیل اسے سیدھا بیٹھا کر ہمیشہ کی طرح اسکے بال اپنی انگلیوں کی مدد سے سلجھانے لگا۔اجالا بھی خاموش ہو گئی تھی۔

ارے! تم کچھ بول کیوں نہیں رہے۔اس پہلے جب میں تمہارے بال بناتا تھا تمہارے منہ کو چین نہیں ہوتا تھا۔راحیل ایک سائیڈ کے بال سلجھا کر ایک کندھے پر ڈالتے ہوئے بولا۔وہ ابھی اجالا سے بات کرنا چاہتا تھا آخر اتنے دن بعد وہ ایک ساتھ تھے وہ بھی اپنے کمرے میں۔

نہیں میں سوچ رہی تھی پھر مجھ سے کوئی غلطی ہو جائے گی پھر آپ ناراض ہو جائیں گے۔پھر مجھے اپنے بال خود بنانے ہونگے کیونکہ مہر آپی کی تو شادی ہو جائے گی نا۔اجالا آئینہ میں راحیل کے عکس پر اپنی نظریں جمائے بولی۔

نہیں اب ایسا کچھ نہیں ہو گا۔اب تم کتنی ہی بڑی کیوں نا ہو جاؤ۔اپنی ملکہ کے بال ہمیشہ میں ہی بناؤ نگا۔

www.novelsclubb.com

And iam really very sorry for everything .ujala

.No iam sorry

آپ کو پتا ہے اس دن آپ کے کمرے سے نکلتے ہی میں کولڈ اسٹوریج دیکھنے چلی گئی تھی۔ میرا یہی خیال تھا کی میں پانچ منٹ میں واپس آجاؤں گی۔ اور ایسا ہوتا بھی لیکن میں جب سٹور پہونچی وہاں کوئی نہیں تھا۔ بٹ دروازہ کھلا تھا میں نے سوچا میں دیکھ کر نکل جاؤنگی لیکن میرے اندر جاتے ہی ایک منٹ بعد ڈور لوک ہو گیا تھا۔ میں نے بہت آواز بھی لگائی تھی لیکن کوئی نہیں آیا اور پھر سردی کی وجہ سے میں وہیں بیٹھ گئی۔ اجالا سر جھکا کر مجرموں کی طرح اقبال جرم کر رہی تھی۔ راحیل کی گرفت برش پر سخت ہوئی تھی۔ لیکن وہ خود پر جلد ہی قابو پا گیا تھا۔

غلطی صرف تمہاری نہیں تھی اجالا میری بھی تھی اگر میں دو منٹ کے لیئے تمہیں لے جاتا تو ایسا کچھ نہیں ہوتا۔ خیر اب جو ہو گیا سو ہو گیا دوبارہ کبھی فارم ہاؤس کا ذکر مت نکالنا۔ اوکے۔ راحیل دوبارہ اسکے بالوں میں برش پھیرنے لگا۔ پھر الٹی سیدھی چٹیا بنا کر آگے کر دی۔

راحی۔۔۔ یہ۔۔۔ اجالا چٹیا ہاتھ میں لیکر ہلاتے ہوئے آئینہ میں دکھایا۔

www.novelsclubb.com

بال الجھے تھے۔اسی لی ئے ایسے ہی ٹھیک رہیں گے۔راحیل اسکے کندھوں پر دونو ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولا۔

اور ہاں اب سے روز صبح تم کمرے میں آجانا میں تمہارے بال بنادیا کرونگا۔

کیسے ؟آپ تو فجر میں ہی گھر سے نکل جاتے ہیں۔اجالا کمر پر دونوں ہاتھ رکھ کر کھڑی ہوئی۔

اب صبح نہیں جاؤنگا نا بلکہ پہلے کے ٹائم پر جاؤنگا۔کیونکہ پہلے صبح جلدی سکون کے لی ئے گھر سے جاتا تھا اب جب سکون خود چل کر میرے پاس آئے گا تو میں کیوں جاؤں جلدی۔راحیل مسکرا کر اسے آنکھوں میں بساتے ہوئے محبت سے بولا۔

www.novelsclubb.com

اچھا چلو اب ہم مووی دیکھتے ہیں۔راحیل اسکا ہاتھ پکڑ کر بیڈ پر آگیا پھر اس دن کی ادھوری مووی وار یر پر نسیس لگا کر دونوں مزے سے دیکھنے لگے۔راحیل کے گود میں لیپ ٹاپ تھا اجالا اسکے سینے پر سر رکھے پورے انہماک سے مووی دیکھ مگن

تھی۔راحیل اسکے ہاتھوں کی انگلیوں سے کھیل نے میں بزی تھا۔مووی تو ویسے بھی اسکے سر کو باپر سے گزر رہی تھی وہ تو اجالا کو اپنے ساتھ رکھنے کے لی ئے لگا مووی لگائی گئی تھی۔

ویسے اجالا ایک بات پوچھوں۔کافی دیر بعد خاموشی کو راحیل کی آواز نے توڑا۔

ہمم!اجالا سکرین سے نظریں ہٹائے بغیر سر ہلا کر اجازت دی۔

اگر میں تمہیں اسٹڈی کے لی ئے۔آئی مین اچھی اسٹڈی کے لی ئے کہیں دوسری جگہ۔۔۔مطلب میڈیکل کالج پڑھنے بھیجوں سب سے دور تو تم۔۔۔آئی مین تم کیا کرو گی۔یا پھر کوئی اور وجہ سے ہمیں تمہیں خود سے دور کرنا پڑے تو۔۔۔۔راحیل اسکی مومی انگلیوں سے کھیلتے ہوئے ڈر ڈر کر اپنی بات مکمل کی اور اسکی بات مکمل ہوتے ہے اجالا نے فوراً اس سے اپنا ہاتھ الگ کر کے راحیل سے دور ہوئی۔

راحی! تو میں سچ میں آپ سے دور جا کر دکھاؤ نگی۔ کیونکہ میری دنیاں میں
میرے ماپا کے علاوہ آپ اور یہ فیملی ہے بس اگر آپ لوگ بھی
مجھے خود سے دور کرنا چاہیں گے تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔مجھے چلے ہی
جانا چاہیئے۔اجالا سنجیدگی سے بول کر لیپ ٹاپ بند کر کے بیڈ سے اتر گئی۔

ارے! میں نے صرف پوچھا ہے اجالا نارمل سا سوال ہے اتنا سیریس کیوں ہو رہی
ہو۔ویسے بھی انسان کو اتنا حساس نہیں ہونا چاہیئے۔ تمہیں
ڈاکٹر بنا دیکھنا تمہارے بابا کا خواب تھا۔اسے پورا کرنے کے لیئے تمہیں۔ابھی
راحیل کی بات درمیان میں ہی تھی کے اجالا نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔

راحی! ایک مکمل فیملی بھی آپ کے میرے زندگی میں آنے سے پہلے تک
میرے لیئے ایک خواب جیسا ہی تھا۔ جسے آپ نے اور ماپا نے پورا کیا۔بی اماں کسی
سے کہ رہی تھی یتیم بچے کو سونے کے چمچہ سے بھی کھلایا جائے نا تو اسکی زندگی میں
فیملی ماں باپ کی کمی پوری نہیں ہوتی۔ لیکن میرے ماپا اور آپ نے میری زندگی

میں وہ کمی پوری کی ہے۔اس لی ئے میں نہیں چاہتی کی کبھی میں اس کمی کو محسوس کروں۔اب اگر یہ آپ کو میرا احساس ہونا لگتا ہے تو میں کیا کہ سکتی ہوں۔آپ بس اتنا جان لیں میرے لیا ماپا آپ اور فیملی فرسٹ ہے باقی سب بعد میں۔

اجالا نے بولنے کے ساتھ راحیل کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑا کر کھلے دروازے سے باہر نکل گئی۔پیچھے راحیل کتنی ہی دیر تک اپنی خالی ہتھیلی دیکھتا رہ گیا تھا۔

اللہ تیرا شکر ہے کی سہی وقت پر بابا نے مجھے سہی راستہ دکھا دیا ورنہ میں بہت کچھ بلکہ سب کچھ اپنے ہاتھوں سے گنوا دیتا۔راحیل دل ہی دل اللہ کا شکر ادا کرتا خود بھی کمرے سے نکل گیا۔

---

www.novelsclubb.com

دو دن بعد اجالا کی سال گرہ تھی گھر میں سب اسکے لی ئے سرپرائز پارٹی تھرو کرنے کا سوچ رہے تھے۔اس لی ئے آج مہریونی کے بعد اپنی فرینڈ کے ساتھ مال چلی آئی تھی۔تاکہ آج ہی کوئی اچھا سا گفت خرید لے بعد میں مہمانوں میں وقت

ناملا تو پریشانی ہو جاتی۔آخر سرپرائز برتھڈے پارٹی کے ساتھ اجالا کی فرسٹ آنے کی خوشی بھی سیلبریٹ کی جارہی تھی۔تو مصروفیات بڑھنا ہی تھا اسپیشلی مہر کے۔

مہرو کیا ہو گیا ہے یار آدھے گھنٹہ سے گھوم رہی ہو کچھ لینا بھی ہے یا بس ٹائم پاس۔مہر کی دوست نجمہ گھڑی دیکھتے ہوئے بولی۔

یار لینا تو ہے لیکن کوئی اچھا انکے قابل ملے بھی نا۔مہر گفٹس کو اٹھا اٹھا کر رکھتے ہوئے مسکرا کر بولی۔

خدا کا نام لو مہر ایک سے بڑھ کر ایک گفٹس ہیں یہاں اور تمہیں کوئی اپنے شایان شان نظر ہی نہیں آرہا۔یار جلدی لو ہمیں کالج سے میری بہن کو بھی لینا ہے۔نجمہ بولی۔

میرے نہیں پاگل جس کو دے رہی ہوں اسکے شایان شان نظر نہیں آرہا۔مہر تصور میں اجالا کے معصوم چہرے کو لاتے ہوئے بولی۔

اچھا!!!!!!!!مجھے بھی تو پتا چلے کی وہ خاص انسان ہیں کو جن کے شایان شان تمہیں گفت نہیں مل رہا۔ کہیں وہ ہمارے ہونے والے۔

شٹ اپ کیا فضول بول رہی ہو میں اپنی بھابھی کے لیئے تحفہ لے رہی ہوں۔ مہرا سے دھمو کا لگاتے ہوئے بولی۔ لیکن بھابھی کا نام سن کر نجمہ کا تو منہ ہی کھل گیا تھا۔

بھابھی کیلیئے۔ مطلب بھابھی کیلیئے کون اتنا چن کر گفت خریدتا ہے۔

کیوں! کیوں نہیں خریدتا؟

یار مطلب بھابھی کے لیئے آئی مین۔ یو نو نا ہمارے سماج میں نند بھابھی کا رشتہ کیسا ہوتا ہے۔ نجمہ کی بات پر مہر نے آبرو اٹھائے۔

کیسا ہوتا ہے؟ مہرا اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھتے ہوئے اسے دیکھا۔

تم جانتی ہو نا یار تکرار۔ ٹائپس۔ نجمہ نے کندھے اچکائے۔

ہمم! نجمہ دنیاں کا ہر رشتہ اللہ نے خوبصورت بنایا ہے۔بے انتہاء خوبصورت۔یہ ہم لوگ ہیں جنہوں نے رشتوں کو کیٹگری میں باندھ دیا ہے۔ساس ہو گی تو ایسی ہو گی۔بہو ہو گی تو ایسی ہو گی۔نند ہو گی تو ایسی ہو گی۔

مطلب یار ہم پڑھے لکھے ہو کر بھی ان رشتوں کے معملے میں وہی روایتی سوچ رکھتے ہیں۔مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا۔کی

جب ایک ماں پورے دھوم دھام سے اپنے بیٹے کے لیئے نجانے کتنے لڑکیوں میں سے ایک لڑکی دیکھ کر شادی کراتی ہیں۔اس میں نجانے کتنے خوبی اور خامی دیکھتی ہیں۔تب وہ اس میں ایک بیٹی کیوں نہیں دیکھتی۔یقین کرو اگر یہ ایک کہ چیز وہ دیکھ لے نا تو ہمارے معشرے کی آدھی برائیاں وہیں ختم ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

اور یہی چیز ہم لڑکیوں پر لاگو ہوتا ہے۔ہم ماں باپ کو چھوڑتے ہوئے اتنا دکھی ہوتے ہیں اگر ہم وہیں ساس میں ماں دیکھ لیں تو مسلہ ہی نا ہو۔اسی طرح باقی سارے رشتہ ہیں۔ان سب میں قصور ہمارے یا ان رشتوں کا نہیں ہے۔یہ

سارے رشتہ تو محبت کی علامت ہیں بس ہمارے دیکھنے کے روایتی نظریہ نے رشتوں کی خوبصورت کو بدصورتی میں بدل دیا ہے۔

خیر میں بھی کن باتوں کو لیکر بیٹھ گئی ہوں۔میں تو بس اتنا کہنا چاہتی تھی کے اللہّ نے اس روایت نامی جہالت سے ہمارے گھر کو محفوظ رکھا ہے۔اور میری بھابھی بہت پیاری اور معصوم ہیں۔مجھے اور میرے گھر والوں کو بہت عزیز ہیں۔اس لیئے مجھے انکے لیئے بیسٹ تحفہ چاہیئے۔چلو تم کچھ صلاح دے دو۔مہر نے خود ہی بات سمیٹی ورنہ یہ ایسا مدعا ہے جس پر بحث کی جائے تو انسان تھک جائے بحث ختم ناہو۔

ہمم! سوری میں تمہارے بھائی کی شادی پر نہیں آئی تھی۔اس لیئے ویسے یہ دیکھو کتنا پیارا کرسٹل کا بنا یونی کراؤن ہے۔نجمہ نے معذرت کرنے کے ساتھ اسے خوبصورت یونی کراؤن کا شوپیس دکھایا۔

www.novelsclubb.com

واو! یار یہ تو واقع کمال ہے۔ ویسے بھی بھابھی کو فیری ٹیلز بہت پسند ہے۔ بس یہی فائنل۔ مہر پیار سے شوپیس پر ہاتھ پھیرتے ہوئے بولی۔ ابھی وہ لوگ وہاں سے نکل کر کونٹر کی طرف بڑھنے لگے تھے کی پیچھے سے آئی ایکسکیوزمی کی آواز پر رکے۔

علی بھائی آپ۔۔۔۔۔۔۔ مہر سامنے بلیک پینٹ پر وائٹ ٹی شرٹ پہنے علی کو دیکھ تقریباً چلاً کر بولی تھی۔

آہستہ میں ہی ہوں۔ سوری اسلام علیکم۔ علی مسکراتے ہوئے دو قدم آگے ہو کر آہستہ آواز میں بولا۔

بی اماں کے منہ سے مہر کا ذکر کرنے کے بعد سے جس کا خیال بار بار علی کو دیار غیر میں آتا رہا تھا۔ پھر کل بی اماں کے پروپر پوزل لے جانے کے بعد سے جہاز پر جس کے خیال نے ایک انجانے احساسات سے دوچار کر رہا تھا۔ اسے اس طرح سامنے دیکھ کر علی پچھلے پندرہ منٹ سے اسکے

باتوں کی سہر میں کھو یا رہا۔ لیکن اب جب اسے بنا ملے جاتے دیکھا تو خود کو روک نہیں پایا اور آواز دینے پر اسکا رد عمل علی کو ڈھیروں خوشی دے گیا تھا۔

اسلام علیکم۔ ویسے آپ کب آئے۔ مہر نے اپنی شرمندگی دور کرنے کو سوال کیا۔

اصولاً تو سلام کے بدلے جواب دیا جاتا ہے۔ خیر میں دو گھنٹہ پہلے ہی گھر پہونچا ہوں۔ سوچا تھا لاڈو کو برتھڈے والے دن سرپرائز کرونگا لیکن دو دن صبر نہیں کر سکتا اس لیئے یہاں مال اگیا اسکے لیئے کوئی گفت لینے۔ علی نے مسکراتے ہوئے ساری تفصیل بتائی۔

کون ہیں یہ۔ نجمہ نے سرگوشی کی۔

میرے بھابھی کے بھائی۔ مہر آہستہ آواز میں بولی۔

اسلام علیکم بھائی۔ آپ اب مہر کی بھابھی یعنی اپنی بہن سے ملنے مہر کے گھر جا رہے ہیں شائد۔ نجمہ نے سلام کے ساتھ سوال کیا۔

جی!

تو کیا آپ مہر کو ساتھ لیتے جائیں گے۔ایکچولی مجھے تھوڑا سا کام ہے۔کالج سے اپنی بہن کو پک کرنا ہے۔ارے چھوڑ دینگے نا بھائی تمہیں۔مہر کے آنکھیں دکھانے پر نجمہ نے زور سے کہا اس سے پہلے کی مہر کوئی جواب دیتی نجمہ وہاں سے نکل چکی تھی۔ناچار مہر کو علی کے ساتھ کونٹر پر جانا پڑا۔

بل میں ہی پے کرو نگی علی بھائی۔کیونکہ یہ کسی کا گفت ہے۔علی کو اپنے گفٹ کے ساتھ مہر کے گفٹ کا پیمینٹ کرتے دیکھ مہر نے اسے روکا پھر۔خود بل پے کر کے علی کے ساتھ وہاں سے نکل گئی۔

ویسے ایک جینٹل مین کے رہتے ہوئے لیڈی بل دے یہ بات اچھی تو نہیں۔علی گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے اپنی پہلو میں بیٹھی مہر پر ایک نظر ڈال کر بولا۔

تحفہ بھی کسی اور کے پیسوں کا دینا اچھی بات نہیں۔مہر بھی دو بدو بولی ساتھ نجمہ کو دل ہی دل جتنے گالیاں آتے تھے سب سے نوازا بھی جو اسے یہاں پھسا گئی تھی۔

ہمم! ویل مجھے آپ کی سوچ اچھی لگی۔اینڈ میری لاڈو سے

اتنا پیار کرنے کے لی ئے اسکا اتنا خیال رکھنے کے لی ئے شکریہ۔ علی ممنوع ہوا۔

آپ نے کب سنا۔

جب آپ بول رہی تھی تب میں بھی شائد آپ کے پیچھے ہی کھڑا تھا۔ لیکن آپ

خود میں اتنا مصروف تھیں کے۔ علی نے بات ادھوری چھوڑی کیونکہ

مہر اپنے ہونٹ کاٹ رہی مطلب وہ اپنی بے خبری پر شرمندہ تھی۔اسکے بعد علی

کچھ نہیں بولا تھا باقی کا راستہ بلکل خاموشی سے کٹا۔

---

www.novelsclubb.com

اجالا اپنے کمرے بیٹھی مہر کی طرف سے سمجھائے گئے باتوں پر غور فکر کر رہی

تھی۔اسے کافی باتیں عافیہ نے بتایا تھا جو اسکے کچھ کچھ ہی سمجھ آیا تھا۔ لیکن کل رات

جب وہی باتیں اسے مہر نے کافی مہذب انداز میں سمجھایا تو اسے سب کچھ تقریباً سے بھی زیادہ سمجھ آگیا تھا۔اور تب سے وہ وہی سوچے جا رہی تھی۔

اور سوچ سوچ کر اجالا طرف سے کی گئی ساری حرکتیں حماقتیں فلم کی طرف اسکے آنکھوں سے سامنے گھومتے ہوئے اسے مزید شرمندہ کر رہی تھی۔

کل رات بی اماں کی طرف سے شوہر کی خدمات پر دی گئی گیان کو اجالا نے کافی سیریس لیا تھا آخر معملہ جنت ملنے کا تھا کیسے اگنور کر دیتی۔اس لیئے پوری طرح اپنے آپ کو کل سے تعبدار سگھڑ شوہر کے تمام حقوق ادا کرنے والی بیوی کے لسٹ میں شامل کرنے کا حلف اٹھایا۔اور اسی سلسلہ میں

مزید جانکاری کے لیئے جب اپنے پہلو میں لیٹی اپنی عزیز جان نند سے تعاون چاہا تو مہر نے پھر سارے پردے ہی گرادئے۔ویسے بھی مہر تو موقع کی تلاش میں ہی تھی۔اور جب ایک تعبدار بیوی کے سارے حقوق کی لسٹ کے ساتھ

مہر نے اسے اسکا اور راحیل کا رشتہ سمجھاتے ہوئے زوجین کے فرائض بتائے تو اجالا کی بولتی وہیں بند ہوئی تھی۔

اور رات سے دوسرے دن کے شام کے چار بج رہے تھے۔اجالا نے راحیل کی شکل نہیں دیکھی تھی کمرے سے بھی صرف دو مرتبہ ہی کچھ پل کے لیئے نکلی ناشتہ لنچ دونوں کیلیے کمرے میں ملازمہ کی خدمات لی ئے گئے تھے۔

صبح ایک بار ملازمہ کی مدد سے جبکہ دو بار راحیل خود کمرے میں اسے دیکھنے آیا تھا۔اور جیسے اجالا کو فرشتوں نے اسکے آنے کی اطلاع دی تھی جو وہ دونوں بار اسکے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے خود کو سرعت سے باتھروم میں بند کر گئی تھی۔اب وہ بیچاری بھی کیا کرتی رشتے کی ساری حقیقت جاننے کے بعد اجالا کو راحیل سے عجیب سی شرم و جھجک سی ہو رہی تھی۔اسکا سامنہ کرنا تو جیسے پہاڑ سر کرنے کے مترادف تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی راحیل منہ دکھائی میں ملے ٹیڈی سے راحیل کا سامنہ کیسے کیا جائے کیسے ان حالات سے فرار حاصل کی جائے ڈسکس کر رہی تھی کے دروازہ نوک ہوا۔اجالا ٹیڈی کو رکھتی باتھروم کی طرف بڑھنے ہی والی تھی کے ملازمہ نے چھوٹی بی بی کی ہانک لگائی۔اجالا نے پر سکون ہوتے ہوئے ایک لمبی سانس فضاء کے سپرد کر کے اجازت دی۔

وہ چھوٹی بی بی آپ کے کوئی مہمان آئیں ہیں جی۔اس لیئے بڑی بی بی آپ کو ڈرائینگ میں جلدی سے بلا رہی ہیں۔ملازمہ ادب سے بولی۔

کون آئے ہیں آپ کو کچھ علم ہے؟اجالا نے تحقیق کرنا ضروری سمجھا۔ورنہ بی اماں تو کل ہی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جی نہیں آپ آجائیں۔وہ مہر باجی بھی اب تک نہیں آئیں ہیں تو بڑی بی بی نے چائے وغیرہ لانے کا کہا ہے مجھے۔ملازمہ بولنے کے ساتھ دروازے کی طرف بڑھی تھی۔

بات سنو! اجالا نے کچھ سوچ کر آواز لگائی۔ ملازمہ کے پلٹتے ہی اپنے ہاتھوں کو آپس میں ملتے ہوئے اسکے قریب آئی۔

وہاں ڈرائینگ روم میں کون کون ہیں؟ اجالا نے آہستہ میں آواز رازداری سے سوال کیا تھا۔

جی سبھی ہیں۔

مطلب پھر بھی کون کون؟ اجالا نے ملازمہ کے سیاست دانوں والے جواب پر پریشانی سے پوچھا۔

مہر آپی کے علاوہ سب ہیں۔ بڑے صاحب بڑی بیگم ماہیر بھائی راحیل بھائی ابھی آفس سے آئے ہیں وہ اور آپ کی مہمان۔ ملازمہ نے اب کے ساری تفصیل بتائی۔

آپ جلدی آجائیں۔ ملازمہ ایک بار اور بول کر چلی گئی۔ پیچھے اجالا ہاتھ ملتی رہ گئی تھی۔ اب جب مہمان کے سامنے خود صدیقہ بیگم نے اسے بلایا تھا تو انکار کی کوئی

گنجائش ہی نہیں تھی اس لیئے مرتا کیا نا کرتا کے مصداق دوپٹہ ٹھیک سے سر پر لیتی ہوئی۔ کمرے سے نکل گئی۔

اجالا نے ڈرائینگ، روم میں داخل ہوتے ہی منمناتی آواز میں بنا کسی کی طرف دیکھے سلام کیا پھر راحیل کے ساتھ صوفے پر بیٹھی صدیقہ بیگم کے پاس موجود خالی جگہ پر بیٹھنے کے بجائے تنویر صاھب کے صوفے پر بیٹھ گئی۔ نظریں پوری طرح جھکی ہوئی تھی اس لیئے مہمان کو بھی نہیں دیکھا گیا تھا۔

بھائی بات سنیں! ماہیر اجالا کو اس طرح شرافت کا چلتا پھرتا مجسمہ دیکھ کر حیران ہوتے ہوئے راحیل کو آواز لگائی۔

ہاں! راحیل اسکی جانب جھکا جبکہ اسکی نظریں بھی اپنے معصوم بیوی کی بابا کے پیچھے چھپنے والی حرکت پر ہی تھی۔

جاننا یہ تھا کی میری غیر موجودگی میں آپ نے میری معصوم بھابھی کو ایسا کونسا ڈوز دیا ہے جو وہ تین دن میں معصوم ہیروین سے مظلوم سمجھدار تعبدار ہیروئن بن گئیں۔ذرا دیکھیں تو بلکل سلجھی کوئی چاندرکھ کی عائزہ خان لگ رہی ہیں۔افففف دوپٹہ ڈالنے کا انداز تو چیک کریں۔کیسے بابا سے چپک کر بیٹھی ہیں۔ماہیر اجالا کا مکمل جائزہ لیتے ہوئے سرگوشی کر رہا تھا۔

میں نے کچھ نہیں کیا۔کل مغرب تک بلکل ٹھیک تھی۔اور ابھی تو میں خود حیران ہوں۔راحیل نے بھی اپنی حیرانی کا اظہار کیا۔

آپ سچ کہہ رہے ہیں؟ پھر تو مجھے دال میں کچھ کال لگ رہا ہے بلکہ پوری دال ہی کالی لگ رہی ہے۔ماہیر مشکوک ہوا۔

www.novelsclubb.com

کیا مطلب؟راحیل نے آنکھوں کے اشارے پوچھا۔

مطلب یہ کی یہ میڈم ہمیں جیل میں چکی پسوانے کے چکر میں تو نہیں۔ماہیر پہلے اجالا کا پھر اجالا کو غور سے دیکھ رہی اس باوقار سی لیڈی کو دیکھا۔

لاحولا قوتہ۔ مہمان نا ہوتے تو تمہاری اس فضول گوئی کی عادت میں ضرور چھڑا دیتا۔ راحیل دانت پیس کر بولا۔

لو جی میں ہی غلط۔ میں نے تو جو فلموں ڈراموں اور کرائم سیریز میں دیکھا وہی بتایا ہے۔ ماہیر نے منہ بنایا۔ راحیل نے مشکل سے اپنے ہاتھوں کو قابو میں کیا تھا۔

آپ کو نہیں پتا جب لڑکیوں کے کوئی رشتہ دار یا پھر ایسا جاننے والے اتے ہیں نا تو کہانیوں کی ہیروئن ایک دم مظلوم بن جاتی ہے پھر اسکے سسرال والوں کو جیل میں چکی پسینگ پیسینگ پی۔ ابھی ماہیر کی پسینگ بھی کمپلیٹ نہیں ہوئی تھی کے راحیل کے ہاتھ اسکی کمر سیک دی۔

اجالا بیٹا آپ نے مجھے پہچانا نہیں یا آپ کو بتائے بغیر میں نے آپ کے سسرالیوں سے رابطہ کیا وہ آپ کو برا لگ گیا۔ اتنی دیر میں اجالا کو اپنی طرف متوجہ ناپا کر اجالا کی پھوپی کی شرمندہ آواز آئی تھی۔ جس پر اجالا نے جھٹکے سے سر اٹھایا۔

پھوپی آاااپ۔اجالا اپنی ساری کیفیت سائیڈ پر رکھتی اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے کھڑا دیکھ ڈاکٹر کشمالہ بھی کھڑی ہو گئی تھی۔

ہاں بچے میں۔میں ایک ہفتہ پہلے ہی راحیل بیٹا سے ملی ہوں۔میں نے آپ کو نہیں بتایا کیونکہ مجھے لگا کی داماد جی نے آپ کو بتایا ہو گا۔ڈاکٹر کشمالہ آگے ہو کر اجالا کو گلے لگاتے ہوئے بولی۔اجالا نے انکے گلے لگے ہی ایک نظر راحیل پر ڈال کر فوراً ہٹالی تھی۔پھر صدیقہ بیگم نے اپنے اور ڈاکٹر کشمالہ کے بیچ اجالا کو بیٹھایا۔

اجالا بیٹا آپ نے اپنی پھوپی کا گھر میں کیوں نہیں بتایا؟اپنی ماما اور آپی کو تو بتاتی۔مہمان اپنے شہر میں ہو کر ہوٹل میں رہی ہیں۔تنویر صاحب استفسار نہیں کر رہے تھے عام سے انداز پوچھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

باباوہ۔۔پھوپی اتنی اچانک مل گئیں تھیں کے مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا۔اجالا کچھ شرمندہ ہوئی۔

کوئی بات نہیں بچے ہو جاتا ہے جب کوئی بہت قریبی ایسے اچانک ملے تو بڑے بڑے انسان کے کچھ سمجھ نہیں آتا آپ تو پھر بچی ہیں۔ صدیقہ بیگم اسے ساتھ لگا کر محبت سے بولی۔

بھابھی ویسے آپ نے اپنی پھوپی کو پہچانا کیسے ؟ ماہیر اس سے زیادہ خاموش نہیں رہ سکتا تھا۔

جی بابا کے البم میں بابا اور پھوپی کی بہت ساری فوٹوز ہیں۔

اتنی تیز حافظہ ہے آپ کی کمال ہاں۔ ماہیر نے تائید کی۔ اسکے بعد چائے کا دور چلا تھا۔ چار گھنٹے بعد ڈاکٹر کشمالہ کی فلائیٹ تھی اس لیئے وہ آج اپنے بھائی کی آخری نشانی سے ملنے آئیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

راحیل بیٹا کے انکار کے باوجود۔ یہاں آنے سے پہلے تک میرا ارادہ تھا کی میں آپ لوگوں کو اجالا کو اپنے ساتھ لیجانے کے لیئے کنوینس کرونگی۔ لیکن یہاں آپ لوگوں کے درمیان اپنی بیٹی کو خوش دیکھ کر میں مطمین ہو گئی ہوں کی یہ یہاں

سے اچھا کہیں نہیں رہ سکتی۔آپ لوگوں کا بہت بہت شکریہ میرے بھائی کی آخری نشانی کا اتنے محبت اور پیار سے رکھنے کے لیئے۔اصل یہ فرض تو میرا تھا لیکن پورا علی اور آپ لوگوں کیا ہے۔بھائی کے ذکر پر ڈاکٹر کشمالہ ابدیدہ ہوئیں۔

خیر میں کچھ تو نہیں کر سکی بس جانے سے پہلے ایک چھوٹی سی رسم پوری کرنا چاہتی ہوں اگر آپ کی اجازت ہو تو۔وہ سائیڈ پر رکھا بڑا سا بیاگ اٹھاتی ہوئی بولیں۔

جی جی بہن آپ کے ہی بچے ہیں۔راحیل اجالا کے پاس آکر بیٹھو۔صدیقہ بیگم بیچ سے اٹھ کر راحیل کو اجالا کے قریب ہونے کا اشارہ کیا۔راحیل بھی انکی بات پر عمل کرتے ہوئے فوراً اجالا کے قریب ہوا تھا جس پر اجالا نے مشکل سے تھوڑا فاصلہ قائم کیا۔

www.novelsclubb.com

جو ماہیر کی عقابی نظروں سے چھپی نہیں رہی تھی۔اس

نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا جیسے کہ رہا ہو دال میں سچ میں کچھ کالا ہے۔

پھر اجالا کی پھوپی نے دونوں کو کپڑے دئے راحیل کے نانا کرنے کے باوجود نوٹوں کا ایک موٹا سا بنڈل راحیل کے ہاتھ پر رکھا۔ جبکہ سونے کا خوبصورت نکلیس اجالا کر گلے میں ڈالا۔ پھر کچھ دیر اور رکنے کا بعد وہ جلد چکر لگانے کا وعدہ کر کے روانہ ہو گئی تھیں۔

۔

اجالا!

اجالا میری بات سنو۔ پھوپی کو گیٹ تک چھوڑنے کے بعد اجالا جو راحیل کے نظروں سے بچ کر تیز تیز قدم اٹھاتی ہوئی کمرے میں روپوش ہونے جا رہی تھی۔ راحیل اسکے پیچھے ہوا ساتھ ماہیر بھی۔

ارے میری بات تو سنو کہاں بھاگی جا رہی ہو۔ راحیل اسکے آگے اکھڑا ہوا۔

آاااپ۔۔۔۔میرا مطلب ہے میں۔۔۔۔۔۔۔۔کیوں بتاؤں۔اجالا راحیل کو اس طرح سامنے کھڑا دیکھ اپنے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولی جو ابھی 180 کی سپیڈ سے دور رہا تھا۔

ہاں میں۔کہاں چلی؟چلو باہر چلتے ہیں میں جلدی گھر آگیا ہوں یا پھر مووی دیکھیں۔تم نے اپنے بال بنائیں صبح میں دو بار آیا تھا لیکن تم کمرے میں ہی نہیں تھی۔راحیل اپنے پیچھے کھڑے ماہیر کو دیکھے بغیر مسکرا کر بول رہا تھا۔

میں۔۔۔میں نہیں بتا رہی۔۔میں آپ سے ناراض ہوں۔اجالا بول کر جلدی سے سائیڈ سے نکلنے لگی تھی جب منہ کھولے راحیل ایک بار پھر سامنے آیا۔

کیوں؟کیوں ناراض میں نے کیا کیا ہے اب؟

www.novelsclubb.com

آپ۔۔آپ نے۔۔ہاں آپ مجھے پھوپی کے ساتھ گلبرگہ بھیجنے والے تھے نا اس لیئے۔اجالا نے سوچ کر ایک لنگڑا لولہا سا عذر تراشا۔اجالا بولنے کے ساتھ وہاں سے بھاگ کر اپنے کمرے میں بند ہوئی تھی۔

ہنہہ ! میں اسے بھیجنے والا تھا؟ راحیل نے اپر مہر کے کمرے کی بند دروازے کو دیکھتے ہوئے اپنی طرف اشارہ کیا۔

بھائی میں نے کہا نا دال میں کچھ کالا ہے۔ ماہیر کی بات پر راحیل نے ایک سخت گھوری سے اسے نوازتے ہوئے سیر ھیاں چڑھنے لگا۔

میں یہاں جلدی آیا ہوں کی میڈم کے رزلٹ آوٹ ہونے سے پہلے تک وقت ساتھ گزاروں۔ اور یہاں انکے مزاج ہی نہیں مل رہے۔ راحیل بڑبڑاتا مہر کے کمرے کے باہر کھڑا ہوا۔ وہ تو شکر تھا کی تنویر صاحب اور صدیقہ بیگم باہر گارڈن میں ہی بیٹھ گیے تھے۔

اجالا دروازہ کھولو۔ اوکے میں سوری کرتا ہوں اب دروازہ کھول دو اور باہر آؤ۔ میں تمہیں تمہارے فیوریٹ ریسٹورینٹ کے ساتھ آئس کریم کھلانے بھی لے جاؤنگا کہو تو شوپنگ پر بھی چلتے ہیں۔ راحیل دروازہ نوک کرتے ہوئے ایک کے بعد ایک آفر کر رہا تھا۔ تاکہ وہ جلدی سے باہر آئے اور راحیل کے ساتھ چلے۔

اللہ یہ تو یہاں بھی آ گئے اب میں کیا کروں؟ اجالا ہاتھ میں چھوٹا سا ٹیڈی پکڑے روم میں ادھر سے ادھر چکر لگا رہی تھی۔

افف میرے گال مہر آپی کی طرف سٹرابیری جیسے لال کیوں ہو رہے ہیں۔ اجالا آئینہ میں دیکھتے ہوئے اپنے سرخ ہو رہے دونوں گالوں کو تھپتھپاتے ہوئے پریشانی سے بولی۔

اللہ جی میری ہیلپ کرو بس راحی کو ابھی یہاں سے کہیں بھیج دو پلز پلز پلززززز۔ اجالا کو کچھ سمجھ نہیں آیا تو تیز ہوتی دھڑکنوں کا شمار کرتے ہوئے اللہ سے مدد چاہی۔

اجالا کھولو یار کیا بچپنا ہے۔ راحیل نے جھنجھلا دروازہ ہلایا۔

راحی مجھے نیند آ رہی ہے۔ میں سونے جا رہی ہوں۔ اجالا نے اندر سے آواز لگائی۔

یہ کونسا وقت ہے سونے کا۔ فوراً باہر آؤ عصر کے وقت سونے سے طبیعت خراب ہوتی ہے۔ راحیل نے گھڑی میں پانچ بجتے دیکھ بولا جب پیچھے سے کسی نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

ماہیر دفع ہو جاؤ یہاں سے میں پہلے ہی پریشان ہوں۔ راحیل اسکا ہاتھ جھٹک کر بولا جب سامنے والے نے اسے پلٹا کر گلے لگایا۔

کیسے ہو راحی۔ علی کی آواز پر راحیل ایک جھٹکے کے ساتھ اس سے الگ ہوا تھا۔ پھر بے یقینی سے اسے چھو کر دیکھا۔

علی تو۔۔ سچ میں۔۔ مطلب تو کب آیا یار؟ راحیل اسے دوبارہ اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بے یقینی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً تین گھنٹہ ہو رہے ہیں۔ اور تو کیوں پریشان ہے؟ یہ دروازہ کیوں پیٹ رہا ہے؟ خیر پہلے یہ بتا میرا بچہ میری لاڈو کہاں ہے۔ علی نے ادھر ادھر نظریں

دوڑاتے ہوئے سوال کیا۔ جس پر ماہیر نے راحیل کے کچھ بولنے سے پہلے ہی سارا ماجرہ نمک مرچ لگا کر علی کو سونایا۔

اور آپ کو پتا ہے علی بھائی آپ کے ڈیسنٹ دوست نے آئس کریم سے لیکر ڈنر ڈیٹ کے ساتھ شوپنگ تک آفر کر دی اور جو سوری کیا وہ الگ تھا۔ماہیر علی کے پیچھے ہو کر بولا۔

ہاہاہاہا۔۔۔۔سارا ماجرہ سننے کے بعد علی کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

میں یہاں پریشان ہوں اور تم دونوں دانت نکال رہے ہو۔مدد نہیں کر سکتے کم از کم یہ تو بتاؤ کی میری غلطی کیا ہے آخر۔راحیل لاچاری سے بولا۔

اسی لیۓ تو ہنس رہا ہوں کی تیری کوئی غلطی نہیں ہے۔دراصل لاڈو کی عادت ہے جب اسے مجھے سے کچھ چھپانا ہوتا تھا تا پہلے خود چھپتی تھی اور جب میں پکڑ لیتا تو اکثر ماپا میں آپ سے ناراض ہوں کہ کر کمرے میں بند ہو جاتی ہے۔میری لاڈو بہت معصوم ہے یار اسے اپنے آپ کو کور کرنا نہیں آتا۔علی مسکرا کر بولا۔

مطلب؟

مطلب یہ کی تو نے کچھ نہیں کیا ہے اور نا ہی وہ تجھ سے ناراض ہے بس ابھی وہ تجھ سے اپنے جذبات احساسات مطلب کچھ بھی چھپانا چاہتی ہے اس لی ئے تیرے سامنے آنے سے کترا رہی ہے۔ علی راحیل کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر تھپکی دیتے ہوئے بولا۔

میں نے کہا تھا نا کی دا۔

ماہیر چپ رہو۔ یار مطلب سچ وہ مجھ سے ناراض نہیں؟ راحیل ماہیر کے دال میں کالا سننے پہلے اسے روک کر علی سے تصدیق چاہی۔ کچھ لوگ ہماری زندگی میں اتنے اہم ہوتے ہیں کی انکی ذرا سی ناراضگی جان لیوا ہوتی ہے۔ جیسے راحیل کے لی ئے اسکی ریڈ روز کی ملکہ کی ناراضگی۔

بلکل یار میں اپنی لاڈو کی رگ رگ سے واقف ہوں۔آخر بارہ سال ماں کی طرح پالا ہے اسے۔ابھی علی کچھ اور بولتا کی دروازہ کھلا اور اجالا لپک کے علی کے گلے لگی۔جس نے کمرے سے علی کی آواز سنی تھی۔

.Mapa i miss you

اجالا ارد گرد کی پرواہ کئے بغیر علی کے گلے لگی نم آواز میں بس ایک ہی گردان کر رہی تھی۔جبکہ علی نم آنکھوں سے صرف اسکی پیٹھ سہلا رہا تھا۔

.I miss you too lado.and mapa loves you alot

علی اسے خود سے الگ کر کے اسکی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے محبت سے بولا۔

کیسا ہے میرا بیٹا؟ علی نے اسے اپنے بازو کے حلقے میں لیا۔

www.novelsclubb.com

اچھا ہے لیکن اپنے ماپا کو بہت مس کیا آپ کے بیٹے نے۔اجالا لارڈ سے بولی۔جس پر سب ایک ساتھ مسکرائے۔علی اور اجالا کا رشتہ تھا ہی اتنا خوبصورت اور شفاف کی کوئی بھی مسکرائے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ماپا اب لاڈو کو آپ کے ساتھ جانا ہے ہمارے گھر۔میں اتنے دن یہاں رہی نا اب لاڈو اپنے ماپا کے ساتھ رہے گی۔آپ بس چل کر ماما بابا اجازت لے لیں۔اجالا نے راحیل پر ایک نظر ڈال کر اپنے لیئے فرار کی راہ نکالی۔اس سے پہلے کی راحیل کچھ کہتا علی بول اٹھا۔

بلکل میرے بچہ میں یہاں انکل آنٹی سے یہی بات کرنے آیا تھا۔اسکے بعد ماپا اور انکی لاڈو نے بری طرح راحیل کو اگنور کرتے ہوئے وہاں سے گارڈن کی طرف بڑھ گئے۔

دوست دوست نا رہا۔

میں مائکے چلی جاؤنگی تم دیکھتے رہنا۔

www.novelsclubb.com

ماہیر موقع کی مناثبت سے گنگناتے ہوئے راحیل کے قریب ہو کر رازداری سے بولا۔

بھائی یہ ایک کڑوی حقیقت ہے دنیاں میں لڑکیاں سب سے زیادہ پیار اپنے بھائی سے ہی کرتی ہے۔اینڈ میری نیک تمنایں آپ کے ساتھ ہے۔ڈونٹ بی سیڈ ایسا ہر مرد کے ساتھ کبھی نا کبھی ہوتا ہے۔ماہیر راحیل کے کندھا تھپتھپاتے ہوئے نکل گیا تو راحیل بھی برے برے منہ بناتا گارڈن کی طرف بڑھا۔

بلکل علی بیٹا بچی کا ایک جگہ رہ کر بھی دل اداس ہو جاتا ہے۔آپ لے جائیں اور اجالا بیٹی جتنے دن رہنا چاہے رہ سکتی ہے۔آخر دونوں گھر کی رونق انہی سے تو ہے۔راحیل جب گارڈن میں پہونچا تو سب کچھ طئے ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنے بیٹے کی دل کی اداسی کا ذرا خیال نہیں ہے انہیں۔اور نا ہی اس دوست نما سالے کو ہے بیوی کا تو بولو ہی مت۔راحیل منہ بناتا علی کے سائیڈ رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

ماما پھر میں پیکنگ کر لوں۔اجالا خوشی سے بولی۔اور صدیقہ بیگم کے اسباب میں سر ہلاتے ہی گلہری کی طرح اچھلتی ہوئی اندر کی طرف بڑھی۔پھر دس سے پندرہ منٹ میں اجالا اپنی منہ دکھائی میں ملا ٹیڈی لیکر حاضر ہوئی۔پیچھے ملازمہ کے ہاتھ میں بڑا سا بیاگ بھی تھا۔

بیٹا یہ ٹیڈی؟

ماپا میں ٹیڈی کو ہگ کر کے سوتی ہوں نا اس لیے۔اور آپ کو پتا ہے۔میں اسے ہگ کر کے سوتی ہوں نا اچھی نیند آتی ہے ڈر بھی نہیں ہوتا۔اب چلیں۔اجالا ٹیڈی علی کے ہاتھ تھماتی ہوئی بولی۔

میری نیند چین سکون سب چرا کر خود سکون سے سونا چاہتی ہے ظالم۔کمرے میں نا سہی میرے آس پاس تو ہوتی تھی۔اب تو وہ بھی گیا۔راحیل اجالا کو گھورتے ہوئے مسلسل دل میں بڑبڑا رہا تھا۔پھر سب چلتے ہوئے اجالا کو الوداع کہنے گیٹ تک آئے تھے۔اور راحیل کے دیکھتے ہی دیکھتے اجالا میڈم کی گاڑی نکل گئی۔

دکھاؤں میں دل جاتے جاتے تیرا

میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں

چھپا لو نگاہیں ہنس کر آنسوں میرے

یہ تیری خوشی سے تو زیادہ نہیں۔

ماہیر نے اپنا رومال راحیل کے آگے کیا جسے وہ غصہ سے وہی پھینکتے ہوئے اندر کی طرف بڑھی۔

دونوں طرف ہے آگ برابر لگی ہوئی۔

بس ایک وصل چاہتا ہے تو دوسرا خلوت۔

ماہیر کندھے اچکاتے ہوئے اندر بڑھ گیا۔

❤ایک سمندر ہے میرے مقابل

ایک قطرہ مجھ سے سمبھالا نہیں جاتا

تم ایک عمر اپنے بغیر بِتانے کی بات کرتے ہو

ایک لمحہ ہے جو تیرے بغیر گزارا نہیں جاتا❤

www.novelsclubb.com

رات کے دس بج رہے تھے راحیل ہاتھ میں فون پکڑے ادھر سے ادھر کمرے میں پڑیڈ کر رہا تھا۔اجالا کے جانے کے بعد سے راحیل کی یہی کیفیت تھی۔اسے علی کی جذبات احساسات چھپانے والی بات اور اجالا کا خود سے نظریں چرانا کترانا سب یاد

آرہا تھا۔ لیکن اسکا بے وقوف دل یہ ماننے کو ذرا تیار نہیں تھا کی اجالا کے اس راویہ کے پیچھے کی وجہ وہی ہے جو اسکا دماغ بتا رہا ہے۔

افففف! یار اٹیڈی اتنا ظالم بھی نہیں ہونا چاہیئے انسان کو آخر پہونچنے کے بعد بندہ اطلاع دینے کے لیئے ہی سہی کال کر دیتا ہے کی ہم خیر وعافیت سے پہونچ گئے ہیں۔ آخر کشمالہ آنٹی نے کیا نا لیکن انکی بھتیجی تو بہ ہے پھوپی سے اتنا نہیں سیکھا۔ راحیل ٹیڈی کو ہلاتے ہوئے بولا جو وہ مہر کی غیر موجودگی میں کمرے سے اٹھالایا تھا۔

اور یہ علی وہ تو سمجھدار ہے نا۔ بڑا ماں بنا گھومتا ہے بیٹی کو اتنا نہیں سمجھا سکتا کی شوہر کو کال کر لے آخر پہلی بار میکے رہنے آئی ہو۔ نہیں کم انسان پوچھ ہی لیتا ہے کی ساتھ چلے چلو۔ لیکن یہاں کوئی داماد شوہر والا پروٹوکول ہی نہیں دے رہا۔ بس ساس سسر سے اجازت لی بیٹی کا ہاتھ پکڑا نکل گئے۔ داماد کی کوئی اہمیت ہی نہیں

www.novelsclubb.com

ہے یار ٹیڈی۔راحیل ٹیڈی سے ساری شکایت ایسے کر رہا تھا جیسے اب وہ جا کر اجالا کو سب سنائے گا۔

ویسے میں دیکھ کیا رہا ہوں میری شرعی قانونی جائز بیوی ہے آخر نکاح کیا ہے۔کال کر کے معلوم کر لیتا ہوں۔ویسے بھی علی نے بتایا تھا کی ایک لینڈ لائن اجالا کے کمرے میں بھی لگا ہے رات کے دس بج رہے ہیں یقیناً وہ کمرے میں ہی ہو گی۔راحیل نے بولنے کے ساتھ نمبر ڈائل کیا تھا پھر چلتا ہوا کھڑکی کے پاس کھڑا ہو کر ٹھنڈی ہواؤں کے ساتھ دوسری طرف سے فون اٹھائے جانے کا انتظار کرنے لگا۔

اجالا گھر آنے کے بعد کافی دیر تک علی کے ساتھ بیٹھی رہی تھی پھر ڈنر کے بعد جب بی اماں نے علی کو آرام کرنے کا کہہ کر دونوں کو اٹھایا تو دونوں دس بجے کے قریب کمرے میں چلے گئے۔اجالا نے کمرے آ کر پہلے چینج کیا تھا پھر راحیل کا دیا

www.novelsclubb.com

بڑا سا ٹیڈی کو ہگ کر کے اسکے خیالوں میں کھو گئی۔اسکے خیالوں میں خلل سائیڈ ٹیبل پر رکھے فون کی رنگ نے ڈالا تھا۔

مہر آپی ہو گی انہوں نے کہا تھا کی وہ مجھے رات کال کریں گی۔اجالا بڑبڑاتے ہوئے ٹیڈی کو وہیں رکھ کر فون کی طرف بڑھی۔

اسلام علیکم آپی کیسی ہیں آپ؟ میں بلکل ٹھیک ہوں اور آرام سے پہونچ گئی سات بجے تک ایکچولی ہم آئس کریم کھانے چلے گئے تھے پھر وہاں سے لونگ ڈرائیو اس لیئے لیٹ پہونچے۔ارے آپی کچھ بول کیوں نہیں رہیں؟ اجالا نے اپنی ساری داستان سنانے کے بعد دوسری طرف کی خاموشی کو نوٹ کیا تھا۔

اول تو میں آپی نہیں آپی کا معصوم سا بڑا بھائی آپ کا مظلوم شوہر ہوں جسے آپ نے مائیکے جانے سے پہلے جھوٹے منہ پوچھنا تو دور کی بات خدا حافظ کرنا بھی ضروری نہیں سمجھا۔اور دوسری بات سلام اور سوال کے بعد سامنے والے کو جواب دینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ڈیر وائفی۔راحیل نے شکوہ کرنے کے ساتھ

اجالا کی معلومات میں بھی اضافہ کیا تھا جبکہ اجالا راحیل کی بھاری آواز سن کی ادمو ہی ہو رہی تھی۔

اب بولو بھی یا زبان یہیں کہیں چھوٹ گئی ہے کہو تو لیکر آجاوں۔ویسے میں بہت مس کر رہا ہوں تمہیں۔راحیل گمبھر آواز میں بولا۔

وہ۔۔۔وہ۔۔ نہیں مجھے لگا آپی۔۔آپی ہے اس لیئے۔۔۔۔پھر میں کیسے جانتی کے آپ نے بھی آنا ہیں یہاں۔اور اتنی رات کو آنے کی تو بلکل ضرورت نہیں ہے۔ہم سب بلکے پورا کالونی سو گیا ہے۔اجالا نے جلدی جلدی اسے خاص ہدایت جو دی تھی وہ نا آنے کی تھی۔

ہمممم! ویسے اگر کوئی آپ سے کہے کی اس نے آپ کو یاد کیا ہے تو بدلے میں جھوٹ ہی سہی بندے کو کہ دینا چاہیئے آپ بھی سامنے والے کو مس کر رہے ہیں۔بندے کا دل رہ جاتا ہے۔راحیل نے بات پکڑتے ہوئے شکوہ کیا۔

جھوٹ نہیں بولنا چاہیئے۔اور میں سو رہی ہوں۔ بائے گڈ نائٹ۔اجالا کو آج اپنی دل کی حالت کے ساتھ راحیل کی ٹون بھی کافی بدلی بدلی لگی تو اس نے کال ڈراپ کرنا ہی سہی سمجھا۔

نہیں فون نا رکھنا مجھ سے باتیں کرو۔راحیل رعب سے بولا۔

راحی مجھے گھر سے آئے ابھی صرف چار گھنٹہ ہوا ہے۔میں کیا بات کروں آپ سے۔اور مجھے نیند بھی بہت آرہی ہے اس لیئے فون رکھنے لگی ہوں۔

ابھی تمہاری مہر آپی ہوتی تو ایک دو گھنٹے بات چلتی تھی خیر میں تمہاری طرح ظالم نہیں ہوں سو جاؤ۔ گڈ نائٹ۔راحیل منہ بنا کر بولا کی شائد وہ کہے کی بات کرو لیکن ٹونٹ کی آواز نے راحیل کے ارمان ٹھنڈے کیئے۔

www.novelsclubb.com

میں بھی کیا امید کر رہا تھا۔راحیل نے فون کو گھورتے ہوئے ایک بار پھر کال لگائی جو دوسرے ہی بل پر پک کر لی گئی تھی۔

میں نے کہا رکھ دو تم نے رکھ دیا؟

جی! رکھنے کا مطلب تو رکھنا ہی ہوتا ہے۔اجالا معصومیت سے بولی۔

افففف تمہارے اس معصومیت نے راحیل احمد کو کہیں کا نہیں چھوڑا۔راحیل بڑبڑایا۔

اجالا بات سنو۔راحیل مدھم آواز میں اسکا نام پکارا۔

جی!۔۔اجالا کی آواز بمشکل ہی راحیل نے سنی تھی۔

.I love you

راحیل جذبات سے بوجھل ہوتی آواز میں پہلی بار اجالا کے کانوں میں یہ تین الفاظ ڈال کر اسکی سانس رکا گیا تھا۔اجالا میں جو تھوڑی بہت ہمت بچی اسکا استعمال کرتے ہوئے اس نے فون بند کیا اور فوراً کمفٹر منہ تک لیکر سو گئی۔

ہنہ ابھی سمجھایا تھا کی جواب دیا جاتا ہے لیکن یہ میڈم ہیں کی۔راحیل بدمزہ ہوا۔

ابھی میری جگہ علی ہوتا تو فوراً i love you too کا جواب آتا لیکن شوہر کو نہیں بولا گیا۔ ظالم لڑکی۔ پھر نجانے کتنے کال راحیل کی طرف سے کے گئیے تھے۔ لیکن اجالا بی نے کمفٹر سے منہ تک نہیں نکلا تھا۔ تھک کر راحیل اجالا کے ٹیڈی کو اجالا سمجھ کر سینے سے لگا کر سو گیا تھا۔

رات کے گیارہ بج رہے تھے علی جگ میں پانی نا ہونے کی وجہ سے باہر پانی لینے آیا تھا۔ لینڈ لائن کو رنگ ہوتا دیکھ وہاں اگیا۔

اسلام علیکم بھابھی کیسی ہیں آپ؟ خیریت سے پہونچ گئیں کہیں میں نے آپ کی نیند تو ڈسٹرب نہیں کیا نا۔ ایکچولی ماہیر کے ساتھ بیٹھی تھی اور آپ تو جانتی ہیں ماہیر کے ساتھ بیٹھے تو بندہ اپنا نام تک بھول جاتا ہے اسکی باتوں میں۔ کال اٹھاتے ہی مہر اجالا سمجھ کر شروع ہو گئی تھی۔

وعلیکم اسلام۔بھابھی نہیں بھابھی کا پاپا بات کر رہا ہوں۔اینڈ آپ ساری لڑکیاں ہی نان سٹوپ بولتی ہیں؟۔یا میری زندگی میں آئی دونوں لڑکیاں ایسی ہیں؟۔علی نے مہر کی نان اسٹاپ بولنے پر چوٹ کی تھی۔کیونکہ یہ عادت اجالا کی بھی تھی فون پر اسکی زبان بہت تیز چلتی تھی۔

سوری علی بھائی۔وہ بھابھی نے کہا تھا کی لینڈ لائن پر بات ہو سکتی ہے تو۔۔۔۔۔۔مہر شرمندہ آواز میں منمنائی۔

نہیں! سوری نا کریں۔ایکچول لاڈو شائد سو گئی ہے۔ہم خیریت سے پہونچ گئے ہیں۔وہ لاڈو اور میں کافی وقت بعد ملے تھے لونگ ڈرائیو پر چلے گئے تھے اس لیئے تھکن کی وجہ سے کال کرنے کا خیال نہیں رہا۔علی نے تفصیل بتائی۔

www.novelsclubb.com

اوکے! پھر میں رکھتی ہوں۔خدا حافظ۔مہر دھیمی آواز میں بولی۔

مہر بات سنیں! اس پہلے کی وہ کال کٹ کرتی علی کی آواز آئی۔

جی!

ہمارا رشتہ فکس ہو گیا ہے میرا نہیں خیال کی بھائی کا سابقہ ضروری ہے۔ویسے حد انسان میں ہوتی ہے لفظ حدود نہیں بتاتے۔اپنا خیال رکھیں میں لاڈو کو بتا دونگا آپ کی کال کا۔خدا حافظ۔علی نے نرمی سے بولتے ہوئے کال ڈراپ کر دی۔

آج اجالا کو علی گھر گئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔اجالا کے برتھڈے والے دن اجالا کا رزلٹ آوٹ ہوا تھا اور شکر تھا کی بنا محنت کے ہی اجالا کی سیٹ اسی شہر کے میڈیکل کالج میں آئی تھی۔اس لیئے آج علی راحیل کے گھر اسی بات کو ڈسکس کرنے آیا تھا۔ساتھ بی اماں بھی تھی جو رشتہ کی بات کرنے آئی تھیں۔

اجالا کے برتھڈے سیلبریٹ نہیں کی گئی تھی۔کیونکہ اجالا کے برتھڈے کے دن صبح آفس میں تنویر صاھب کا شوگر لو ہونے کی وجہ سے وہ چکر آکر سیڑھیوں سے گر گئے تھے جس سے کافی چوٹیں آئی تھی۔وہ ہوسپٹلائیز ہو گئے۔اس لیئے پارٹی کینسل ہو گئی تھی۔لیکن سب نے اجالا کو گھر آکر وش کرنے کے ساتھ تحائف بھی دیئے تھے۔اور تنویر صاھب کی صحت کی وجہ سے راحیل صرف ایک بار ہی اجالا سے کچھ پل کے لیئے مل سکا تھا۔کال تو خیر اجالا لیتی ہی نہیں تھی۔

علی بیٹا اجالا بیٹی نہیں آئی۔راحیل کے زبان پر مچل رہے سوال کو تنویر صاھب نے جواب دیا تھا۔

جی! نہیں انکل وہ لاڈو کے کچھ کالج کی دوستیں اسے مبارک باد دینے گھر آئیں تھیں تو لاڈو نہیں آپائی۔علی مسکرا کر بولا۔

ہمممم! ہوتا ہے۔اور پھر اب اجالا پڑھنے چلی جائے گی تو دوستوں سے مل کے جانا اچھا بھی ہے۔تنویر صاھب چائے کا کپ اٹھاتے بولے۔ویسے بھی

www.novelsclubb.com

اجالا ایک بار ہوسپٹل میں ان سے مل کے جا چکی تھی پھر روزانہ کال بھی کیا کرتی تھی۔

جی انکل میں وہی بات آپ سے کرنے آیا تھا۔وہ مجھے راحی نے بتایا کی آپ وہاں فلیٹ لیکر لاڈو کو پڑھانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔لیکن آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک ہے تو میں نے سوچا ہے کی میں وہاں کوئی گھر لیکر لاڈو کے ساتھ رہ لیتا ہوں۔پھر جب ایک دو سال میں ماہیر بزنس سمبھال لے گا تو راحیل اجالا کے ساتھ وہاں رہ سکتا ہے۔

ہمم! بات تو درست ہے آپ کی بیٹا لیکن آپ کے بزنس کا بھی تو نقصان ہو گا۔آخر ایک دو مہینے کی بات تو نہیں ہے۔ماہیر کو بزنس میں آنے کے لیئے کم از کم دو ڈھائی سال تو لگینگے ہی۔۔تنویر صاحب کچھ سوچ کر بولے۔

نہیں انکل ایسا نہیں ہو گا۔پہلی بات تو اجالا کے کالج سے چار پانچ کلو میٹر کی دوری پر ہی میں لاڈو کے ہوسپٹل کا کام شروع کرنے لگا ہوں۔اور پھر میری کمپنی

www.novelsclubb.com

نے وہیں دو سال کا ایک کنڑیکٹ بھی سائن کیا ہے تو مجھے سہولت ہو گی۔ میں لاڈو اور رضیہ کو لیکر رہ لونگا وہاں اگر آپ لوگوں کو مناسب لگے تو۔ علی نے فیصلہ ان پر چھوڑا۔

بیٹا مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے۔ اس سے بہتر آپشن تو ہمارے پاس ہو ہی نہیں سکتا۔ کیوں راحیل؟ تنویر صاحب نے اپنے خیالوں میں کھوئے راحیل کو مخاتب کیا۔

جج۔۔جی بابا جیسا آپ کہیں۔ راحیل گربڑا کر بولا۔ آخر بیچارے کا دھیان اپنی آنے والی جدائی کے دنوں پر تھی۔ یہ ایک ہفتہ ہی بھاری تھا تو اب کم از کم دو سال درمیان میں آرہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اور ہاں بھائی صاحب صدیقہ بہن بتا رہی تھیں کے مہر بیٹی بھی کوئی فیشن ڈیزائنگ کورس کرنے کا ارادہ رکھتی ہیں۔ علی بیٹا بتا رہے تھے کی اجالا کے کالج کے کچھ ہی دور پر اس کورس کا کالج بھی ہے۔ تو میں سوچ رہی تھی کے دونوں کا نکاح کر

دیتے ہیں۔اس طرح مہر بیٹی بھی وہاں رہ کر پڑھ لے گی۔اور اجالا کو بھی سہولت ہو جائے گی۔بی اماں نے اب اپنا منصوبہ سامنے کیا۔

جی یہ بات بھی درست ہے۔لیکن مہر کے اگلے مہینے امتحانات ہیں تو شادی۔۔۔۔۔۔صدیقہ بیگم ہچکچائی۔

لیکن! میں شادی کہاں کہ رہی ہوں۔آج اتوار ہے جمعہ کو سادگی سے نکاح کر لیتے ہیں۔علی اور اجالا مطمعین ہو کر دوسرے شہر میں سیٹ ہو جائیں گے۔پھر آرام سے دو تین مہینے بعد رخصتی کر کے مہر بیٹی بھی وہیں چلی جائیں گی۔پھر دو سال میں مہر بیٹی کا کورس مکمل ہو گا تب تک انشااللہ ماہیر بیٹا بھی کاروبار سمبھال لینگے بھائی کے ساتھ تو مہر اور علی یہاں آجائیں گے انکی جگہ راحیل بیٹا یا آپ میں سے کوئی جا کر وہاں رہ سکتا ہے۔بی اماں تو سالڈ پلان بنا کر آئی تھی۔اس لیئے سب کو ماننے ہی بنی تھی۔پھر کچھ دیر رکنے کے بعد جمعہ کے دن

www.novelsclubb.com

بعد نماز ظہر علی اور مہر کے نکاح کی تاریخ کے ساتھ لیکر ہی یہ چھوٹا سا قافلہ روانا ہوا تھا۔

تیری یاد بہت اب آنے لگی ہے

ایک جان ہے وہ اب جانے لگی ہے

تنہاء تنہاء ہم رہنے لگے ہیں

تنہائی بڑا تڑپانے لگی ہے۔

www.novelsclubb.com

ڈنر کے بعد راحیل کو اکیلے گارڈن میں جھولے کے پاس چہل قدمی کرتا دیکھ ماہیر حذب حال گانا گنگنا تا حاضر ہوا تھا۔

بھائی آپ ساحر علی، اریجیت سنگھ، کچھ کچھ عاطف اسلم

جیسے سنگرز کے سارے گانے ڈاونلوڈ کر لیں یقین جانے یہ جدائی کے دو سال میں

کافی کام آئیں گے آپ کے۔ماہیر مزے سے مشورہ

دے کر جھولے پر بیٹھنے لگا تھا جب راحیل نے جھولا پیچھے کرتے ہوئے اسے گھورا۔

اپنی بکواس اپنے پاس رکھو تم نا میری جاسوسی کرنا بند

کرو۔اور جھولے پر بیٹھنے کے بارے میں تو سوچنا بھی مت۔راحیل

جھولے کے پیچھے درخت کی ٹہنی پر ڈالتے ہوئے بولا۔

اللہ!اللہ! یہ دن مجھ گنہگار کو دکھانا تھا۔مطلب میرا سگا بھائی

میرے ماما بابا کا سگا بیٹا مجھے اس طرح اپنی بیوی کے لیئے نہیں!!!!!!!!!!!یہ

دیکھنے سے پہلے میں مر کیوں نہیں گیا۔ماہیر نے دونوں ہاتھ کان پر رکھ

کر اوور اکٹنگ کی حد پار کی۔

www.novelsclubb.com

بند کرو یہ ناٹک ڈرامے باز کہیں کے۔راحیل اسکی اداکاری سے

متاثر ہوئے بغیر جھڑکا۔

ویسے بھائی ایک آئیڈیا ہے میرے پاس کہیں تو سناؤں جس سے آپ بھابھی

سے بنا علی بھائی کے نظروں میں آئے مل بھی سکتے ہیں اور بات بھی

کر سکتے ہیں۔ماہیر راحیل کے کان کے پاس جھک کر رازداری سے بولا۔

مجھے نہیں ضرورت تم مجھے اکیلا چھوڑ دو۔راحیل کا من تو کیا کی پوچھے لیکن پھر کچھ

سوچ کر اسے اگنور کرتا آگے بڑھ گیا۔

ٹھیک ہے میں تو آپ کی بے قراری دیکھ کر بول رہا تھا۔ویسے بھی پندرہ دن

بعد تو بھابھی جا رہی ہیں۔تو میں نے سوچا خیر میں چلتا ہوں۔ہا!!! چل

بیٹا ماہیر سو جا دنیاں میں بھلائی کسی کو راس ہی نہیں آتی۔ماہیر اونچی آواز میں

بڑبڑاتے مصنوعی جمائی کے ساتھ آگے بڑھا۔کان جبکہ پیچھے ہی لگے تھے۔

اچھا رکو ناراض نا ہو۔۔راحیل احسان کرنے والے انداز میں بولا۔جس پر ماہیر ایک ہی جست میں اسکے پاس پہونچا تھا پھر زبردستی راحیل کو کھینچ کر نیچے گھانس پر بیٹھایا۔

اب بولو گے یا یہاں اسٹیج مائیک وغیرہ بھی لگانا ہے۔راحیل اسکی تیاری دیکھ کر بولا۔

ارے! صبر صبر رکھیں صبر۔ماہیر ایک ادا سے بولا۔

منصوبہ نمبر-1

آپ ایسا کریں کسی رات کے عاشق ہیرو کی طرف پائپ چڑھ کر بھابھی کے کمرے میں چلے جائیں۔کسی کے نظر میں بھی نہیں آئیں گے۔اور ملاقات کا شرف بھی حاصل ہو جائے گا۔بتائیں کیسا لگا؟ماہیر دونوں ہاتھوں کو مسلتے ہوئے داد چاہی۔

ایک دم بکواس نہایت ہی واہیات مطلب میں اپنی بیوی سے ملنے ایسے سڑک چھاپ عاشق کی طرف جاؤ نگی دماغ خراب ہے تمہارا۔اور ایک بات میں علی سے ڈرتا ورتا نہیں ہوں بس میں نہیں چاہتا کی گھر میں یا علی سوچے کی میں اجالا سے کچھ دن بھی دور نہیں رہ سکتا مطلب ٹین ائیجرز جیسی سیلّی حرکت لگے گی۔راحیل پہلے تو بھڑک اٹھا پھر اپنی صفائی پیش کی۔

اوکے !اوکے !ناکریں عاشقوں والی حرکت شوہروں والا آئیڈیا دیتا ہوں۔غصہ کیوں کرتے ہیں۔ماہیر نے اسے شانت کیا۔

منصوبہ نمبر-2

آپ بھابھی کو کال کر کے کہیں کی آپ کی طبیعت خراب ہے۔بس پھر دیکھیں کیسے بھابھی سر کے بل آنے کو نا صرف تیار ہوتی ہیں بلکہ خود آپ کو کال کریں گی کی راحی مجھے سفید گھوڑے پر آ کر لے جائیں میں آپ کے بغیر نہیں رہ

سکتی۔ماہیر نے نقشہ کھینچا۔۔ہے نا کمال کا آئیڈیا؟ماہیر نے راحیل کی طرف دیکھا جو اسے گھور رہا تھا۔

اجالا ہے وہ سمجھ آرہی ہے۔راحیل نے اسے کچھ باور کرانا چاہا۔

بھائی ابھی بہت ہیں خفاء کیوں ہوتے ہیں۔ماہیر زبردستی مسکراتے ہوئے بولا۔

اپنے بہت کو تم اپنے جیب میں رکھو اور اگر کوئی ڈھنگ کا ہے تو بتاؤ ورنہ اپنے منصوبوں کا پٹارہ اٹھاؤ یہاں سے چلتے پھرتے نظر آؤ۔سارے فلاپ موویز کے فضول منصوبے ہیں۔راحیل دانت پیس کر بولا۔

اوکے !تو یہ ٹرائی کریں۔آپ ایسا کریں جا کر بھابھی کی بالکنی کے نیچے کھڑے ہو جائیں اور بھابھی کو کال کر کہیں جب تک وہ آپ کے ساتھ گھر نہیں آتی آپ وہیں کھڑے رہیں گے۔بھائی یہ بلکل لیٹیسٹ آئیڈیا ہے ہینڈ ریڈ پرسینٹ کام کرے گا۔

ماہیر اٹھو! راحیل ضبط کرتے ہوئے خود کھڑا ہوا اور پھر ماہیر کو انگلی کی اشارے سے اٹھنے کا اشارہ کیا۔

بھائی!!

اپنے فضول ذہن اور اس میں قید اس سے بھی فضول آئیڈیاز کو سیمٹو اور ایک منٹ کے اندر اندر یہاں سے دفع ہو جاؤ۔ راحیل نے گھر کے داخلی دروازے کی طرف اشارہ کیا۔

بھائی لیکن۔

جاتے ہو کی میں کچھ کروں۔ راحیل آستیں چڑھاتے ہوئے آگے ہوا جب ماہیر نے ہاتھ اٹھا کر جا رہا ہوں کا اشارہ کیا۔

بھائی غلطی میرے آئیڈیا کی نہیں آپ کی ہے۔ کون بیوقوف بیوی کو محبوبہ بناتا ہے۔ گرل فرینڈ پھر بھی رعب میں آجاتی ہے۔ لیکن بیوی تو نام ہی ظالم مخلوق

کا ہے۔اور آپ نے شادی جس کی محبت بھی اسی سے کر لی پھر یہ تو ہونا ہی تھا۔اب گنے دکھی عاشق کی طرح رات میں تارے بھا بھی تو گئیں۔ماہیر آم کے درخت کے پیچھے سے بولا۔

تم رو کو میں بتاتا ہوں۔

آپ سے مل کے ہم کچھ بدل سے گئے

تارے گنّے لگے تنہاء رہنے لگے۔

پہلے مشہور تھی اپنی سنجیدگی

اب تو جب دیکھئے مسکرانے لگے۔

www.novelsclubb.com

ماہیر دورتے دورتے بھی راحیل کو آگ لگا گیا تھا۔

بالکنی کے نیچے میں کھڑے ہو جائیں۔سڑک پر گھومنے والا لوفر عاشق سمجھ رکھا ہے۔ویسے میں ہی پاگل ہوں مجھے اس سے پوچھنا ہی نہیں چاہئے تھا۔بیوقوف

مجھے بیوقوف کہ رہا تھا کوئی نہیں ہے میری ریڈ روز کی ملکہ کی طرح۔راحیل جھولے پر ایک نظر ڈال کر بجھے دل کے ساتھ اندر بڑھ گیا۔

آج اجالا اور علی دونوں راحیل کے گھر آئے تھے۔کیونکہ ظہر کی نماز کے بعد انہیں دوسرے شہر کے لیئے نکلنا تھا۔

پچھلے ہفتہ ہی سادگی سے علی اور مہر کا نکاح ہو گیا تھا۔اسکے بعد علی نے جلدی جلدی کر کے وہاں کا گھر تیار کر لیا تھا کیونکہ نیکسٹ ویک سے اجالا کے کلاسیس شروع ہو رہے تھے اور ہوسپٹل کا کام بھی اس لیئے وہاں علی کا ہونا ضروری تھا۔اور آج وہ لوگ وہاں شفٹ ہونے والے تھے اس لیئے صدیقہ بیگم نے صبح کال کر کے دونوں کو یہیں سے لنچ کر کے نکلنے کی دعوت دی تھی۔

ایک وجہ راحیل کی بے چینی بھی تھی جو اسکے زبان سے بولے بغیر بھی وہ سمجھ گئیں تھی۔آخر کو ماں تھی۔انہوں نے تو پچھلے ہی ہفتہ اجالا بلانے کا ارادہ کیا تھا لیکن۔

بی اماں مستقل گاؤں میں رہنے جانے والی تھی اس لیۓ انہوں نے اجالا کو یہ بچے کچھ دن اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔اس لیۓ اجالا نکاح کے دن بھی محظ چار سے پانچ گھنٹے کیلے آئی تھی اور راحیل کی نظروں کی پیاس بجھا کر پھر چلی گئی۔

اجالا بیٹا ابھی ایک گھنٹے سے آپ لوگوں کو نکلنا ہے جا کر راحیل سے مل آئیں اور پوچھ بھی لیں کی وہ آپ کے ساتھ آرہے ہیں یا نہیں۔صدیقہ بیگم ماہیر مہر کے ساتھ باتوں میں لگی اجالا کو آواز لگائی جو جب سے آئی تھی ڈرائنگ روم میں چپک کے بیٹھ گئی تھی۔جبکہ راحیل کچھ دیر پہلے ہی کمرے میں گیا تھا شائد وہاں اجالا کا انتظار کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جی ماما۔اجالا خاموشی سے اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی۔اسکی کیفیت بھی عجیب تھی اسے راحیل کی موجودگی اچھی بھی لگتی تھی گھبراہٹ بھی ہوتی تھی۔

ماہیر تم میرے ساتھ آنا تو ذرا وہ دراصل تمہارے بابا کو انسولین انجیکشن لگانا ہے ابھی تھوڑی دیر میں لنچ کرنا ہے نا۔چلو اٹھو۔صدیقہ بیگم نے بیٹی داماد کو تنہائی دینے کے غرض سے ماہیر کو بھی وہاں سے دفع کرنا چاہا ورنہ تنویر صاحب خود انجیکشن لے لیتے تھے۔

جی چلیں۔ماہیر بھی بنا بحث کئے انکے ساتھ نکل گیا پیچھے مہر اور علی اکیلے بچ گئے تھے۔

اجالا دھیرے سے دروازہ کھول کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اندر داخل ہوئی تھی۔راحیل کمرے میں نہیں تھا شائد واشروم میں تھا۔راحیل

کو غیر موجود پا کر اجالا تفصیل سے کمرے کا جائزہ لینے لگی۔ یہ کمرہ انکی بہت سی خوبصورت یادوں کا مسکن تھا۔ یہاں کے ہر کونے میں انکی معصوم محبت کی داستان رقم تھی۔ اجالا ایک ایک چیز پر ہاتھ پھیرتی ہوئی ان لمحوں کو یاد کر رہی تھی۔ اسی طرح چلتے ہوئے بیڈ تک پہونچی۔ راحیل کے تکیہ پر محبت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے اسکی نظر اپنے چھوٹے سے ٹیڈی پر پڑی تھی۔

زہے نصیب! آخر آگئی ملکہ عالیہ کو اپنے معصوم شوہر کی یاد۔ راحیل نے اچانک اجالا کے کان کے پاس سرگوشی کی تو وہ اچھل کے پیچھے ہوئی۔

ڈرا دیا راحی! اجالا سینے پر ہاتھ رکھ کر بولی پھر ٹیڈی کو ہاتھ میں لیکر اتر گئی۔ جبکہ ٹیڈی والا ہاتھ راحیل کی گرفت میں آیا۔

www.novelsclubb.com

خود تو جا رہی ہو اب اپنی نشانی بھی لے جاؤ گی آخر مجھ معصوم مظلوم شوہر پر اتنا ظلم کیوں۔ راحیل نے آہستہ سے اسکے ہاتھ سے ٹیڈی

لیکر اپنے سرہانے رکھا۔ویسے راحیل کے ہاتھ پکڑتے ہی اجالا کی گرفت کمزور ہو گئی تھی۔

اب ایسے ناراض نا ہو میں اسکے بدلے میں بہت سے ٹیڈی دلا دونگا۔راحیل اسکا جھکا سر دیکھ کر شرارت سے بولا۔

نن۔۔نہیں اسکی ضرورت نہیں ہے۔میرے پاس بہت سے ٹیڈیز ہیں۔اور وہ جو آپ ریڈ بکا۔۔۔۔۔بھیجتے تھے نانا پاکے۔۔۔۔۔۔۔گھر پلز وہ وہاں نہیں بھیجنا۔اجالا انگلیاں چٹکاتے ہوئے سر جھکا کر بولی۔

اور وہ کیوں؟

وہ اس دن ماپا نے ریسیو کیا تھا تو پوچھ رہے تھے۔۔۔اجالا بول کر پچھتائی۔

تو تم نے کیا کہا؟راحیل اسکے سرخ ہوتے گالوں کو دلچسپی سے دیکھتے پوچھا۔

میں نے بتا دیا کی آپ۔۔۔۔۔ بھیجتے ہیں۔میرے۔۔۔۔۔فیوریٹ ہیں اس لیئے۔اجالا راحیل کی نظریں خود پر جمی دیکھ کر کچھ اور کنفوز ہوئی۔

تو اس نے تم پر غصہ کیا کیا؟راحیل اسے مزید بولنے پر اکسایا ورنہ علی اور غصہ وہ بھی اس بات پر سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نن۔۔نہیں ماپا نے تو کچھ کہا۔۔۔۔۔۔۔لیکن رضیہ بہت پریشان کر رہی تھی۔تو آپ۔۔۔۔۔۔۔نہیں بھیجیں گے نا۔

بلکل بھیجونگا کیونکہ میری ریڈ روز کی ملکہ کی پہچان ہی سرخ گلاب ہے۔ویسے رضیہ کیا کہ کر پریشان کر رہی تھی تمہیں؟اور یہ تمہارے گال کیونکہ ریڈ ہو رہے ہیں۔راحیل اجالا کی سرخ گالوں پر انگوٹھا پھیرتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا۔

اسے اجالا کا یوں خود سے شرمانہ گھبرانا بڑا لطف دے رہا تھا۔ پہلی بار تو اس معصوم حسینہ کا یہ روپ دیکھنے کو ملا تھا اس کی کمسنی شرمانہ راحیل سے جھجھک کر دور ہونا اس پر سرخ اناڑی ہوتے گال سب ہی راحیل کی دل کی دنیاں کو تباہ کر رہے تھے۔

کک۔۔کچھ نہیں۔۔مم۔۔میرے تو کچھ سمجھ ہی نہیں آیا تھا۔۔ہم۔۔ہم نیچے چلتے ہیں۔اجالا دھیرے سے راحیل کا ہاتھ نیچے کر کے پلٹ کر جانے لگی تھی جب راحیل نے اسکی نازک کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کیا۔اب تو دماغ کی پیش گوئی پر دل نے بھی تصدیق کی مہر لگا دی تھی کے اسکی معصوم بیوی اب سمجھدار ہو گئی ہے۔

اور کب سمجھ آئے گا۔ پچھلے بیس دن سے تو تم میری سمجھ نہیں آ رہی ہو۔اس دن کہا کی ناراض ہو پھر منانے کا موقع دئے بغیر اپنے ماپا کے ساتھ چلی گئی۔کال کرتا ہوں تو کال نہیں لیتی اور اگر کال لے لی جائے تو یا تو خاموش رہتی ہو یا پھر ہکلانے لگ جاتی ہو۔گھر آؤ تو مجھے وقت نہیں دیتی اور اگر میں گھر آؤں تو ڈرائینگ

www.novelsclubb.com

روم میں دس منٹ سے زیادہ نہیں بیٹھتی۔اور جتنی دیر بیٹھتی ہو زمین پر نجانے کونسے خزانہ تلاش کرتی رہتی ہو۔

مجھ سے کترانے لگی ہو گھبرانے لگی ہو چھپنے چھپانے لگی ہو آخر اس سب کے پیچھے کی وجہ کیا ہے؟ تمہیں کچھ سمجھ نہیں آرہا مجھ ہی کچھ سمجھا دو یا پھر خود سمجھ جاؤں۔راحیل اجالا کے کان پاس ہلکی آواز اس طرح سرگوشی کر رہا تھا کی اسکے ہونٹ اجالا کو کان کے لو کو چھو رہے تھے۔اور دوسری طرف اجالا کی پشت جب سے راحیل کی سینے سے لگی تھی اس نے سانس تک نہیں لیا تھا اپر سے راحیل کی گرم سانسیں ہلتے ہونٹ۔سب ہی اسکی جان پر بنے تھے۔

جواب دو میں سمجھ جاؤں خود۔راحیل نے خاموشی کی مدت طویل ہوتے دیکھ دوبارہ سوال کیا۔

کک۔۔۔۔کیا۔۔۔سمجھیں گے؟اجالا کسمساتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

تم بتاؤ کیا سمجھوں؟راحیل آہستہ سے اسے خود الگ کر کے اپنے مقابل کھڑے کرتے ہوئے بولا۔

اچھا ایک بات بتاؤ مجھے مس کرو گی؟راحیل نے ٹھوڑی پکڑ کر اجالا کا چہرہ اپر کیا۔جس پر اجالا کا دل بھر آیا تھا۔وہ دوبارہ سے سر جھکا گئی۔

میں تو بہت مس کرونگا بہت سے بھی زیادہ۔اور انشااللہ ہر سنڈے وہاں وِزٹ بھی کرونگا۔میں ابھی تم لوگوں کے ساتھ ضرور آتا بٹ دیکھ رہی ہو نا بابا کی طبیعت خراب ہے اور ماہیر کے امتحانات ہیں وہ بھی شام تک جا رہا ہے۔آفس گھر سب کچھ ابھی مجھ پر ہی منحصر ہے اس لیئے نہیں جا رہا۔راحیل اداس ہوا۔

جواب نہیں دیا۔راحیل اسکی طرف دیکھ کر بولا جو آنکھوں میں ڈھیروں پانی لیئے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔

Rahi its really very difficult and painfull to .leave

اجالا اچھل کے راحیل گلے لگی تھی۔راحیل نے خاموشی سے اپنے دونوں بازو اسکے گرد پھیلائے تھے۔

میرے لیئے بھی۔راحیل اسکے بالوں میں اپنے لب رکھتا ہوا بولا۔جبکہ اجالا اب ہچکیوں سے رو رہی تھی۔پھر کچھ دیر اسے رونے دینے کے بعد راحیل اپنے گالوں پر آئی نمی کو صاف کرتا اسے بیڈ پر بیٹھایا۔پھر سائیڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس اٹھا کر اسے پینے کا اشارہ کیا۔اور خود اسکے قدموں میں گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

.Ujala i love you

تم میری زندگی میں آنے والی پہلی اور آخر لڑکی ہو اور مجھے تم سے محبت کا اظہار کرنے میں کوئی شرمندگی محسوس نہیں ہوتی۔کیونکہ میری محبت پاک ہے وہ بھی ایک پاک و مظبوط رشتہ سے ہے۔راحیل نے اسکے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا۔

میری محبت کبھی تمہارے پیروں کی زنجیر نہیں بنے گی۔ کیونکہ محبت کا نام ہی کشادہ وواسیع ہوتا ہے۔ جو محبت قید کرے وہ محبت نہیں ہوتی۔ میری محبت تمہیں کامیابی کی بلندیوں پر دیکھنا چاہتی ہے۔ اس لیئے رونا نہیں صرف دو سال کی تو بات ہے ایک بار ماہیر بزنس سمجھ جائے تب میں وہیں رہ کر کام کیا کرونگا اور ہم ساتھ رہینگے۔ پھر چھٹیوں میں تو تم آیا ہی کروگی میں بھی ہفتہ دو ہفتہ میں تم سے ملنے آجایا کرونگا۔ اور تم دیکھنا یہ ٹائم ہم بہت انجوئے کریں گے۔ اس لیئے اب آنسو پوچھو اور مجھے وہ پیور میری ریڈ روز کی ملکہ والی اسمائیل دو۔ راحیل نے اسکے دونوں گال صاف کئے پھر اسے لیکر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف بڑھا۔

فون میں سم لگا ہوا اور سب کے نمبر بھی میں نے سیو کر دیئے ہیں۔ لیکن کال تم صرف مجھے کروگی اور میں جب بھی کال کرونگا ریسیو کروگی اسپیشلی ڈنر کے بعد اور صبح کالج جانے سے پہلے اوکے۔ راحیل فون کا باکس اجالا کے ہاتھ پر رکھ کر بولا۔ جسے وہ خاموشی سے تھام گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ویسے تم نے جواب نہیں دیا میرے i love you۔ خیر تم کیوں جواب دینے لگی کونسا میں تمہارے ماپا کی طرح تمہارے لی ئے امپورٹنٹ ہوں۔ راحیل اسکی اداسی دور کرنے کو شرارتی انداز بولا۔ ورنہ اسکی سرخ آنکھیں دیکھ کر تو راحیل کا دل بھی اداس ہو گیا تھا۔

میرے ماپا کہتے ہیں فور ہیڈ پر کس کرنے کا مطلب ہوتا ہے کی وہ آپ کے لی ئے بہت امپورٹنٹ ہیں۔ اجالا بولنے کے ساتھ اڑیوں کے بل تھوڑا اونچا ہوئی۔ پھر راحیل کے پیشانی پر پوری شدت سے اپنے کپکپاتے لب رکھے تھے۔ جسے راحیل نے پورے حق سے اپنے روح کے اندر اترتا محسوس کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

.Thanks for this honor ujala

راحیل نے بدلے میں اسکی پیشانی پر بھی اسی شدت سے اپنے لب رکھے تھے۔

یہ تمہارا اے ٹی یم کارڈ ہے ہر مہینے میں تمہاری پاکیٹ منی اس میں ٹرانسفر کر دیا کرونگا۔راحیل نے ایک پیکٹ اجالا کے ہاتھ پر رکھا۔پھر کچھ دیر بعد اسے لیکر کمرے سے نکل گیا تھا۔راحیل نہیں چاہتا تھا کی وہ اپنا ضبط کھوئے۔

آپ کے امتحانات کب سے شروع ہو رہے ہیں؟کافی دیر خاموش رہنے کے بعد علی نے ہی لب کشائی کی تھی۔آخر کسی کو تو منہ کھولنا تھا۔

جج۔۔جی۔۔وہ نیکسٹ منت سے۔مہر جو انگلیوں پر ظلم کر رہی تھی اچانک مخاطب کئے جانے پر گڑبڑا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ریلکس میں کافی دور بیٹھا ہوں آپ سے۔علی نے اسکی بوکھلاہٹ کا مزہ لیا۔

سوری!مہر نے سر جھکایا۔

سوری کیا آپ کا تکیہ کلام ہے؟ جو آپ کثرت سے استعمال میں لاتی ہے۔ ہمارے بیچ جب بھی بات ہوئی ہے آپ کی طرف سے سوری ضرور آیا ہے۔ علی نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی نظروں کے حصار میں لیا۔

مہر آپ کو میرا مذاق برا لگا؟ علی اسے خاموش دیکھ کر پوچھا۔

نن۔۔ نہیں بلکل نہیں۔ مہر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر نفی میں گردن ہلائی۔

پھر آپ کچھ بول کیوں نہیں رہیں؟ جانتا ہوں پہلے ہم صرف ایک دوسرے کے نام سے واقف تھے۔ لیکن اب وقت اور رشتہ دونوں بدل گیا ہے۔ اب ہمیں ایک دوسرے سے بات کرتے رہنی چاہیئے تاکے جان پہچان بڑھے۔ آخر اب ساری زندگی ساتھ رہنا ہے۔ علی دھیمی آواز میں سمجھانے کے انداز میں بولا۔

جی۔۔۔ مہر نے صرف جی پر اکتفا کیا۔

علی اپنی جگہ سے اٹھ کر چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا مہر کے صوفے تک آیا تھا۔ پھر مہر کی گھبراہٹ کا خیال کرتے ہوئے سائیڈ پر رکھے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔اور دوسرے ہاتھ میں موجود بلیو جویلری باکس کو ٹی ٹیبل پر رکھ دیا۔

یہ ہمارے نکاح کے بعد آج ہماری پہلی ملاقات ہے۔ایکچولی نکاح کے فوراً بعد ہی مجھے ڈیل کی وجہ سے جانا پڑا تھا۔ پھر پچھلا پورا ہفتہ نئے گھر کی سیٹنگ آفس کے کاموں میں ہی گزرا اور مجھے وقت ہی نہیں ملا کی۔ علی باکس کھولتے ہوئے بول رہا تھا۔ مہر نظریں جھکائے صرف اسکے مردانہ ہاتھوں کو دیکھ رہی تھی۔

یہ میری ماما نے آج سے تقریباً تیرہ چودہ سال پہلے بنایا تھا اسی لیئے اسکا ڈیزائن بھی کافی پڑانا ہے۔بٹ ماما کی خواہش تھی کے یہ انکی بہو پہنے۔ علی نے باکس کھول کر مہر کے آگے کیا جس میں ایک خوبصورت مگر پرانے ڈیزائن لاکیٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

آپ کو یاد ہو تو آپ نے سیم ایسا چین لاڈو کے پاس بھی دیکھا ہو گا۔ وہ دراصل ماما نے سم چین دو بنوائے ایک لاڈو کے لی ئے۔ علی اسکی آنکھوں میں شناسائی دیکھ مسکراتے ہوئے بولا۔ جس پر مہر نے صرف سر ہلایا تھا۔

نہیں میں پہن لو نگی۔ علی کے ہاتھ کو باکس کی طرف بڑھتے دیکھ کر مہر ایک جھٹکے سے پیچھے ہوئی تھی جس کی وجہ چین گرتے گرتے بچا۔

پر سکون رہیں میں نہیں پہنا رہا آپ اپنے کمرے میں جا کر پہن لینا۔ علی باکس اچھے سے ٹیبل پر رکھتے ہوئے اپنے ہاتھ کھڑے کر کے بولا۔ جس پر مہر شرمندہ ہوئی۔ انسان کے آگے نجانے کیوں لیکن وہ بار بار شرمندہ ہو رہی تھی۔

مہر کچھ ملکیت کا احساس حق تو دیتے ہیں۔ لیکن وہ ملکیت حکومت کے لی ئے نہیں ہوتے۔ خاص کر نازک ڈور سے بندھے مظبوط اور اس کائنات کا سب پہلا اور خوبصورت رشتہ یعنی نکاح کے رشتہ۔ اس رشتہ میں دلوں کا سودا

ہوتا ہے دولت کا نہیں جو زبردستی سامنے والے کی رضا کے بغیر کچھ کیا جائے۔ علی نے پانی گلاس مہر کی طرف بڑھایا۔

دولت جاگیر کی حکومت زبردستی سے قائم کرنا زیادہ آسان ہوتا ہے۔ لیکن دل پر حکمرانی کرنے کے لیئے بہت پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں۔ شائد اسی لیئے دل کی سلطنت کا سلطان ہمیشہ ایک ہی ہوتا ہے۔ باقی ساری حکومتوں کے حاکم تبدیل ہوتے رہتے ہیں۔ مہر کی ایک چھوٹی سی حرکت کا علی نے کافی گہرہ جواب دیا تھا۔

سوری! ایک بار سوری ہی آیا تھا۔

ضرورت نہیں ہے۔ اگر آپ تھوڑی سی اجازت دیں تو کیا میں یہ بریسلیٹ آپ کو پہنا سکتا ہوں۔ اگر نہیں تو نو پرو بلم۔ علی بریسلیٹ اسکی طرف بڑھانے لگا تھا جب مہر نے اپنا ہاتھ آگے کیا۔ اب اور وہ شرمندہ نہیں ہونا چاہتی تھی۔

مہر میری دنیاں زیادہ بڑی نہیں ہے۔ کہنے کو میرا خاندان بہت بڑا ہے لیکن صرف کہنے کو ہے۔ کیونکہ اب میرا ان سے کوئی واستہ نہیں۔ انہیں میری

لاڈو کا میرے ساتھ رہنا ناپسند تھا اور میرے لی ئے میری لاڈو سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔ علی نے بر سلیٹ کا ہک لگایا۔اب مہر کچھ پر سکون ہو کر علی کو دیکھ رہی تھی۔

مہر لاڈو میرا واحد رشتہ ہے۔ لیکن افسوس اس بات کا ہے کی لوگ ہمارا رشتہ نہیں سمجھتے۔ بھلے ہی میرا اور لاڈو کا رشتہ بائیولاجکل نہیں ہے۔ لیکن کوئی مجھ سے پوچھے کے لاڈو میرے لی ئے میری اولاد سے بڑھ کر ہے۔ میں اس کے لی ئے کچھ بھی کر سکتا ہوں کسی بھی حد تک جا سکتا ہوں۔۔اس ساری بات کا صرف اتنا مقصد ہے کی آپ ہمارے رشتہ کو پلز سمجھیں۔ میں ہمارے کی تشریح نہیں کر سکتا کیونکہ دنیاں کی نظر میں ہم صرف کزن ہیں۔

آپ کو کرنے کی ضرورت بھی ہے۔ کیونکہ آپ کا اور بھا بھی کا رشتہ بہت مختلف بہت خوبصورت انوکھا خالص اور گہرا ہے جو عام سطحی سوچ رکھنے والوں کی سمجھ نہیں آئے گا۔اور ویسے بھی میں نے کسی وعظ میں سنا لوگ جو خود نہیں کر سکتے جو انہیں نہیں ملتا وہ اسی پر سوال کرتے ہیں۔اس لی ئے ہمیں خوش

www.novelsclubb.com

ہونا چاہیئے کی ہم عام نہیں بلکہ بہت خاص اور مختلف ہے کی لوگ ہمیں ڈیسکس کرتے ہیں۔ مہر اپنے ہاتھ میں پہنائے بریسلیٹ سے کھیلتے ہوئے بول رہی تھی۔اور علی ایک ٹک اسکے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

تھنکس مہر ورنہ میں اس دن سے اسی بات کو لیکر پریشان تھا کی آپ میری اور لاڈو کی اٹیچمینٹ سمجھیں گی کی نہیں۔ علی پر سکون ہوا۔

میں آپ کے اور بھابھی کے رشتہ کو ہمیشہ سے ہی جانتی ہوں۔بھابھی اکثر آپ کی باتیں کرتی ہیں۔ جس کی وجہ سے میں آپ سے بہت انسپائر بھی ہوں۔اس نفسا نفسی کے دور میں سگے بھائی سگے نہیں ہوتے۔ جہاں ہر رشتے پر سوال کرنے والے لوگ موجود ہیں آپ نے دنیاں سے ٹکڑا کر نا صرف بھابھی کو پالا بلکہ انہیں اتنی بہترین اخلاق دئے اتنا خالص انسان بنایا۔آپ دنیاں کے لیئے ایک مثال ہیں۔مہر واقعی علی سے متاثر تھی۔

www.novelsclubb.com

افف میں بھی کتنا بیوقوف ہوں۔ ہم آپس میں بیٹھے ہیں اور میں کیا لیکر بیٹھ گیا ہوں۔ ایکچولی مجھے لڑکیوں سے کیا بات کرنا ہے اس کا بلکل علم نہیں ہے۔ بٹ اگر آپ سے روز بات ہو تو سیکھ جاؤنگا۔

ویل یہ آپ کی پوکٹ منی اب سے آپ میری زمداری ہیں وہ بھی خوبصورت زمداری تو۔ علی نے ایک لفافہ مہر کے ہاتھ پر رکھا جسے دیکھ کر ہی معلوم ہو رہا تھا کی اس میں پیسے ہیں۔

لیکن۔

رکھ لین۔ پھر کل کو آپ نے اگر ان رخصتی سے پہلے کے مہینوں کے ساری پاکٹ منی کا حساب مانگا تو میں کہیں کا نہیں رہونگا۔ غریب بندہ ہوں۔ علی نے مسکراتے ہوئے لفافہ مہر کی ہاتھ میں دبایا تھا۔

اب انشااللہ پندرہ بیس دن بعد ہی یہاں چکر لگانا ہوگا۔ کیونکہ نئ جگہ ہو سپٹل کا کام آفس لاڈو کا کالج ٹائم نہیں ملے گا۔ لیکن راحیل نے کہا ہے کی انکل کے آفس جوائن

کرتے ہی وہ نیکسٹ ویک وہاں آرہا ہے۔اگر آپ بھی آئیں گی تو مجھے اور لاڈو کو اچھا لگے گا۔ علی اپنی جگہ سے کھڑے ہوتے ہوئے بولا کیونکہ ملازمہ نے لنچ ریڈی ہونے کی اطلاع دی تھی۔

جی! مہر نے صرف جی کہا تھا اسکے بعد دونوں باہر نکل گئے۔

بیٹا اپنا خیال رکھنا اور دل لگا کر پڑھنا میری طبیعت ٹھیک ہوتی ہے تو میں جلد ہی چکر لگاونگا ادھر۔ تنویر صاحب اجالا کے سر پر ہاتھ رکھتے ہوئے بولے۔اسکے بعد اجالا صدیقہ بیگم کے پاس آئی تو اپنا ضبط کھو بیٹھی تھی۔آخر انہوں نے ہی تو اسے ماں کی ممتا کا احساس دلایا تھا۔

www.novelsclubb.com

روتے نہیں میرے بچے میں اگلے ہفتہ انشااللہ راحیل کے ساتھ ضرور آونگی اپنی بچی سے ملنے۔صدیقہ بیگم اسکی پیشانی چوم کر بولیں۔

اور بھابھی میں میں تو بس ایکزامس ختم ہونے کا انتظار کر رہا ہوں ادھر ایکزام ختم ہوئے ادھر میں آپ کے پاس۔ماہیر کی اپنی ہی تان تھی۔لیکن وہ انسان کو ہنسانا جانتا تھا۔اور کسی کے چہرے پر مسکراہٹ لانا بہت مشکل لیکن خوبصورت کام ہوتا ہے۔پھر مہر سے مل کر اجالا راحیل پر ایک نظر ڈال کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے گاڑی اپنی منزل کی طرف نکل پڑی تھی۔

دل تو بہت کیا تھا کی اس پیارے سے اپنے زندگی کے خاص انسان کے گلے لگ کر روئے اسے اس سے جدائی کا درد بیاں کرے لیکن وہ ایسا کر نہیں پائی تھی کیونکہ محبت بے باکی کا نام نہیں ہے۔

وہ ماحول جو ابھی تک حسین تھا اب صرف ایک شخص کے جانے سے اداس ہو گیا تھا۔دل الگ یکدم خالی خالی لگ رہا تھا۔آس پاس ایک عجیب سی اداسی تھی۔

راحیل کی سرخ نم آنکھوں نے نظر سے اچھل ہونے تک گاڑی کا پیچھا کیا تھا۔جبکہ صدیقہ بیگم مہر اور تنویر صاحب گارڈن کی کرسیوں کی طرف بڑھ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

بھائی کاش میں آفس کی معلومات رکھتا تو آج آپ بھابھی کو چھوڑنے جا سکتے۔بٹ ڈونٹ وری میں ایکزام ختم ہوتے ہی آفس کی طرف دھیان دینا شروع کر دونگا تاکہ جلد آپ دونوں کی بیچ کی یہ دوری ختم ہو۔ماہیر راحیل کے کندھے پر ہاتھ رکھتا ہوا بولا۔

نہیں! یار ایسی بات نہیں ہے تم اپنی لائف انجوئے کرو۔راحیل ماہیر کی سمجھداری پر اداسی سے مسکراتے ہوئے بولا۔

بس اس دل کی سمجھ نہیں آتی اسکی ضد ہی عجیب ہوتی ہے یہ چاہتا ہے کی یہاں کا مکیں کبھی اس سے دور ہی نا ہو کچھ پل کے لیئے بھی نہیں لیکن ایسا ممکن تو نہیں ہے نا۔ویسے چالیس کیلو میٹر کونسا دور ہے جب موقع ملے گا چلے جاؤنگا۔وہ تو اجالا کی سہولت کے خیال سے وہاں شفٹ ہوئے ہیں۔راحیل بول کر آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

❤دلوں میں رہنے والوں سے کرایا کون لیتا ہے

یہ بے شرمی سے رہتے ہیں مکاں خالی نہیں کرتے ❤

ڈونٹ وری بھائی ڈیجیٹل دور ہے صبح شام وڈیو کال کر لیجیے گا پرو بلم سولو۔ماہیر کہاں زیادہ دیر کسی کو یا خود کو سنجیدہ رہنے دینے والا تھا۔اسکی بات پر راحیل مسکراتے ہوئے تنویر صاحب لوگوں کی طرف بڑھ گیا۔

لاڈو ادھر دیکھو روتے نہیں بچے آپ کا جب دل کرے گا ہم یہاں آجایا کریں گے۔ علی اجالا کو مسلسل ہچکیاں لیتا دیکھ اپنے ساتھ لگایا۔اس نے تو سوچا بھی نہیں تھا کی اجالا اتنی جلدی راحیل اسکی فیملی سے اتنا اٹیچ ہو جائے گی۔

ماپا۔۔میں سب کو بہت مس کرو نگی۔اجالا علی کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے معصومیت سے بولی۔ لیکن علی بھی اسکا ماپا تھا اسکے دل کے چور کو کیسے نہیں جانتا۔

سب کو یا اپنے راحی کو؟ علی نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے شرارتی لہجے میں پوچھا۔ علی کی بات پر اجالا سرخ ہوئی تھی۔

ارے! میرا لاڈو بیٹا تو شرماتا بھی ہے۔ کوئی نہیں راحیل نے کہا ہے تمہیں پہلے دن کالج وہی ڈراپ کرے گا۔ اینڈ ریڈ روز بکا تو روز آئے گا ہی۔ اب مسکرا کر دکھاؤ۔ علی نے شرارت سے کہتے ہوئے اسکے گال کھینچے تو اجالا شرماتے ہوئے کھلکھلائی تھی۔ جس پر علی پر سکون ہوا۔

ایک سال اور بیت گیا اسے ڈھونڈھتے اسے کھوجتے

اے زندگی ایک احسان کر میرے ہم سفر کا پتا بتا۔

www.novelsclubb.com

وقت کا کام ہوتا ہے گزرنا وہ گزرتے ہی رہتا ہے چاہے اچھا ہو یا برا ہو۔ خوبصورت ہو یا تکلیف دہ تنہاء ہو یا محفل میں۔ وقت کو ساری انسانی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہوتا وقت کے پہیہ کا تو کام ہوتا ہے چلتے رہنا بنا رکے بنا کسی کا احساس و انتظار کئے۔ گزرتا وقت بہت سی خوشیاں غم اداسی قہقہ سمیٹ کر گزر جاتا ہے۔ وقت کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کی یہ گزرتے ہوئے کئی خوبصورت تو کئی ناقابل برداشت تبدیلیاں کرتے ہوئے جاتا ہے۔

وقت کے گھومتے پہیہ نے دو سال کا عرصہ کیسے طئے کیا پتا نہیں چلا۔ کب دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال میں تبدیل ہوئے کسی کو خبر ہی نہیں ہوئی۔ خبر ہوتی بھی کیسے ہر کوئی اپنے آپ میں الجھا بکھرا رہتا ہے۔ کسے فرصت ان چیزوں پر دھیان دینے کی۔

www.novelsclubb.com

اسی طرح ان گزرے دو سالوں نے راحیل اجالا کو بھی بنا اپنے جانے کا احساس دلائے نکل گئے۔ احساس ہوتا بھی کیسے احساس تو تب شدت سے ہوتا۔ وقت تب

رکا معلوم ہوتا ہے جب مشکل ہو۔ لیکن جہاں ہر لمحہ خوبصورت رشتوں کی محبت کے سنگ گزرا یادگار رہو۔ جہاں رشتوں میں خلوص ہو ایک دوسرے کا احساس ہو وہاں گھڑی کی سوئیوں پر دھیان کوئی نہیں دیتا۔

ایسا ہی گزرا تھا ان محبت کے رشتہ میں گندھے لوگوں کے دو سال۔ ہر دوسرے ہفتہ راحیل ماہیر صدیقہ بیگم تنویر صاحب وہاں اجالا کے پاس چلے جاتے تھے۔ اور راحیل کے کہے کے مطابق سچ میں یہ دو سال کھیلتے کودتے مگر یادگار گزرے تھے۔

مہر اور علی کی ڈیڑھ سال پہلے ہی شادی ہوئی تھی اس لئے مہر اب وہیں ہوتی تھی۔ باقی سب پیکنک کرنے آیا جایا کرتے تھے۔ راحیل بھی اکثر چکر لگاتا تھا۔ کیونکہ میڈیکل جیسی مشکل پڑھائی کی وجہ سے اجالا کو زیادہ آنے کی فرصت نہیں ملتی تھی۔ تو سب اسکے طرف ہی ہو آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان دو سالوں میں اجالا عید بقر عید پر بھی ایک سے دو دن کے لیئے ہی آئی تھی۔ صرف مہر کی شادی پر دس دن کی چھٹّی لیکر آئی تھی اور وہ ساری چھٹیاں شادی کی گہما گہمی شاپنگ اور زمداری میں ہی گزر گئے تھے۔

وقت کے گزرتے پہیئے نے اجالا کو بھی کافی سمجھدار بنا دیا تھا لیکن اسکی معصومیت ابھی بھی برقرار تھی۔ آخر راحیل احمد کو اپنی ریڈ روز کی ملکہ کی معصومیت سے عشق تھا جس کے لیئے وہ ان دو سالوں میں بلا ناغہ اسے ریڈ روز بکا بھجتا رہا تھا۔ ان گزرتے سالوں میں انکی محبت میں بھی کافی اضافہ ہوا تھا لیکن اجالا کے جواب کا انتظار آج بھی راحیل کو اتنی ہی شدت سے تھا جتنی پہلے۔ کیونکہ اجالا عمل سے تو اپنی محبت جتاتی تھی لیکن لفظوں میں کبھی اپنی محبت کو نہیں ڈھالا۔ شائد یہ اسکی معصوم محبت کی پاکیزگی تھی جو اپنے محبوب شوہر سے بھی اسے اظہار کرنے سے روک رہی تھی۔ جبکہ اس میں کوئی غلط بات نہیں لیکن محبت میں احترام کا اپنا انداز ہوتا ہے۔ اور محبت کا ہر انداز نرالا اور لطف دینے والا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

اس باران گزرے دو سالوں میں پہلی مرتبہ اجالا پورے دس دن کی چھٹی پر گھر آئی تھی۔جو ابلتی گرمی کی وجہ سے ملی تھی ورنہ پچھلے سال تو ہولیڈیز بھی کسی پروجیکٹ کے نظر ہو گئے تھے۔اور اجالا کا برتھڈے بھی انہیں ہولیڈیز میں پروجیکٹ کی مصروفیت کے ساتھ نکل گیا تھا۔لیکن اس بار اجالا عین برتھڈے سے پہلے آئی تھی۔سو اس بار سلیبریشن طئے تھا۔

وہ اپنے کمرے سے نکل کر محتاط قدم اٹھاتا سامنے کے کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ساتھ آس پاس کا جائزہ بھی لیا جا رہا تھا۔رات کے اس وقت اسکی پہریداری تو کوئی نہیں کر رہا تھا۔لیکن وہ اپنے فسادی بھائی پر اعتبار نہیں کر سکتا تھا۔جسے اسکی جاسوسی کر کے ہمیشہ سے نجانے کیا ملتا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحیل بنا آواز پیدا کئے دروازہ آہستہ سے کھول کر اندر داخل ہوا پھر بنا دروازہ بند کئے بیڈ کی طرف بڑھا۔

ہائے مائی ریڈ روز کوئین۔راحیل کمفٹر منہ سے ہٹا کر محو خواب وجود پر جھکا۔

اور کب تک اس موٹے بھالو کو سینے سے لگا کر سونے کا ارادہ ہے تمہیں احساس ہونا چاہئے کی یہ جگہ صرف راحیل احمد کی ہے تمہارے معصوم مگر کسی قدر مظلوم شوہر کی کوئی احساس ہی نہیں ہے لوگوں کو۔راحیل نے غصہ سے اجالا کے سینے سے لگے ٹیڈی جو ابھی اسے اپنا رقیب لگ رہا تھا اجالا سے الگ کیا۔پھر آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں بھر کے اٹھ کھڑا ہوا۔ویسے بھی وہ نیند کی دیوانی کہاں اتنے سے جھٹکے سے جاگنے والی تھی۔

www.novelsclubb.com

بہت رہ لیا اس کمرے میں اور بہت رہ لیئے ہم ایک دوسرے سے دور اب بس دوریاں یہیں تک تھی۔اب تم ہر پل ہر لمحہ میرے ساتھ میرے پاس میرے دھڑکنوں کے قریب میری روح میں رہو گی۔اس لئے اب سپریٹ کمرہ

سیسٹم کلوز۔اپنے کمرے میں چلو۔اب میرے انتظار کے دن ختم ہوئے آخر یہ وقت بھی گزر ہی گیا۔راحیل جھک کر اسکی پیشانی پر لب رکھتا جلدی جلدی کمرے سے نکل گیا تھا کیونکہ وقت بہت کم تھا۔

راحیل نے کمرے آکر احتیاط سے اجالا کو بیڈ پر لیٹایا تھے۔پھر پلٹ کر جلدی سے دروازہ بند کرنے چلا گیا۔

آج اس کمرے میں میرے آنگن میں دوبارہ سے مگر ہمیشہ کیلئے بہار اترا ہے۔راحیل دروازہ بند کر کے اسکے ساتھ پشت ٹکائے ایک گہری سانس لیتے ہوئے بولا۔پھر آہستہ قدموں سے چلتے ہوئے بیڈ تک چلا۔

اور کتنا سونا ہے؟آنکھوں میں ڈھیروں شرارت لیئے راحیل کا ہاتھ سائیڈ ٹیبل پر رکھے جگ کی طرف بڑھ رہا تھا۔اور دیکھتے ہی دیکھتے گلاس سے پانی چوڑی ہتھیلی پر لیکر سامنے والے کے چہرے پر ڈال دیا گیا۔

اللہ!!!!!!!!!!!!!اجالا ہڑبڑا کر اٹھ بیٹھی تھی۔ساتھ منہ پر ہاتھ پھیرا جو بلکل پانی سے بھیگا ہوا تھا۔

کتنا سوتی ہو یار اپنی زندگی کے انیس سال میں جتنا وقت تم پڑھنے اور کھانے میں نہیں لگایا ہے اتنا سونے میں صرف کیا ہے اور پھر بھی تمہاری نیند ہے کی پوری نہیں ہوتی۔ لیکن آج تمہاری نیند کی نہیں چلے گی۔راحیل کی آواز پر اجالا ابھی ماجرہ سہی سے سمجھ بھی نہیں پائی تھی کے راحیل نے اسے اپنی باہوں میں اٹھالیا۔

رر۔۔راحی۔۔آپ۔۔یہاں۔۔۔میرے کمرے میں۔اجالا کی اب پوری طرح بیدار ہو چکی تھی۔

میں آپ کے کمرے میں نہیں بلکے ہم اپنے کمرے میں ہیں۔جہاں تمہیں ہمیشہ سے ہونا چاہیئے تھا۔افسوس مجھ معصوم نے تمہیں ایک سال کی رعایت کیا دی تم نے الٹا مجھے ہی دو سال کی سزا سنا دی مطلب ایک سال میری رعایت کا فائدہ اٹھایا وہ بھی ناجائز۔راحیل معصوعی سنجیدگی سے بولتے ہوئے صوفے تک اگیا کمرے میں

ویسے بھی نیلی نائٹ بلب ہی روشن تھا۔اجالا کو احتیاط سے نیچے اتارا پھر خود اسکے برابر دونوں ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑا ہو گیا۔

راحی!!! یہ۔اجالا ٹیبل پر رکھے چھوٹے سے ہارٹ شیپ کیک کو دیکھ کر حیرت سے راحیل کے طرف مڑی۔

ایک منٹ صرف ایک منٹ بعد میری جان انیس سال کی ہو رہی ہے۔چلو وقت کم ہے شروع ہو جاؤ۔راحیل نے مسکراتے ہوئے لائٹر سے موم بتی روشن کیا۔چاقو حیران پریشان کھڑی اجالا کے ہاتھ میں دے کر کیک کٹ کرنے کا اشارہ کیا۔اجالا نے دھیرے سے راحیل کا ہاتھ پکڑ کر کیک کٹ کیا پھر ایک چھوٹا سا ٹکڑا راحیل کی طرف بڑھا دیا۔جسے راحیل نے پہلے اسے کھلایا پھر اسی کے ہاتھ سے بچا حصہ خود بھی کھایا۔

.Happy birth day my red rose queen

www.novelsclubb.com

راحیل نے اپنی جیب سے ایک خوبصورت سی ہیرے کی انگوٹھی نکال کر اجالا کے ہاتھ میں پہنائی۔۔اجالا تو ابھی تک حیران سارے کام ٹرانس کی کفیت میں کر رہی تھی۔

راحی میں چل لونگی۔اجالا راحیل کو دوبارہ اٹھاتا دیکھ کر پیچھے ہوئے تھی۔لیکن راحیل نے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا تھا۔

جب تک ریڈ روز کی ملکہ تنہاء ہمارے ساتھ ہیں انکے قدم زمین پر نہیں پڑنے چاہیئے۔راحیل اسے اٹھا کر بیڈ پر لے آیا تھا۔

افففف اسے اب دور رکھو۔راحیل اجالا کو ٹیڈی اٹھاتا دیکھ بدمزہ ہوا۔پھر ٹیڈی کو سائیڈ پر رکھے خود اجالا کے گود میں سر رکھ کر لیٹ گیا۔

www.novelsclubb.com

راحی کیا۔۔۔۔۔کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔اٹھیں۔مجھے۔۔۔نیند آرہی ہے۔اجالا راحیل کے اس طرح کے انداز پر بوکھلائی اب وہ بچی تو نہیں تھی اور نا ہی سمجھ۔

❤تمہاری نیند میں ڈوبی ہوئی آنکھوں کی قسم

ہمیں یہ ضد ہے کی جاگوں بھی جگاوں بھی❤

راحیل نے ذو معنی شعر پڑھا۔پھر اسکا ہاتھ پکڑ کر ابھی اپنی پہنائی انگوٹھی سے کھیلنے لگا۔اجالا اسکے شعر کا مطلب سمجھ کر خود میں سمٹ سی گئی تھی۔

اجالا میں نے بہت انتظار کیا ہے اس دن کا جب تم میرے پاس ہو گی اور ہمارے بیچ کوئی اصولوں کی حد نہیں ہو گی۔اور آج وہ دن آخر آ ہی گیا۔آج میں بہت بہت خوش ہوں تم جو مانگو گی میں دے سکتا میں اتنا خوش ہوں آج۔راحیل کی بات پر اجالا نے اسکے چہرے کی طرف دیکھا وہ واقعی بہت خوش لگ رہا خوش تو خیر اجالا بھی بہت تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر میں آپ سے کچھ مانگوں۔اجالا نے نیچے دیکھ کر پوچھا۔

جان مانگ لو۔

وہ نہیں چاہیئے بس اپنی ایک الجھن کا حل ایک سوال کا جواب چاہیئے۔اجالا سنجیدگی سے بولی۔راحیل نے بنا اسکی سنجیدگی پر دھیان دیئے سر ہلا کر اسے سوال کرنے کا اشارہ کیا۔

راحی فارم ہاؤس پر کیا ہوا تھا؟اور آپ کے پیٹھ پر یہ کالے نشان کیسے ہیں؟اجالا راحیل کی بنیان سے نظر آرہے نشان پر انگلی پھیرتے ہوئے پوچھا جس پر راحیل جھٹ سے اسکی گود سے اٹھا تھا۔

اجالا آج کی رات میرے لیئے بہت خاص ہے۔اور میں نے تمہیں پہلے ہی کہا تھا کی ہمارے بیچ دوبارہ کبھی فارم ہاؤس کا ذکر نہیں ہوگا۔راحیل بھی سنجیدہ ہوا۔

میں بھی یہی چاہتی ہوں راحی کی یہ ذکر ہمارے بیچ دوبارہ کبھی نا ہو۔لیکن اسکے لیئے آپ کو میرے سوال کا جواب دینا ہوگا۔آخر کیا ہوا تھا وہاں جو آنے کے بعد میرے راحی اتنے بدل گئے تھے؟ایسی کونسی بات تھی جو بابا آپ کے ڈرائنگ روم میں سمجھا رہے تھے۔آپ وہاں پر میرا نام لے لے کر کونسی گھٹن کی

بات کر رہے تھے؟ بابا آپ کو کونسی زخم کس خدا کی نافرمانی سے بچنے کے لیئے کہ رہے تھے؟اور سب سے اہم آپ کے پیٹھ پر یہ کالے کے نشان کیسے؟ یہ نشان میں نے آپ کی پیٹھ پر فارم ہاؤس سے آنے کے بعد ہی دیکھیں تھے۔آخر اس سب کے پیچھے کی مسٹری کیا ہے؟اجالا بولنے پر آئی تو پھر اپنی سارے سوال ہی کر ڈالے۔

کوئی مسٹری نہیں ہے اجالا تم فضول کی باتوں پر دھیان نا دو۔راحیل نے ٹالنا چاہا۔

ہے راحی۔ پچھلے سال میں نے ایک نیوز میں دیکھا تھا جس میں ایک مالک نے اپنے نوکر کو بیلٹ سے بری طرح پیٹا تھا۔اس نوکر کے پیٹھ کے نشان اور آپ کے پیٹھ کے نشان ایک جیسے ہیں۔راحی میں اس بات کو لیکر بہت پریشان ہوں پلزز مجھے اس سب کی اصل کہانی بتادیں پلززز راحی۔اجالا راحیل کا بازو پکڑتی اسکے قریب ہوئی تھی۔جس پر راحیل نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اسے بازو کے حصار میں لیکر۔دھیرے دھیرے ساری بات بتانے لگا۔

www.novelsclubb.com

میری قربت اتنی تکلیف دہ تھی آپ کے لیئے راحی کی آپ نے اپنے آپ کو اس بے دردی سزا دی۔راحیل کی بات ختم ہوتے ہی اجالا نم آواز میں بولی تھی۔

باخدا نہیں اجالا۔راحیل نے تڑپ کر اسکے چہرے کو اپنی ہاتھوں میں بڑھا تھا۔

پھر یہ نشان۔راحی دو سال ہو گئے یہ نشان ویسے ہی ہیں۔اجالا نے اسکے کندھے پر موجو زخم کے نشان پر ہاتھ پھیرا۔

میرے لیئے تکلیف دہ تمہاری قربت نہیں تھی اجالا وہ وقت تھا جو سہی نہیں تھا اس سب کے لیئے ورنہ اپنی تکمیل کسے بری لگتی ہے۔

وقت سہی نہیں تھا مطلب؟

مطلب تب تم بہت چھوٹی تھی سترہ بھی نہیں لگے تھے تمہیں۔اپر سے تم کچھ جانتی بھی نہیں تھی یہاں تک ہمارا رشتہ تک تمہیں نہیں معلوم تھا۔ایسے میں وہ سب تمہارے ساتھ ناانصافی ہوتی۔تمہاری وہ عمر کھیل کود کرنے کی لائف انجوئے کرنی

کی تھی۔ان سب چیزوں کی نہیں۔اور ویسے بھی جو رشتہ اس طرح نا سمجھی میں بنتے ہیں ناوہ آگے جا کر انسان پر بوجھ بن جاتے ہیں اور میں نہیں چاہتا تھا کی جب تم باشعور ہو تب تمہیں ہمارا یہ خوبصورت رشتہ بوجھ لگے۔راحیل اسکے بالوں میں انگلیاں چلاتا ہوا دھیرے دھیرے بول رہا تھا۔

اجالا ہمارے مسلم معاشرے میں کم عمر کی شادیاں ایک عام سی بات ہے۔جو کے غلط بھی نہیں ہے۔لیکن کچھ لوگ ان شادیوں کو جس طرح نبھاتے ہیں وہ غلط ہے۔بات خاص طور پر agdifference کی کی جائے جیسے ہمارا رشتہ تھا جس میں ایک فریق میچور ہے تو دوسرا ایمیچوڑ ایسے رشتہ بہت حساس ہوتے ہیں کیونکہ اس میں ایک سب جانتا ہے دوسرا پوری طرح نابلد ہوتا ہے۔ایسے کیسیس میں جو دوسرا میچور پارٹنر ہوتا ہے رشتہ کی پوری باگ ڈور اسکے ہاتھ میں ہوتی ہے کی وہ اپنے پارٹنر کو اسکے احساس اور ذہنی حالت کو

www.novelsclubb.com

سمجھے اسے اسکی طرح ڈیل کر کے محبت و توجہ سے اپنی اور اپنے رشتہ کی طرف مائل کرے نا کے خود کو اس پر مصلت کر کے اپنا رشتہ خراب کرے۔

لیکن اکثر کیسس میں ایسا ہی ہوتا ہے۔اور اسکا نتیجہ کیا نکلتا ہے جانتی ہو۔بعد میں جب دوسرا فریق سمجھدار ہوتا ہے تو اس رشتہ میں وہ خوبصورت نہیں بچتی پھر یا تو وہ رشتہ محظ سمجھوتا ہوتا ہے یا پھر وہ رشتہ ایک بوجھ بن جاتا ہے جسے لوگ اتار کر پھیکنا ضروری سمجھتے ہیں۔اور کم صورت میں ایسا ہوتا ہے کی رشتہ کی خوبصورتی برقرار رہتی ہے۔

اور ہمارے معاشرے میں شادیاں ٹوٹنے کی ایک وجہ یہ بھی جسے لوگ کہتے ہیں کی ذہنی ہم آہنگی نہیں ہوئی سو طلاق ہو گیا۔اور طلاق کا پورا الزام کس پر آتا ہے عورت پر۔لیکن اس میں صرف عورت تو زمدار نہیں ہوتی نا۔مرد بھی برابر کا زمدار ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

شادی کا رشتہ تو برابری کا ہے دونوں کو ساتھ نبھانا ہے اسے۔ہاں مرد کو اللہّ نے عورت پر فوقیت دی ہے۔کیونکہ عورت کتنی بھی سمجھدار کیوں نا ہو کچھ معملوں میں جلد باز ہوتی ہے۔جبکہ مرد ان حالات کو ٹھنڈے دماغ سے حل کرتا ہے۔لیکن ہمارے معاشرے میں تو یہ فوقیت لفظ کو حاکم میں تبدیل کر دیا۔فوقیت اور حاکمیت میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے۔اور اس دنیاں میں اللہّ نے کسی انسان کو کسی انسان پر حاکم نہیں بنایا ہے۔لیکن یہ جاہل لوگ۔

اس میں غلطی صرف مرد کی نہیں ہے بلکے عورت کی بھی ہے۔ماں ایک عورت ہی ہوتی ہے۔اور جب بہت سی مائیں اپنے بیٹے بیٹیوں کو ساتھ پرورش کرتی ہے تو بار بار اپنے لڑکے کو اپنی لڑکی پر اہمیت دے کر یہ احساس دلاتی ہے کی وہ لڑکا ہے وہ لڑکی سے بہتر ہے خاص ہے۔اور یہی لفظ خاص کا احساس

www.novelsclubb.com

ہوتا ہے جو اسے مرد ہونے کے زعم میں حاکم بنا دیتا ہے اور وہ حاکم بن کر حکومت بھی عورتوں پر ہی کرتا ہے۔

اجالا خوبصورت لفظوں میں جب کسی مصنف کو کسی شاعر کو نکاح کا مطلب سمجھانا ہوتا ہے نا وہ صرف اتنا کہتا ہے "نکاح کے دو بول میں بہت طاقت ہوتی ہے۔یہ دو انجان لوگوں کو ایک کر دیتا ہے"

لیکن جانتی ہو اصل زندگی میں شادی کو لوگ کیا کہتے ہیں۔" سمجھوتا"۔بے شک دو بولوں میں بہت طاقت ہوتی ہے۔اور اللہ نکاح میں دونوں فریق کے دل میں ایک دوسرے کے لیئے محبت بھی ڈالتا ہے لیکن رشتہ سمجھوتے میں تب تبدیل ہوتا ہے جب رشتے میں محبت چاہت احساس خیال مان عقیدت جیسے جذبات نا ہوں۔اور ایسا تب ہوتا ہے جب ایک حاکم بن جاتا ہے اور دوسرا غلام۔

اور میں اس خدا کا جتنا شکر ادا کروں اتنا کم ہے کی ہمارے رشتہ میں ایسا کچھ نہیں ہے۔اور میں ہر روز ہر نماز میں یہ دعا کرتا ہوں کی ہمارے رشتہ کی یہ خوبصورتی ہماری آخری سانس تک برقرار رہے۔میں نے ہمارے رشتہ کی تکمیل کے لیئے اگر دو سال انتظار کیا ہے تو اسکے بدلے اللہ نے مجھے ایک خوبصورت

www.novelsclubb.com

مستقبل دیا ہے تمہاری صورت میں۔راحیل اجالا کی پیشانی پر لب رکھتے ہوئے بولا۔

راحی اگر آپ بھی ان عام لوگوں کی طرح ہوتے تو کیا ہوتا؟اجالا اسے بہکتا دیکھ پیچھے ہوئی۔

کچھ خاص نہیں میری جان بس آج ہم ایک دو بچوں کے ماما بابا ہوتے اور تم مجھ سے بے زار ہوتی اور کیا۔راحیل نے بولنے کے ساتھ اسے دوبارہ قریب کیا تھا۔

ہمممم!راحی پھر تو مجھے شکرانے کی نماز ادا کرنی چاہیئے۔اجالا راحیل کا ہاتھ ہٹاتی سائیڈ پر ہوئی جب راحیل نے گھورا۔

بلکل میری جان ابھی تو رات کے ایک بج رہے ہیں۔فجر میں ابھی وقت ہے۔فجر کی نماز کے بعد تم اکیلی ہی کیوں میں بھی شکرانے کی نفل ادا کرونگا آخر کو اللہ نے مجھے بھی ایک معصوم سا خوبصورت سا تحفہ دیا ہے۔راحیل نے اطمینان سے بول کر اسے بیڈ پر لیٹایا۔

لیکن را۔

چپ تمہاری ساری چالاکیاں میری سمجھ آ رہی ہے۔بہت ہی کوئی چالو چیز ہو تم۔ارے دو سال تک مسلسل وہاں آتے رہا ہوں لیکن مجال جو کبھی تم نے مجھے اپنے کمرے میں سونے کی دعوت دی ہو خاموشی سے میرا کمرہ سیٹ کر دیتی تھی۔میں بھی خون کے گھونٹ پیتا ساری رات تمہارے ظلم کو یاد کر کے کروٹیں بدلتے گزار دیتا تھا لیکن اب نہیں۔راحیل نے بولنے کے ساتھ سائیڈ لیمپ بند کیا تھا۔

---

www.novelsclubb.com

کہاں جا رہی ہو؟فجر کی اذان کے بعد اجالا جب راحیل کا حصار توڑ کر نکلنے لگی تو راحیل کی نیند میں ڈوبی آواز آئی۔

وہ۔۔۔وہ اذان۔۔اذان ہو گئی ہے۔۔۔۔۔۔نماز ادا کرنا ہے۔اجالا اس سے نظریں ملائے بغیر اسکا بازو ہٹاتے ہوئے بولی۔

ہمم! جاؤ تم واپس آؤ تو مجھے بھی جگا دینا۔راحیل نے بند آنکھوں سے ہی اسکے ہاتھ کا بوسہ لیا۔اجالا بھی خاموشی سے دل اور دوپٹہ سمبھالتی کپڑے لیکر واشروم میں بند ہو گئی۔پھر خود باتھ لیکر نکلتے ہی راحیل کو جگایا اور راحیل کے واپس آتے ہی دونوں نے فجر کی نماز ساتھ ادا کی.

اب کہاں جا رہی ہو؟راحیل اسے جائے نماز اٹھاتے بیڈ کے بجائے دروازے کی طرف بڑھتا دیکھ کر بولا۔

اپنے کمرے میں۔اجالا اپنے نماز کے اسٹائیل میں بندھے دوپٹہ کو ٹھیک کرتی نظریں جھکا کر بولی۔

یہ کس کا کمرہ ہے؟راحیل اسکے دوپٹہ سے باہر آتے لٹوں کو واپس دوپٹہ میں اڑستے ہوئے بولا۔آج اسکی ریڈ روز کی ملکہ خود ریڈ روز بنی ہوئی تھی اس پر غضب خدا کا جھکی شرمیلی پلکیں۔

وہ۔۔۔راحی۔۔رات میں ماما کے سامنے اپنے کمرے میں گئی تھی۔اور اب وہاں نہیں رہی تو۔۔۔۔۔۔۔۔اجالا نے انگلیاں مڑوتے ہوئے اسے اپنی بات سمجھانی چاہی۔

تو میری جان ماما سمجھیں گی کی انکے بیٹے نے جو رخصتی واپس کی تھی انکی بہو کی کم عمری کو دیکھ اب جب انکی بہو بڑی ہو گئی ہے تو وہ رخصتی واپس کرالی۔اب چپ چاپ چل کر سو جاؤ آج کا دن بہت مصروف ہونے والا ہے ہم سب کے لیئے۔راحیل اسے دوبارہ گود میں اٹھاتا بیڈ پر چلا آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بھئی اب تم دونوں ہمیں دادا دادی بنا ہی دو تا کے اس گھر میں بھی رونق ہو۔ صدیقہ بیگم دونوں کو ساتھ ناشتہ پر آتا دیکھ نظروں ہی میں انکی بلایں لیتی ہوئی بولی۔ جس پر اجالا کچھ اور گلال ہوئی تھی۔

بالکل ماما اب میں اور چھوٹے رہنے کی سزا نہیں کاٹ سکتا بھابھی اتنے انتظار کے بدلے مجھے اپنے سے چھوٹے دو چاہیئے وہ بھی ایک ساتھ۔ ماہیر نے اپنی ڈیمانڈ رکھی۔

کہاں زیادہ دن اب چھوٹے رہنے والے ہو تم تین مہینے بعد تو ماشاءاللہ سے ماموں بن جاؤ گے۔ صدیقہ بیگم مہر کی طرف دیکھ کر بولی۔ جس کا ابھی چھٹواں مہینہ چل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ماما جس کی ماں محظ دو منٹ بڑی ہونے پر مجھ پر حکم چلاتی ہے اسکے بچے سے میں کیا امید رکھوں۔ اس لیئے بھابھی آپ بس مجھے دو دو بھتیجوں

کا چاچو بنا دیں۔ماہیر اپنی چیر سے اٹھ کر اجالا کے لیئے چیر کھینچتے ہوئے لارڈ سے بولا۔

اب بس ماہیر میری بچی کو اور پریشان نا کرو۔تمہارا ناشتہ ہو گیا ہے جا کر ہوٹل میں تیاری دیکھ آؤ۔آخر میری بیٹی کی سال گرہ ہے کہیں کوئی کمی نہیں رہنی چاہیئے۔صدیقہ بیگم اجالا کو محبت سے دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں !ایک میں ہی کام کا انسان ہوں۔اس گھر میں پورا دن آفس میں کلہو کے بیل کی طرح کام کرتا ہوں۔پھر گھر میں بھی۔ماہیر برے برے منہ بناتا دروازے کی طرف بڑھا پیچھے سب کے قہقہ نے اسکا کچھ اور دل جلایا تھا۔

♥مجھ کو معلوم نہیں حسن کی تعریف لیکن

میری نظروں میں حسین وہ ہے جو تم سا ہو ❤

آپ میری پیاری سی معصوم سی خوبصورت سی اچھی سی بھائی کے لفظوں لال گلاب کی ملکہ بھابھی ہیں۔آپ کا خیال رکھنا تو میرا فرض ہے اور ماہیر اپنے فرض کبھی نہیں بھولتا اس لیئے یہ لیں ٹھنڈا پیں۔ماہیر جوس کا گلاس اجالا کی طرف بڑھاتے ہوئے چاپلوسی کرنے کے انداز میں بولا۔

شکریہ لیکن بھائی اتنی تعریف مجھے کچھ ہضم نہیں ہو رہی ہے۔آپ پلز زسیدھا مدعع پر آجائیں۔اجالا گلاس تھامتے ہوئے بولی جس پر جہاں ماہیر کا منہ بنا تھا وہیں مہر کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

ہاہاہاہاہا۔۔۔۔بلکل درست بھابھی یہ ایک نمبر کا مطلبی انسان بنا وجہ کے کسی کو گالی نادے تعریف کرنا تو بہت دور کی بات ہے۔

اب ایسا بھی نہیں ہے۔مجھے اپنی معصوم سی بھابھی کا احساس ہے بیچاری کتنی مشکل سے اتنے گھیرے والی سینڈریلا فراک پہنے سب سے مل رہی ہیں۔اور بھابھی آپ

کے شوہر کو آپ کا ذرا احساس نہیں ہے اتنا بھاری فراک پہنا دیا آپ کو۔ماہیر مہر کو گھور کر بولا۔

ٹھیک ہے بھابھی چلیں ہم ادھر چلتے ہیں۔مہر نے اجالا کا ہاتھ پکڑ کر یوں ہی دوسری طرف چلنے کا کہا۔ورنہ اسکی طبیعت کو مد نظر رکھتے ہوئے سب نے مہر کو ایک کونے میں بیٹھا دیا تھا۔

ارے!ارے!کہاں چلے آپ لوگ۔میں آپ لوگوں کا اتنا احساس کر رہا ہوں کچھ آپ بھی میرا احساس کریں۔ماہیر دونوں کے سامنے کھڑے ہوا۔جس پر اجالا نے آبرو اٹھائے۔

یار بھابھی اتنی انٹلیجینٹ ہو آپ لیکن میری سمجھ نہیں آتا ابھی تک آپ کے دماغ میں اتنی اہم بات کیوں نہیں آیا۔ماہیر پر سوچ ہوا۔

کونسی بات بھائی؟

یہی یار اپنی دیورانی لانے کی۔اب آپ کی اور ماما کی تنہائی کا کوئی تو ساتھی ہونا چاہیئے نا۔ماہیر نے آخر بلی تھیلے سے نکال ہی لیا۔

اووو! تو یہ بات ہے۔لیکن آپ کو چاہیئے کیسی؟

نہیں بھابھی پہلے یہ پوچھیں کی دیورانی آپ کے تنہائی کے خیال سے لانی ہے یا دیور کے۔مہر نے ٹکڑا لگایا۔

بھابھی آپ ان کی باتوں کو چھوڑیں آپ بس اپنے آس پاس اپنی خاص سہیلی وغیرہ میں نظر دوڑایں مجھے آپ کی طرح ہی کوئی چلے گی۔ماہیر نے بولنے کے ساتھ تھوڑی دور پر کھڑی فون پر بات کر رہی عافیہ کی طرف اشارہ کیا۔

ابھی وہ لوگ کچھ اور بحث کرتے کی ساری لائٹس اوف ہوئی صرف ایک فوکس لائٹ اجالا کو فوکس کر رہی تھی۔اجالا پر فوکس لائٹ دیکھ کر مہر اور ماہیر آہستہ سے وہاں سے نکل گئے تھے۔کیونکہ اب میوزک کی آواز آنا شروع ہو گئی تھی۔

اجالا نے لائٹ کو آنکھوں پر پڑنے سے روکنے کے لیئے آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے سامنے کی طرف دیکھا جہاں راحیل بلکل اسکی سینڈریلا کی کہانی کے شہزادے کی طرح کوسٹیوم پہنے ہاتھ میں مائیک لیئے اسی کی طرف آرہا تھا۔

❤اسے تشبیہ کیا دو واسطہ کیا

وہ خود چاند ہے تو چاند سا کیا❤

راحیل نے مسکرا کے شعر کے بول ادا کرتے ہوئے نثار ہوتی نظروں سے اسے دیکھا۔ پھر اجالا کو مسکراتے دیکھ کر مائک دوبارہ اپنے منہ کے قریب کیا۔

ناوہ انکھیاں روحانی کہیں ناوہ چہرہ نورانی کہیں

کہیں دل والی باتیں بھی ناناوہ سجنی جوانی کہیں

جگ گھومیاں تھارے جیسا نا کوئی

جگ گھومیاں تھارے جیسا نا کوئی

www.novelsclubb.com

ناتو ہنسنا رومانی کہیں ناتو خوشبو سہانی کہیں

ناوہ ہر نگلی ادائیں دیکھی ناوہ پیاری سے نادانی کہیں

جیسی تو ہے ویسی رہنا

جگ گھومیاں تھارے جیسا نا کوئی

بارشوں کی موسموں کی بھیگی ہریالی تو

سردیوں میں گالوں پے جو آتی ہے وہ لالی تو

راتوں کا سکون بھی ہے صبح کی اذان بھی

چاہتوں کی چادروں میں میں نے سمبھالی

www.novelsclubb.com

کہیں آگ جیسی جلتی ہے بنے برکھا کا پانی

کبھی معن جانا چپکے سے یوں ہی اپنی چلانی کہیں

جیسی تو ہے ویسی رہنا

جگ گھومیاں تھارے جیسا نا کوئی۔

تیری ملتی نشانی کہیں جو ہے سب کو دکھانی کہیں

تو تو جانتی ہے مر کے بھی مجھے آتی ہے نبھانی کہیں

وہی کہنا جو ہے کرنا

جگ گھومیاں تھارے جیسا نا کوئی۔

آخری لائن راحیل نے اجالا کا ہاتھ پکڑ کے ادا کیا تھا۔

میری زندگی میں آنے کا مجھے اتنا خالص رشتہ دینے شکریہ my red rose queen.راحیل نے آگے ہو کر اسکے صبیحہ پیشانی پر اپنے عقیدت کے پھول کھلائے تھے جس پر پورا حال تالیوں سے گونج اٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

چلو۔راحیل نے اپنا سیدھا ہاتھ آگے کیا۔جس پر اجالا نے

مسکراتے ہوئے اپنا اسیدھا ہاتھ اسکے ہاتھ پر رکھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنا بھاری

فراک کو اپر کیا جس میں راحیل نے بھی اسکی مدد کی تھی۔اور دونوں کسی فیری ٹیل کے شہزادے شہزادی کی طرف اسٹیج پر رکھے کیک کی طرف بڑھ رہے تھے۔اس خوبصورت منظر کو سب ہی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔لیکن ایک علی تھا جس کا بس نہیں چل رہا تھا کی ساری دنیاں وار دے ان پر۔

آج مجھے احساس ہو رہا ہے مہر کی میں نے اجالا کے ماما بابا دونوں کا فرض سہی سے نبھایا ہے۔علی مہر کو پکڑ کر اسٹیج کی طرف چلتے ہوئے بولا۔جس پر مہر نے اسکے ہاتھ پر تھپکی دی تھی۔

علی نجانے آپ میری کس نیکی کا سلا ہیں۔میں نے کونسی نیکی کی تھی جو مجھے اللہّ نے آپ کی صورت میں انعام دیا ہے۔مہر نے اپنے ہمیشہ کا جملہ کہا۔

پاگل۔علی نے بھی اسے محبت سے دیکھتے ہوئے وہی لفظ کہا تھا۔

راحی !آپ یہ کو سٹیوم چینج کرنے گئے تھے اس لی ئے مجھے آدھے گھنٹہ سے نظر نہیں آرہے تھے۔اجالا اسٹیج کی طرف جاتے ہوئے بولی۔

ہمم! اب میری جان کو فیری ٹیلز اتنی پسند ہے تو میں کیا کرتا۔ مجھے تو ہر کہانی میں تمہارا شہزادہ بننا ہے۔ دنیاں میں بھی جنت میں بھی۔ پھر یہ فیری ٹیل کا یہ کردار کیا چیز ہے۔ تمہیں اچھا لگا؟ راحیل اسکا فراک ایک سائیڈ سے پکڑ کر اسے سیڑھیاں چڑھنے میں مدد کرتے ہوئے بولا۔

بہت! آپ میری ہر خواہش بنا کہے پوری کرتے ہیں۔ ہر فیری ٹیلز کی شوقین لڑکی کی طرح میری بھی خواہش تھی کے میں شہزادی بنوں اور میرا شہزادہ آئے۔ اجالا مسکرا کر بولی۔ جس پر راحیل سر ہلاتے ہوئے اسے کیک ٹیبل کے پاس لیکر چلا آیا تھا جہاں انکی پوری فیملی کھڑی انہیں محبت بھری نظروں سے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ماپا؟ اجالا نے چاقو پکڑ کر علی کو تلاش کیا۔ وہ اپنے ماپا کے بغیر کیک کیسے کاٹ سکتی تھی۔ آخر ہر بار علی ہی تو اسکے پاس ہوتا تھا۔

میں یہاں ہوں بیٹا۔ علی مسکراتے ہوئے اسکے ایک جانب کھڑا ہوا جبکہ دوسری جانب راحیل کھڑا تھا۔ پھر اجالا نے اپنے ہاتھ پر علی اور راحیل دونوں کو ہاتھ رکھنے کا اشارہ کیا جس پر دونوں نے مسکراتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ چاقو پر جبکہ دوسرے اجالا کے گرد پھیلا کر تالیوں کی گونج میں کیک کٹ کیا۔

نہیں لاڈو پہلے راحی کو کھلاؤ۔ علی اجالا کا ہاتھ اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر بولا۔ لیکن اجالا نے ان سنی کرتے ہوئے کیک اسکے منہ میں ڈال دیا۔

ماپا آپ کو یاد ہے بچپن میں ہم ہر خوشی اکیلے ہی مناتے تھے۔ اور آپ ہر چیز پہلے اپنی لاڈو کو دیتے اسکے کھانے کے بعد ہی خود کھاتے۔ آپ نے کبھی مجھے یہ محسوس نہیں ہونے دیا کی ہم اکیلے ہیں۔ ماپا آج میں فخر سے کہ سکتی ہوں کی جتنا پیار مجھے میرے ماپا نے دیا ہے اتنا پیار اگر میرے سگے ماں باپ زندہ ہوتے تو وہ بھی نہیں دے پاتے۔ اجالا علی کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

لیکن بیٹا یہ راحی!

www.novelsclubb.com

ماپا آپ ہی کہتے ہیں نا انسان کی زندگی میں ہر فرد کی اپنی جگہ اپنا مقام ہوتا ہے کوئی کسی کی جگہ نہیں لے سکتا۔ پھر آپ کی جگہ راحی کیسے لے سکتے ہیں۔ آپ میرے بچپن سے اب تک کے واحد رشتہ ہیں۔ اور دیکھیں ہمارا رشتہ بھی دنیاں سے کتنا الگ کتنا مختلف ہے یکدم انوکھا اور انمول ہے۔ اور آپ جانتے ہیں ایسا کیوں ہے؟

کیوں ہے؟ علی نے دلچسپی سے پوچھا۔

کیونکہ میرے ماپا جیسا دوسرا انسان دنیاں میں کوئی نہیں ہے۔ اور جب ویسا انسان ہی اس دنیاں میں ایک ہے تو ویسا رشتہ دوسرا کیسے ہو سکتا ہے۔ میرے ماپا کا دل سونے کا ہے جو کسی اور کے پاس نہیں۔ you are the best mapa in the world

www.novelsclubb.com

اجالا خوشی سے ہمیشہ کی طرح چلاّ کر بولی تھی۔

.And you are the best beta in the universe

علی اسکی پیشانی کا بوسہ لیتے ہوئے بولا۔

اللہ تمہیں میری عمر اور میرے حصہ کی خوشیاں بھی دے دے۔اور تم ہمیشہ ایسے ہی ہنستی کھلکھلاتی رہو۔ علی اسکے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے محبت سے بولا۔

نہیں! ماپا مجھے آپ کی عمر یا آپ کے حصہ کی خوشیاں نہیں چاہئے مجھے تو بس اپنے ماپا کا ساتھ چاہئے ہر قدم پر۔انکے چہرے کی یہ شفقت بھری مسکراہٹ چاہئے جو مجھے دیکھ کر آتی ہے۔اور انکا یہ مہربان ہاتھ ہمیشہ اپنے سر پر چاہئے بس۔اجالا نے علی کا ہاتھ اپنے سر پر رکھا۔

اچھا میری دادی اماں۔اب جاؤ سب کو کیک کھلا کے آؤ۔ علی اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگا کر بولا تو اجالا کھلکھاتی ہوئی چلی گئی۔اجالا نے پہلے راحیل کیک کھلایا پھر ایک ایک کر کے سب کو کیک کھلاتے ہوئے مبارک بعد وصول کرنے لگی۔

کیا دیکھ رہا ہے ؟اپنی لاڈو کو نظر لگائے گا کیا؟راحیل منہ سے کیک پوچھتے ہوئے ایک سائیڈ پر کھڑے علی کو شرارت سے دیکھا۔جس پر علی نے مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

جانتا ہے میں نے کسی کتاب میں پڑھا تھا ماں باپ کی نظر جلدی لگتی ہے۔پھر تو تو ماپا ہے مطلب ماما بھی اور بابا بھی۔راحیل نے اسے کچھ ڈرانا چاہا۔اب کی بار علی نے مکا راحیل کی کمر پر لگا کر گھورا تھا۔

اچھا ایک بات بتا تجھے یہ ماپا کا لقب کیسے ملا؟

لاڈو بہت چھوٹی تھی میں اسے گھر چھوڑ کر کالج گیا ہوا تھا۔اسے کھانا نا کھانے پر اس کے لیئے رکھی گئی گورنس نے ڈانٹا یا شائد مارا تھا۔میں جب لوٹا تو وہ بہت رو رہی تھی۔وہ ماما پاپا بول کر رو رہی تھی میرے گود میں لیتے ہی رونے کی وجہ سے اسکی زبان پھسلی اور اسکے منہ ماپا نکل گیا۔وہ دن وہ لمحہ میرے لیئے آمر ہو گیا اور میں

لاڈو کا ماپا بن گیا ورنہ میں پہلے اس سے اتنا ایج نہیں تھا۔ علی اس دن کو یاد کر کے دل سے مسکرایا۔

ہمممم! اب کیا دیکھ رہا ہے؟ راحیل نے دوبارہ اسے اجالا پر نظر جمائے دیکھا تو پوچھا۔

یار دیکھ رہا ہوں وقت کتنی تیزی سے گزر گیا۔ اور میری لاڈو کتنی بڑی ہو گئی۔ سوچتا ہوں تو لگتا ہے ابھی کل کی ہی تو بات ہے جب میں اپنی گڑیا کو گود میں اٹھا کر کیک کاٹا کرتا تھا۔ اسکے پیچھے کھانے کی پلیٹ لیکر دوڑتا تھا اور وہ شرارتی سی لاڈو کبھی ادھر بھاگتی تو کبھی ادھر۔ علی کہیں پرانی یادوں میں کھوئے ہوئے مسکرایا۔

پتا ہے تجھے لاڈو کھانے کے معاملے میں بہت نخرے کرتی تھی۔ جب بھی کھانا کھلانے جاؤ اسکے ڈیمانڈ شروع ہو جاتے تھے۔ کبھی کندھے پر چڑھنے کی ضد کرتی تو کبھی مجھے گھوڑا بننے کی ھدایت دیتی کبھی اسے سیکل پر بیٹھ کر کھانا ہوتا تو کبھی گاڑی کے بونٹ پر۔ اور جب درخت پر بیٹھ کر کھانے کی ڈیمانڈ آتی تو اللہ

اسے وہاں پر بیٹھے پرندے بھی چاہیئے ہوتے تھے۔بہت مشکل سے کھاتی تھی وہ۔بٹ وہ وقت حسین تھا یار ایک بیٹی کا باپ ہونا خواب سا لگتا ہے۔علی مسکرا کر بولا۔

سچ میں یار علی تو ہم سب سے بہت الگ ہے بہت خاص ہے تو۔تبھی شائد میں تجھ سے جیلس نہیں ہوتا ورنہ میں ماہیر سے جیلسی فیل کرتا ہوں۔راحیل آخری بات آنکھ مار کر بولا۔جس پر دونوں کا قہقہ بلند ہوا تھا۔

تو جانتا ہے راحی جب میں نے اپنی لاڈو کا نکاح کرنے کا فیصلہ کیا تھا نا۔تب میرے ذہن میں بس ایک بات تھی۔اپنی لاڈو کے لیئے محفوظ چھت اور مظبوط سہارا۔جس کے سائے میں میری بچی محفوظ ہو جہاں کوئی اس پر انگلی نا اٹھائے۔اور تو وہ واحد انسان تھا جس پر میں بھروسہ کر سکتا تھا کی ہاں یہ بندہ میری بچی کو سمجھے گا اسے سہارا بھی دے گا اسکی معصومیت کی حفاظت بھی کرے گا۔

www.novelsclubb.com

لیکن میں نے ایک سیکنڈ کے لی ئے بھی یہ نہیں سوچا تھا کی تو میری لاڈو کو اتنا پیار دیگا اسکا اتنا خیال رکھے اس طرح اسکی معصومیت کی حفاظت کرے گا۔مجھے اسکی معصومیت سے ڈر لگتا تھا لیکن میں اسکی تربیت خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔اور اسکی معصومیت ہی سب سے بڑی وجہ تھی جو میں نے اسکے لی ئے تجھے چنا کیونکہ تو اصول پسند تھا۔

میں نے تو یہ بھی سوچ رکھا تھا کی اگر بعد میں تجھے اس رشتہ سے اعتراض ہوا تو میں خوشی خوشی تجھے اس سے آزاد۔ابھی علی کے لفظ منہ ہی تھے کی راحیل نے اسکے منہ پر اپنا ہاتھ رکھ کر نفی میں سر ہلایا۔

یار اسکی معصومیت اسکی خالص شخصییت میری کسی نیکی کا سلا ہے۔اور اس خدا کے بعد تیرا مشکور ہوں اس تحفہ کے لی ئے۔ تھنکس یار۔راحیل علی کے گلے لگا تھا۔ابھی وہ سہی سے گلے بھی نہیں ملے تھے کی ماہیر صاحب وہاں نجانے کہاں سے آئے اور دونوں کو اڑا لے گئے۔

www.novelsclubb.com

--

ہاں! بھابھی اب کیک کے پہلے پیس پر تو بے شک آپ کے ماپا کا حق تھا۔ لیکن اب آپ ہمارے بھائی کے لیئے کچھ کہیں۔ ماہیر دونوں کا ہاتھ چھوڑ کر اجالا کو مائک تھماتے ہوئے بولا۔ جس پر اجالا نے ایک نظر راحیل کو دیکھا پھر نظر جھکا کر مائک منہ کے قریب کیا۔

بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھے اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہو

مجھے کسی ننھے بچے کی طرح سمجھاتے ہو

بہت اچھا لگتا ہے

جب تم مجھ پر اپنا حق جتاتے ہو

www.novelsclubb.com

اور کہتے ہو کی تم میری ہو

بہت اچھا لگتا ہے

میں جب تم سے ضد کرتی ہوں یا روٹھ جاتی ہوں

تم مجھے اپنی محبت سے مناتے ہو

بہت اچھا لگتا ہے

تم سے تمہاری محبت کا اقرار سننا۔

جسے میں اپنا حق سمجھتی ہوں

بہت اچھا لگتا ہے

www.novelsclubb.com

مجھے تم سے محبت کرنا

کیونکہ میری زندگی کا واحد حاصل ہو تم۔

اجالا پلکیں جھکائے بول رہی تھی۔اور راحیل اسکے ہر لفظ پر فدا ہو رہا تھا۔

ہائے لے گئے لے گئے لے گئے ے دل کا چین

تیرے دو نین۔ تیرے دو نین

ماہیر کا حزب حال گنگنا لازم تھا۔ لیکن راحیل نے بھی تبھی گھورا تھا۔ کیونکہ اجالا کا چہرہ شرم سے بلکل مائک میں گھس نے قریب ہو گیا تھا۔

یہ تیری آنکھیں جھکی جھکی

یہ تیرہ چہرہ کھلا کھلا

بڑا قسمت والا ہے وہ

پیار تیرا جسے ملا۔

www.novelsclubb.com

یار اب تو ڈھنگ کا گانا گایا۔ ماہیر علی کے پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔ جس پر سب کا قہقہ بے ساختہ تھا۔

پانچ سال بعد

ایان!

ایان ٹھہریں! اجالا جلدی سے سیڑھی چڑھتی ہوئی بولی۔

ماما مجھے پکڑ کے دیکھائیں پہلے۔آگے دوڑتے ایان صاحب نے پیچھے پلٹ کر زبان دکھائی۔

پکڑ کے دیکھائیں کے بچے ابھی وقت نہیں پکڑم پکڑائی کھیلنے کا جلدی سے کمرے میں چلیں کپڑے چینج کرنا ہے۔اجالا ایان کے پیچھے تقریباً دوڑتے ہوئے بولی۔جس پر ایان صاحب نے اب کے ہاتھ کی مدد سے نہیں کا اشارہ کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایان! رک جائیں بیٹا گر جائیں گے۔اجالا آگے کھلکھلاتے ہوئے ایان کے پیچھے تیز قدم اٹھاتی فکر مندی سے بولی۔جو پیچھے دیکھ کر اسے چڑھا کر خوش ہو رہا تھا۔

ایان ! ماما کی بات مان جائیں بیٹا ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔افففف ایان میں بات کس سے کر رہی ہوں رک جائیں۔ارمان اب آپ کو الگ سے کہنا پڑے گا۔اجالا نے اب کے ایک ہاتھ میں بھاگتے ہوئے چار سالہ ایان جبکہ دوسرے ہاتھ میں بھاگنے کے لیئے تیار ارمان کو دبوچہ۔لیکن دونوں نکلنے لئے ایسے مچل رہے تھے جیسے پنجڑے میں میں قید پرندہ۔

افففف ! آپ لوگ تھکا دیتے ہو ماما کو۔اجالا دونوں کو لیکر کمرے میں داخل ہوئی پھر یاد سے کمرہ بند کیا۔اور دونوں کو لیکر بیڈ کی طرف بڑھی۔

چلیں ! اب اچھے بچوں کی طرح آپ دونوں یہاں بیٹھیں ماما آپ کو کپڑے پہنائیں گی پھر پاپا کے ساتھ جانا ہے نا۔اجالا نے ایک ایک کر کے دونوں کو بیڈ پر چڑھایا پھر خود انکے کپڑے لینے صوفے کی طرف بڑھی۔

www.novelsclubb.com

ماما ارمان اچھا بچہ نہیں۔آپ کو پتا ہے یہ اریبہ آپی (علی کی پانچ سالہ بیٹی) کو آپی نہیں کہتا۔اور صبح اس نے انہیں مارا بھی۔اچھے بچے کی بات آتے ہی ایان صاحب نے اپنے جڑواں بھائی کی امیج خراب کرنی چاہی۔

ارمان بری بات بیٹا وہ آپ سے بڑی ہے نا پھر آپ انہیں آپی کیوں نہیں کہتے۔اور آپ نے ان پر ہاتھ بھی اٹھایا؟اجالا کپڑے لیکر بیڈ کے پاس آتے ہوئے ارمان کو گھورتے ہوئے پوچھا۔

ماما اتنی سی تو ہیں وہ میرے شولڈر تک آتی ہیں۔اور میں نے انہیں نہیں مارا بس لگ گئی تھی۔لیکن ایان نے کل چھوٹے بے بی اسجد (علی کے چھ ماہ کا بیٹا) کو گود میں اٹھا یا تھا۔ارمان بھی کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔

www.novelsclubb.com

ماما ایان نے دیبا (ماہیر اور عافیہ کی ایک سال کی بیٹی) کو ٹیڈی بولا۔ارمان نے اپنے شکایتوں کی پوٹلی سے ایک شکایت نکالی۔

ہاں!تو؟ایان جیسے ڈٹ گیا تھا۔

تو؟تو تم نہیں بول سکتے دیبا میری بہن ہے۔ہے نا ماما؟اور ماما اس نے چھوٹے بے بی کو یہاں تک اٹھایا تھا۔ارمان نے ہاتھ کے اشارے سے یہاں تک اشارہ کیا۔

کہنے کو دونوں صرف چار سال کے تھے لیکن عقل سات سال کے بچوں جتنی تھی۔ہوتی بھی کیوں نہیں آخر ڈیجیٹل دور کے بچے ہیں۔دونوں دنیاں میں تو ساتھ آئے تھے لیکن اسکے علاوہ کوئی کام انکا ساتھ نہیں ہوتا تھا۔ایک دوسرے سے تو انہیں خدا واستہ کا بیر تھا۔بس دونوں سے ایک دوسرے کی شکایتیں کروالو۔ایان کی اریبہ سے بہت بنتی تھی وجہ تھی ارمان کی اس سے نہیں بننا۔ایان کو ایک سال کی دیبا ساخار تھی کیونکہ وہ ارمان صاحب کو بہت عزیز تھی اس لئے ارمان کی پارٹنر دیبا تھی۔

www.novelsclubb.com

میں کیا کروں آپ دونوں کا میری سمجھ نہیں آرہی۔اور ایان کتنی بار سمجھایا ہے آپ کو چھوٹے بے بی کو نہیں اٹھاتے انہیں چوٹ لگ جاتی تو۔ابھی آپ

چھوٹے ہو نا۔اجالا نے ارمان کو کپڑے پہناتے ہوئے ایان کو دیکھا۔یہ دونوں بچے اسے سہی پریشان کرتے تھے۔

ماما میں چھوٹا نہیں میں بڑا ہوں دیکھیں۔ایان نے ہاتھ اپنے ہاتھ دائیں بائیں پھیلا کر اپنے بڑے ہونے کا احساس دلایا۔

ہاں ! آپ بڑے ہو۔اجالا نے تاسف سے اس ڈیڑھ فٹ کے بڑے بچے کو دیکھا۔

افف ! ارمان سیدھے کھڑے رہیں۔اب اگر آپ نے ذرا سا بھی موو کیا تو میں وہ ہو سپٹل کی نرس آنٹی سے کہکر آپ کو بڑا سا انجکشن لگوا دو نگی۔اجالا ارمان کو ایان کو سر ہلا ہلا کر زبان دیکھاتے دیکھ جھنجھلائی۔

ارے ! بھئی کون میرے شہزادوں کو دھمکی دے رہا ہے۔تبھی چینجنگ روم سے تیار راحیل کمرے میں داخل ہوا۔

رہنے دیں راحی کونسا آپ کے شہزادوں پر دھمکی کا اثر ہونا ہے۔دیکھیں کیسے بے فکر ایک دوسرے میں مگن ہیں۔اجالا نے دونوں کی طرف اشارہ کیا جو ایک دوسرے کو برے برے منہ بنا کر چڑھا رہے تھے۔

اس لیئے ڈاکٹر نی صاحبہ میرے شہزادوں کو انجکشن کی دھمکی دے رہی ہیں۔راحیل نے دونوں کو باری باری اپنے قریب کرتے ہوئے بولا۔

پاپا ہمیں ڈر نہیں لگتا۔ارمان فخر سے سینا اکڑا کر بولا۔

سن لیا کتنے صاف الفاظ میں کہہ رہے ہیں۔آپ کو پتا ہے پیچھلے ہفتہ جب یہ دونوں میرے ساتھ ہوسپٹل گئے تھے ناپورے ہوسپٹل کو پلے گراونڈ بنا دیا۔اور باتیں واللہ۔سب یہی پوچھ رہے تھے کی کیا یہ سچ میں چار سال کے ہیں۔اجالا ایان کو کپڑے پہناتے ہوئے بولی۔

یہ تو اچھی بات ہے نا یار کی ہمارے بچے صاف بولتے ہیں۔ورنہ انکی عمر کے بچے تو توتلی زبان بولتے ہیں۔اور ماشاءاللہ سے تمہیں تو خوش ہونا چاہیئے کی

ہمارے شہزادوں ابھی سے ہمارا نام روشن کر رہے ہیں۔اور کافی نیکی کا کام بھی کیا ورنہ تم ڈوکٹر نرسوں کی زندگی کافی بورنگ ہوتی ہے۔راحیل دونوں کو تیار دیکھ کر ایک ایک سے بیڈ سے اتارتے ہوئے بولا۔جس پر اجالا صرف تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔

ہاں! بہت نام روشن کیا ہے۔میرا تو دل کر رہا تھا امپورٹنٹ اوپریشن چھوڑ کر پہلے خوشی سے بھنگڑے ڈال لوں۔اور ہم ڈاکٹر نرس کی بورنگ زندگی کا تو میں آپ سے بعد میں پوچھتی ہوں۔اجالا نے راحیل کو گھورا۔

کب؟ یار جلدی پوچھ لو۔ورنہ جب سے ہوسپٹل اور یہ ہوسپٹل سے آئے پارسل آئے ہیں تم مجھے پوچھتی ہی نہیں۔راحیل نے منہ لٹکا کے مظلوم بننے کی کوشش کی۔اور اسکے شرارتی شہزادے اس کا لٹکا منہ دیکھ کر کھلکھلا اٹھے۔

پاپا کونسا پارسل؟

.Papa you are sooo cute

www.novelsclubb.com

جہاں ارمان صاحب نے سوال کیا تھا وہیں ایان راحیل کے گال کا بوسہ لیا۔ جس پر راحیل تو نہال ہو گیا تھا لیکن اجالا بس سر ہلا کر رہ گئی۔

راحی! آپ کو پتا ہے کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے۔ آپ کے ان دونوں بقول آپ کے شریف شہزادوں کو ماہیر بھائی کے پاس چھوڑ دوں۔ آخر انہیں ہی تو شوق تھا دو دو بھتیجوں کا اور دیکھیں ماشاءاللہ سے دونوں انہی کے کوپی ہیں۔ اجالا ارمان کے ہاتھ سے اپنا لیپ اسیٹک لیکر واپس ڈریسنگ پر رکھتی ہوئی بولی۔

اللہ! ایان بیٹا یہ آپ کے استعمال کی چیز نہیں۔ اجالا ایان کو ہیر ڈرایر کا جائزہ لیتا دیکھ اسکے ہاتھ سے لیتے ہوئے بولی۔ جبکہ راحیل سینے پر ہاتھ باندھے اپنی ریڈ روز کی ملکہ کی جھنجھلاہٹ انجوئے کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحی! آپ کھڑے کیا میری حالت کا مزہ لے رہے ہیں۔ کچھ کریں ورنہ میں رو دونگی۔ اجالا دونوں کو ایک کے بعد ایک میکپ کی چیزیں اٹھاتا دیکھ روہانسی ہوئی۔

جب سے ان دونوں نے چلنا شروع کیا تھا اجالا نے اپنے کسی بھی چیز کو ڈریسنگ پر رکھنا ہی چھوڑ دیا تھا اپنا میک اپ کیٹ وہ کبرڈ میں رکھتی تھی۔

اور نا ہی اسکے شریف بچے اسکے پاس ہوتے تھے۔وہ تو آج ہوسپٹل کے دو سال ہونے کی خوشی میں چھوٹی سی تقریب رکھی گئی تھی اور انہیں جانا تھا اس لیئے اجالا دونوں بچوں کے پیچھے خوار ہو رہی تھی۔ورنہ انہیں زیادہ ماہیر اور صدیقہ بیگم اور عافیہ ہی سمبھالتے تھے۔

آپ دونوں چاچو کے پاس جائیں۔راحیل نے اجالا پر رحم کھاتے ہوئے دونوں کو دروازہ کھول کر باہر جانے کو کہا جس پر دونوں خوشی سے پاگل ہوتے ہوئے راحیل کو کس کر کے نکل گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

قسم سے راحی میری سمجھ نہیں آتا ماما انہیں کیسے سمبھالتی ہیں۔اجالا جلدی جلدی میک اپ چیزیں سمیٹتی ہوئی بولی۔راحیل اسکے پیچھے کھڑے ہو کر غور سے دیکھ رہا تھا۔

کیا دیکھ رہیں ہیں۔ جلدی سے بال بنا دیں نا ہم لیٹ ہو رہے ہیں۔ ماپا ہمارا انتظار کر رہے ہونگے۔ اجالا راحیل کی طرف برش بڑھاتے ہوئے بولی۔

جو حکم ملکہ۔ راحیل برش پکڑ کر تھوڑا جھکتے ہوئے بولا۔ وہ آج بھی اجالا کو ویسے ہی ٹریٹ کرتا تھا۔ آج بھی وہ اجالا کے بال بناتا اسکے لیئے صبح صبح ریڈ روز بکا لاتا اسکے بنا کہے اسکی خواہش پوری کرتا۔ کیونکہ آج بھی اسکی ریڈ روز کی ملکہ اتنی ہی معصوم تھی۔

اجالا میں سوچ رہا ہوں۔ اب یہ دونوں تو ماہیر پر چلے گئے۔ کیوں نا ہم ایک تمہارے جیسی پیاری ایک میرے

www.novelsclubb.com

جیسا ڈیسینٹ ایک مہر کے جیسی کریں نگ اور ایک علی جیسا انمول۔ لے آئیں۔ کیا خیال ہے؟۔ راحیل نچلا ہونٹ دانتوں میں دبائے اپنی مسکراہٹ روک کر اسکی پونی بناتے ہوئے بولا۔

راحی!!!!!!!!!!!!اجالا نے صدمہ سے منہ اور آنکھیں کھول کر راحیل کو آئینہ میں دیکھا۔

جہاں تک مجھے یاد ہے وہ آپ ہی تھے ناجو میرے اوپریشن تھیٹر جاتے وقت لوگوں کی موجودگی کو فراموش کئے آنسوں بہا رہے تھے مجھ سے زیادہ خوف زدہ اور پریشان تھے۔اور ماپا وہ تو میرے ہوسپٹل پہونچنے سے پہلے سے ہی جائے نماز بچھائے ہوئے تھے۔اجالا راحیل کے مقابل کھڑی ہوئی۔

قسم سے اجالا وہ وقت میرے لیئے کسی قیامت سے کم نہیں تھا۔اس دن مجھے شدت سے احساس ہوا تھا کی پل پل موت کے قریب جانا کیا ہوتا ہے۔اس وقت میں نے محسوس کیا تھا سانسوں کی ڈور کا ہاتھ سے چھوٹنا۔وہ پل مجھے احساس دلا گیا تھا کی روح جسم سے الگ کیسے ہوتی ہے۔وہ ایک ایک پل میرے لیئے سالوں پر محیط تھا۔راحیل اجالا کا دوپٹہ پن کرتے ہوئے اپنی اس دن کی کیفیت بیان کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اور اس دن میں نے محسوس کیا تھا کی علی کے لیئے تم کیا ہو۔پتا ہے تمہیں جتنی دیر تم اوپریشن تھیٹر میں تھی اسکے سجدے نہیں رکے تھے۔اور نا ہی اسکے گالوں پر بہتے آنسوں کی دھاروں کا تسلسل ٹوٹا تھا۔راحیل کی بات پر اجالا کھل کر مسکرائی۔

وہ میرے ماپا ہیں راحی۔اجالا فخر سے بولی۔اجالا دو بچوں کی ماں بن گئی تھی لیکن علی اپنی لاڈو کو آج بھی بچوں کی طرح ہی ٹریٹ کرتا تھا۔آخر وہ علی تھا سونے کی دل والا انسان۔

You are tha first thing

I think of each morning

You are the last thing

I thing of each night

When i close my eyes

www.novelsclubb.com

راحیل اجالا کے پیشانی پر لب رکھ کر بولا۔ابھی اجالا کچھ بولتی کے دھڑام کی آواز دروازہ کھلا۔دونوں فوراً ایک دوسرے سے الگ ہوئے۔

ماما! پاپا! چاچو پوچھ رہے ہیں آج ہی جانا ہے کی اگلے سال۔دونوں نے دروازہ پکڑ کے ایک آواز ہو کر ماہیر کا پیغام پہونچایا۔

دیکھیں یہ ہے ماہیر بھائی کے چمچے۔اجالا جلدی جلدی بیاگ اٹھاتی ہوئی نفی میں سر ہلا کر بولی۔

سہی کہ رہی ہو یار یہ تو پورے ماہیر کے کوپی ہے بلکہ اس سے بھی دو ہاتھ آگے ہی ہیں۔راحیل اپنا رومانس برباد ہونے پر منہ پھلا کر بولا۔پھر وہ دونوں انہیں لیکر ہی کمرے سے نکلے تھے۔

www.novelsclubb.com

سب سے پہلے میں آپ تمام ہوسپٹل سٹاف کا دل گہرائیوں سے شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے دو سال میں اس ہوسپٹل کو اس شہر کے کامیاب ترین ہوسپٹل بنایا۔اس ہوسپٹل سے میرا موشنل اٹیچمنٹ ہے کیونکہ یہ ہوسپٹل میرے دادی اور دادا کے نام پر تعمیر کیا گیا ہے۔یہ ہوسپٹل میرے بابا کا خواب تھا۔جسے میرے ماپا نے پورا کیا۔اجالا اسٹیج کے نیچے رکھی کرسی پر بیٹھے علی کو دیکھا۔جس کے چہرے پر وہی شفقت بھری مسکراہٹ تھی۔

اب بات اگر میری کروں تو میں خود کچھ نہیں ہوں۔ایک محاورہ عام ہے آپ لوگوں نے بھی سن رکھا ہوگا"ہر کامیاب آدمی کے پیچھے ایک عورت کا ہاتھ ہوتا ہے"لیکن میرے کیس میں اسکا الٹ ہے میری کامیابی کے پیچھے میری زندگی کے دو اہم مردوں کا ہاتھ ہے۔اجالا نے ایک بار پھر سامنے بیٹھے علی اور راحیل کو دیکھا جو ارمان اور ایان کو سمبھال رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

جہاں معاشرے میں مردوں کی ایمیج اتنی خراب ہے۔انہیں ظالم حاکم درندہ جانوراور نجانے کیا کیا کہا جاتا ہے۔وہاں میری زندگی کی ایسے مرد بھی ہیں۔میرے ماپا جیسے بے لوث بے غرض محبت کرنے والے۔میرے شوہر جیسے بنااپنا مفاد بنالوگوں کی پرواہ کے اپنے اصولوں کی پاسداری کرنے والے۔اجالا نے ہاتھ کے اشارے سے دونوں کی طرف اشارہ کیا۔

میرا پہلا اور واحد رشتہ میرے ماپا۔انکی بات کروں تو میرے میرے پاس الفاظ اور آپ کے پاس وقت کم پر جائے گا لیکن بات ختم نہیں ہو گی۔

میرے ماپا میرے لیئے کیا ہیں۔ہمارا رشتہ کیسا ہے میں یہ لفظوں میں بیاں نہیں کر سکتی۔لیکن اگر آپ لوگوں کی الفاظ میں بولوں تو یہ میرے کزن ہیں میرے بڑی آنی کے بیٹے۔لیکن میری دنیاں ہیں یہ۔

www.novelsclubb.com

جو میرے ماپا اور میرا رشتہ سمجھ جائے جو انکی میری اٹیچمینٹ کو سمجھ جائے۔ پھر وہ یہ بھول جائے گا کی ممتا صرف عورتوں کی میراث ہے۔ کیونکہ میرے ماپا نے مرد ہو کر ایک ماں سے زیادہ مجھے پیار دیا ہے۔ ایک ماں کی طرح میرے بن کہے میری باتوں کو سمجھتے ہیں وہ آج بھی۔

اگر بچے کی والدین کے جگہ اسکے اصلی ماں باپ کا نام لکھنے کا حکم ہمارے مذہب سے نہیں ہوتا تو میں اپنا ماما بابا دونوں کی جگہ اپنے ماپا کا نام لکھانا اپنی خوش نصیبی سمجھتی۔ کیونکہ میرے والدین تو صرف مجھے دنیاں میں لانے کا ذریعہ بنے ہیں۔ مجھے یہ زندگی میرے ماپا نے دی ہے۔ ورنہ اس مطلبی دنیاں میں کون ایسا دریادل انسان ہوتا ہے جو محظ سترہ سال کی عمر میں ایک چار سال کی بچی کی پرورش کرتا ہے۔ اس لیئے تو میں کہتی ہوں۔ میرے ماپا جیسا انسان اس دنیاں میں کوئی نہیں۔ میرے ماپا کا دل سونے کا ہے۔ اور میں خوش نصیب ہوں کی مجھے آپ

www.novelsclubb.com

ملے ماپا۔اجالا نیچے علی کی طرف اشارہ کر کے بولی۔جس پر سب کی پر زور تالیوں سے پوری فضا گونج اٹھی تھی۔

اب بات میری کامیابی کے پیچھے کی دوسرے شخص کی کرتے ہیں۔یعنی میرے شوہر راحیل احمد کی۔اس انسان کے بارے میں میں کیا کہوں۔یہ کہنا بہتر ہو گا کی یہ میرے ماپا کے عکس ہیں۔

میں محظ سولہ سال آٹھ ماہ کی تھی جب میری شادی ہوئی تھی۔میرے ماپا نے میری پرورش اتنی خالص کی تھی۔کے مجھے شادی لفظ کا مطلب تک نہیں معلوم تھا۔اور شوہر اس لفظ کے بارے میں میں تو بس اتنا جانتی تھی کے یہ وہ مخلوق ہوتا ہے جس کو بھائی کہنا گناہ ہے۔اجالا قہقہ لگا کر بولی تو سب کا قہقہ بلند ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

راحیل احمد ایک تیس سال کے میچور اصول پسند سنجیدہ سے انسان۔جسے اپنے اصول اس حد تک عزیز تھے کی انہوں نے اسکے خلاف ورزی کرنے پر اپنے آپ کو بھی سزا دینے سے ہاتھ پیچھے نہیں کیا۔جس انسان

نے اپنے سے تیرہ سال جھوٹی لڑکی سے شادی کر کے ایک حساس نازک رشتہ بنایا اور اسے نازک ڈور کو ویسے ہی نزاکت سے ایک ایگینہ کی طرح نبھایا بھی۔ کہتے ہیں رشتہ کو کامیاب عورت کا وجود کرتا ہے لیکن ہمارے رشتہ کو کامیاب انہوں نے کیا ہے اور مجھے بھی۔

ورنہ آپ لوگ بتائیں کون ایسا مرد ہو گا جسے اپنی بیوی میں اپنے حق سے زیادہ اسکی معصومیت پیاری ہو گی۔ کون ایسا سنجیدہ انسان ہو گا۔ جو اپنی سنجیدگی بالائے طاق رکھ کر اپنی بیوی کے لیئے جھولا بنا تو ہو ٹیڈی لاتا ہو اسکے بال بناتا ہو۔ لوگ کیا کہیں گے کی پرواہ کئے بغیر اسے سائیکل پر بیٹھا کر گھماتا ہو۔ بنا اپنا گھر بسانے کا سوچے اپنی بیوی کے خواب پورا کرنے کا سوچتا ہو۔ شکریہ راحی میری زندگی میں آکر اسے اتنا حسین بنانے نے لیئے۔

www.novelsclubb.com

میرے اتنا سب کہنے کا صرف اتنا مقصد ہے کی میری کامیابی میری نہیں ان دونوں کی میراث ہے۔ انکے بغیر میں کل بھی کچھ نہیں تھی۔ آج بھی کچھ نہیں ہوں۔ کل

بھی کچھ نہیں ہو نگی۔۔ تھنکیو ماپا تھنکیو راحی۔اجالا سائیڈ ہوئی پھر کچھ یاد آنے پر دوبارہ مائیک کے قریب آئی۔

.And one more and most important thing

دنیاں میں جس طرح ہر انسان ایک جیسا نہیں ہوتا اسی طرح ہر مرد ایک جیسا نہیں ہوتا۔ناہی شوہر کا مطلب حاکم ہوتا ہے ناہی بیوی کا مطلب غلام۔ناہی شادی کا مطلب سمجھوتا ہوتا ہے اور ناہی ہر رشتہ پر خون کے رشتے کا ٹیگ لگا ہونا ضروری ہوتا۔شادی اس دنیاں کا پہلا رشتہ ہے یہ بہت خوبصورت اور محبت کا رشتہ ہے۔خدا نے ہر رشتہ کو خوبصورت بنایا ہے۔اور رشتے دل سے بنتے جذبات احساس سے بنتے ہیں خون سے نہیں۔اس لیئے اپنے تمام رشتوں کو دل سے محسوس کریں اور دل سے اسکی عزت کریں۔یہ وہ کچھ چیزیں ہیں جو میں نے اپنی اب تک کی زندگی سے سیکھی ہے۔

www.novelsclubb.com

ایک بار اپنے رشتوں میں محبت چاہت احساس عقیدت مان جیسے جذبات کی آبیاری کر کے دیکھیں۔ پھر دیکھیں کیسے آپ کی زندگی آپ کا گھر آنگن سچے رشتوں کے دل فریب خوشبو سے ہمیشہ مہکتا رہتا ہے۔اور آپ کا دل کس قدر خوش اور مطمعین ہوتا ہے۔ایک بار پھر شکریہ آپ سب کا۔اجالا بول کر اسٹیج سے اتر گئی تھی۔

ارے! میرے پیارے شہزادے۔ارمان اور ایان جو ماں کو نیچے آتا دیکھ اجالا کی طرف دوڑے تھے اجالا نے جھک کر دونوں کے گال لا بوسہ لیا۔پھر دونوں کی انگلی پکڑ کر اپنی پیاری سی محبت سے گندھی دنیاں کی طرف بڑھ گئی۔جہاں صرف محبت تھی ایک دوسرے کا احساس تھا۔

www.novelsclubb.com